



# مقالات الرضویہ

## فی

# فضائل النبویہ




مؤلف

**ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی**

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات



نور الایمان پبلیکیشنز

دربار مارکیٹ ۔ لاہور

0321-4716086

# مقالاتُ الرضویہ

## فی

# فضائلِ النبویہ

بفیضانِ کرم

قطب الاولیاء، شیخ المشائخ، نائب غوث الوریٰ

حضور خواجہ پیر **محمد اسلم قادری** رحمۃ اللہ علیہ فاضلی

(نیک آباد، مراڑیاں شریف گجرات)

بفیضانِ نظر

نباضِ قوم، پاسبان مسلکِ رضا، نائب محدث اعظم پاکستان

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مولانا الحاج مفتی

**ابوداؤد محمد صادق** قادری رضوی

(امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان)

مؤلف

**ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی**

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

نورالایمان پبلیکیشنز دربار مارکیٹ لاہور
0321-4716086

نام کتاب ...... مقالات الرضویہ فی فضائل النبویہ
مؤلف ...... ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مرازایاں شریف گجرات
نظر ثانی ...... علامہ مفتی عبدالرحمٰن قادری اشرفی صاحب
پروف ریڈنگ ...... (مقالہ نمبر 1,2) علامہ صفدر منیر قادری
مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات
پروف ریڈنگ ...... (مقالہ نمبر 3) علامہ گل محمد ہزاروی
پروف ریڈنگ ...... (مقالہ نمبر 4) علامہ حافظ محمد نوید قادری
کمپوزنگ ...... محمد نفیس قادری رضوی
ہدیہ ...... 280

## ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارلنور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفٰے
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ مثنویہ بہاولپور

# فہرست مقالہ جات

# ﴿فہرست﴾

# مقالہ نمبر(۱)

## تنزیہ اوصاف النبی عن عیب التناھی

## مقالہ نمبر (۲)

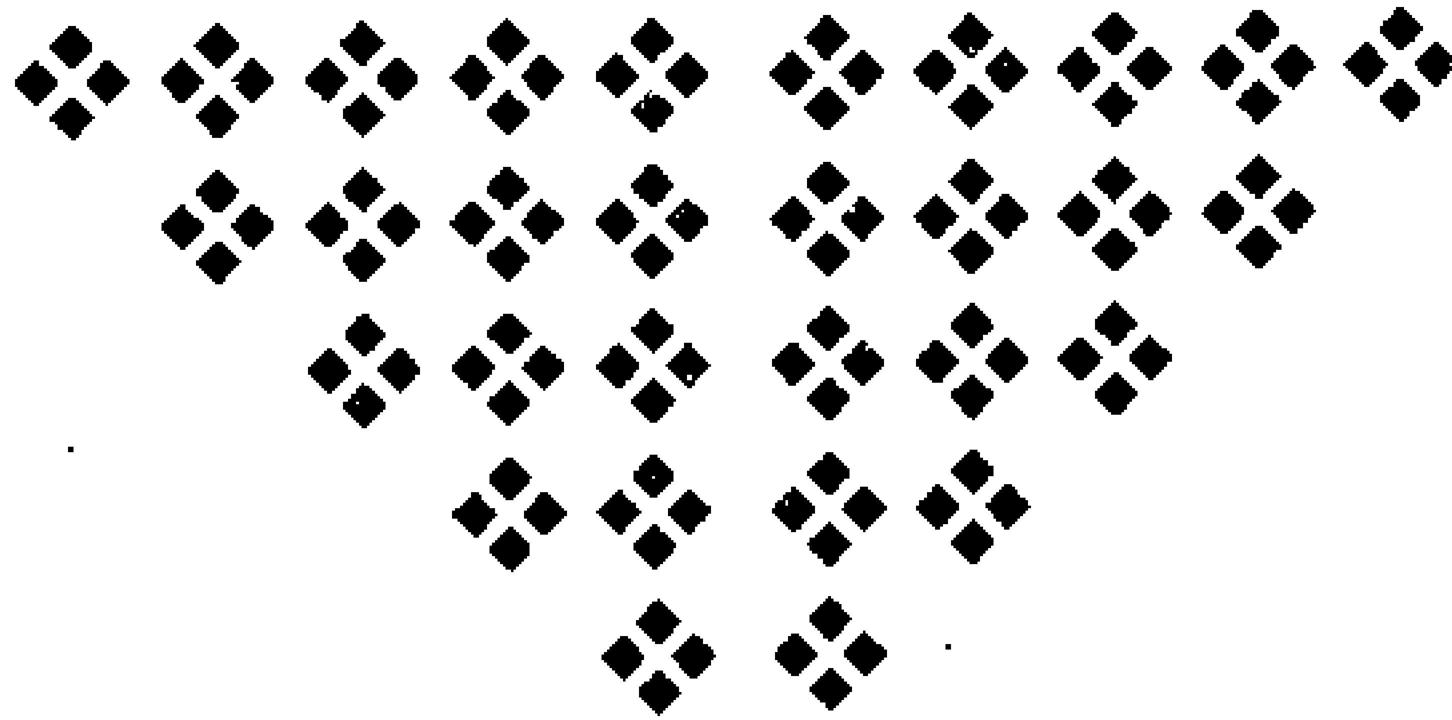
## جواهر العلماء والفضلاء
## فی اوصافِ سید الانبیاء ﷺ

## مقالہ نمبر(۳)
## تحقیقات الرضویۃ
## فی اولیات المصطویۃ
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات)

## مقالہ نمبر(۴)

## بشائر الانبیاء والخلق
## بمولد حبیب رب الفلق
(نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارتیں)





بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حمد اس پروردگارِ عالم کو لائق ہے جس نے امر کن سے تمام جہان پیدا فرمائے اور ایک مشت خاک سے انسان کو بنایا اور اس کو لَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيۡۤ اٰدَمَ کا تاج پہنایا سبحان اللہ کیسا رحیم و کریم اور کارساز ہے جس نے اپنے فضل سے ہم پر نعمتوں کے دریا بہا دیے اگر ہمارے بال زبان بن کر اس کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو ہرگز نہ کرسکیں۔

گر بر تن من زبان شود ہر مو
احسان ترا شمار نتوانم کرد

پھر درود لا محدود اس محبوب رب ودود پر جس کا وجود باجود اس جہان کی پیدائش کا سبب ہے سارا باغ اسی ایک سچے پھول کے لیے لگایا گیا۔ آدم اور آمیان عالم اور عالمیان اسی دولہا کے براتی اور اسی نوشہ کے طفیلی ہیں۔

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

# حمدِ باری تعالیٰ

تو ہی واحب الوجود ہے تو ہی کل جہاں کا معبود ہے
سبھی کا تو مقصود ہے ہر شئے میں تو موجود ہے
تو واحد ہے تو بے نیاز سبھی کی تیری طرف پرواز
سن لیتا ہے سب کی آواز وہ بے وجود یا باوجود ہے
تو بے مثل و بے مثیل تیرا نہ کوئی ضِد نہ ندید
تیرا نہ شرک نہ شریک ہر سنی اس پہ یطود ہے
مٹ جائیں گے زمین وسماء آئے گی ہر اک پہ فنا
بس تیرے لیے ہی ہے بقا بس تیرے لیے ہی خلود ہے
دے میرے دِل کو یارب جلا اپنے ذکر کا دے اسے مزہ
اور اپنی یاد میں اس کو تڑپا کہوں پھر کہ دِل میرا خوشنود ہے
کر اپنا عشق ناعم کو عطاء اور دے عشق مصطفیٰ
بخش اس کی ہر اک خطاء تو ہی میرا مولیٰ وودّود ہے
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

☆ضِد۔۔مدمقابل ☆یطود۔۔ثابت قدم ☆ خلود۔۔ہیشگی ☆ خوشنود۔۔مسرور، کھلا ہوا

# نعتِ رسولِ معظم ﷺ

کروں مدحتِ نبی میں دربارِ مصطفیٰ میں
مل جائے مجھ کو یہ گھڑی یارب تیری عطاء میں

چاہے خلق رضا تیری، تیری ذات سے خدایا
پر ملتی ہے رضا تیری تو رضائے مصطفیٰ میں

جس روز شمس سر پر آتش برائے بد پر
ملے کرم تیرا اے نبی تیرا سایہ لواء میں

تلیں عمل میرے جس گھڑی جب آئے نظر بدی بدی
اس وقت میرے یا نبی لینا مجھے پناہ میں

ستارہو غنی ہو نہ دیکھو میری بدی کو
دکھاؤ گے رخ کبھی تو بیٹھا ہوں اس رجا میں

ملے تم سے ایسی زندگی تاعُمر کو تیرے اے غنی
گزرے خدا کی حمد میں اور نعتِ مصطفیٰ میں

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

# مناجاتِ صغیر در بارگاہِ کبیر

یارب طالب ہوں اماں کا مجھ کو اماں دے
کر دے جو تجھے راضی مجھے ایسا ایماں دے

کرتا رہوں تعریف یتری ہر لحہ خدایا
پڑھتی ہو جو تسبیح تیری مجھے ایسی زباں دے

دے دِل مجھے ایسا جو کرے ذکر تیرا فقط
ہو جائے جو قربان محبوب پہ جاں دے

لکھتا رہوں حمد تیری نعت محبوب ترے کی
یارب مجھے اسکے لیے محبت کا ساماں دے

رہنے کو پاس نہیں جن کے کوئی گھر
کر اُن کو غنی اور عزت کا مکاں دے

ہیں تخت نشیں جابر اور ا ظلام کا ہے ڈیرا
پھر آئے عہدِ فاروقی کوئی ایسا بھی زماں دے

ہو ناعم کی زیست ترے احکام پہ بسر فقط
اور حضور کی سنگت میں فردوسِ جناں

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

# نذرانہِ عقیدت

بارگاہِ حضور پرنور، شافع روزِ نشور، دافع جملہ بلا، امام الانبیاء،
سید الثقلین، نبی الحرمین، جانِ عجم، شانِ عرب اپنے آقا و مولا
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
جن کی نگاہِ التفات نے مجھ جیسے گناہ گار کو اپنی بارگاہِ بلند و بالا میں
ہدیہ عقیدت پیش کرنے کا شرف بخشا

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

# انتساب

اپنے جمیع مربیانِ جسمانی وروحانی بالخصوص پیشوائے اہلسنت
مجاہد دین وملت اُستاذ العلماء والمشائخ واُستاذی المکرّم جگر گوشہِ قطب الاولیاء
حضرت علامہ مولانا پیر محمد افضل قادری مدّ ظلہ عالی
(سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)
کے نام جن کی نظرِ کرم اور تعلیم وتربیت کے ساتھ میں اس قابل ہوا

گر قبول اُفتد زہے عز وشرف

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

# تقریظِ جلیل

از

جگر گوشہ پیشوائے اہلسنت

حضرت علامہ مولانا مفتی پیر محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی

مفتی دارالافتاء قادریہ عالیہ ونائب ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدرس اہلسنت پاکستان

ونائب منتظم جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

آقا نامدار نبی المختار نور الانوار جناب حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات محاسن واختیارات اور آپ کی رب ذوالجلال کی بارگاہ میں مقبولیت، عظمت، رفعت، اور شان وشوکت پر اللہ جل مجدہ بذاتِ خود گواہ ہے اور اس کے ملائکہ اور علمائے ربانیین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہمہ وقت رطب اللسان رہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں علماء نے بہت کچھ لکھا اور لکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ لکھتے رہیں گے لیکن رب کعبہ کی قسم کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو کما حقہ نہ بیان کر سکا ہے اور نہ ہی کر سکے گا ہر کوئی یہ کہتے ہوئے ہی اپنی زبان اور قلم کو روک لیتا ہے:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور کوئی یوں کہتا ہے:

خود کہہ لے گی ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

الغرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی کماحقہ تعریف نہیں کرسکتا۔

علامہ محمد نعیم قادری صاحب نے اسی بات کو مضبوط دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات غیر متناہی ہیں ان کو کوئی شمار ہی نہیں سکتا بیان کرنا تو دور کی بات ہے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا ہے کہ علامہ موصوف کی اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے جنت الفردوس عطا فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ وسلم

عثمان علی بن محمد افضل قادری

شعبہ تحقیق دارالعلوم مرکز اہلسنت نیک آباد گجرات

# ہدیہ تشکر

بعد از حمد وصلوٰۃ میں نہایت مشکور ہوں حضرت علامہ مولانا اُستاذی المکرم صفدر منیر قادری صاحب مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد کا جنہوں نے میری اس کتاب کے متعلق علمی، ادبی واصلاحی طور پر کافی مدد کی اور حضرت علامہ مولانا اُستاذی المکرم محمد شہزاد قادری صاحب مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد کا جنہوں نے علمی مواد اور کمپوزنگ کے لحاظ سے مجھے گائیڈ کیا۔

اپنے برادر اصغر علامہ محمد نوید لطیف قادری رضوی صاحب کا جنہوں نے پروف ریڈنگ کے اعتبار سے میرے ساتھ تعاون کیا' بالخصوص اپنے جمیع اساتذہ کرام کا جنہوں نے اپنی شب وروز کی محنت کے ساتھ مجھے اس قابل بنایا اور جگہ جگہ میری علمی و ادبی اور روحانی اصلاح فرمائی اور دورانِ تحریر میرے لیے دعا فرماتے رہے اور فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑایاں شریف گجرات

مقالہ نمبر: 1

# تنزیہ اوصاف النبی
# عن عیب التناہی

## تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

(کلامِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تحقیقی تشریح)

(مرتب)
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مقدمہ

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللّٰہ شھادۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ و لرفع الدرجات کفیلۃ نشھد ان سیدنا و سندنا و نبیّنا و شفیعنا ورسولنا و مولانا وحبیبنا وحبیب ربنا ومحبوب مولانا ودیننا و ایماننا وھادی سبیلنا و رونق جُدرانِنا واعلمنا واعلمنا واتقنا و ایّدنا و مقصودنا و مخدومنا و ارفقنا و انورنا و اکبرنا ومالک انفسنا احمر ،انور،اجدر ،اکفل،اوسق،و احسن الخلق و اعظم الخلق و افضل الخلق واجمل الخلق و اشرف الخلق و اشجع الخلق و اعدل الخلق و اجود الخلق و اکمل الخلق وانور الخلق فی الحسن و الصدارۃ و الولایۃ والحکایۃ والعنایۃ والشجاعۃ والعدالۃ والعطایۃ والامانۃ والامامۃ ثم نشھد ان محمدا الّذی لا احد لنبوّتہ و رفعتہ و عزّتہ و طلعتہ و ھیبتہ و رحمتہ و نعمتہ و ندرتہ و مدحتہ ولاحد لرسالتہ و عطایتہ و عنایتہ و امانتہ و امامتہ و لطافتہ و شرافتہ و طاقتہ و نصاحتہ و بلاغتہ و کرامتہ و صداقتہ و عدالتہ و سخاوتہ و شجاعتہ وھدایتہ و سیادتہ و شھادتہ و فقاھتہ و ولایتہ و والفتہ بامّتہ ثم نشھد ان محمد الّذی النبی و التّقی و النّقی و الذّکی و العلیّ وارجع الناس عقلاً و ارفع الناس نسباً و ازھد الناس زھداً و ارحم الناس رحماً و اکرم

الناس کرماً و احکم الناس حکماً و احمد الناس حمداً و اشکر الناس شکراً و اذکر الناس ذکراً و اشرع الناس شرعاً و اوّل الانبیاء خلقاً و آخر الانبیاء بعثاً و افضل الانبیاء فضلاً و اشرف الانبیاء شرفاً و اکثر الانبیاء تبعاً ثم نشهد ان محمدا الّذی خاتم الانبیاء و خطیب الانبیاء و سید الانبیاء ونبی الانبیاء خیر العالمین و رحمۃ العالمین و حرز الامیّن، وخازن لمال اللّٰہ و ھادی لسبیل اللّٰہ و عصمۃ اللّٰہ و نعمۃ اللّٰہ و اخشی اللّٰہ و حجۃ اللّٰہ و اعلم باللّٰہ۔

ثم نشھد ان محمدا الّذی حبیب رب الغفور،ھادی فی القبر والظھور،ضوء الدنیا و القبور،شافع الحشر و النّشور،رونق الذھن و النظور،زھرۃ الحسن و الزھور،احسن السّمرۃ والمَسْبُوْر،نبی الذکیّۃ والطھور،اکمل العقل و الشعور،عالم القلب والصدور،دافع البلیّۃ والفتور،ذکرہ لعشاق سرور، ومحمد الّذی العالم و العلیم،الامن والامین، الحاکم و الحکیم ، الجبار و الحلیم، صاحب الکوثر و الحطیم،العزیز و العظیم، الاتم و الکریم، الحسیب و الحفیظ،الشاھد و الشھید،الحامد و الحمید،الاجیر و المنیر،البشارۃ و البشیر، ومحمد الّذی برھان وبیان، و صاحب المن والاحسان، وصاحب القرآن والفرقان، وحبیب اللّٰہ الرحمٰن، ونبی الجن والانسان، وطبیب الروح و الابدان، وعالم الاسلام و الادیان ،و نور القلب و الاذھان، وشافع القبر و المیزان، و مولیٰ الصحابۃِ الرِّضْوَان وصدیقٍ و عمرَ و عليٍ وعثمانَ وجد اللو ومرجان، و فقاھۃ لمالک و لنعمان ،ولشافعی و لاحمد بن حنبل الّذی حافظ القرآن ،وعلیحدۃ احمد رضا الّذی عالم الادیان،عبدُ و رسولُ الرحمٰن صلی وسلم علیہ و آلہ

الرحمٰن ہو رضی اللہ عنہم کما فی القرآنہ وعلیہم رحمۃ اللہ المنّان۔

امّا بعد:

حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن اور حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو اس میں اوّل سے آخر تک نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔ حمدِ الٰہی ہو یا بیان عقائد گزشتہ انبیاء اکرام علیہم السلام اور اُن کی امتوں کے واقعات ہوں یا احکام الغرض قرآن اور حدیث کا ہر موضوع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے

قل کہہ کر اپنی بات منہ سے تیرے سنی
اتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اتنے زیادہ ہیں کہ اُن کا احاطہ کرنا انسانی طاقت کے بس کی بات نہیں کیوں کہ جو اوصاف لامتناہی ہوں اُن کا شمار نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا نوازا کہ ہم کو ایسا لفظ نہیں ملتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی نوازشات کو اپنے گھیرے میں لے لے۔

خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ (القلم 68 : 3)

اور ضرور بالضرور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والا اجر ہی بے انتہا ہے تو آپ کے اوصاف لامتناہی کیوں نہ ہوں۔؟ کیوں کہ اجر ایک ایسا لفظ ہے جس کے اندر تمام اچھی چیزیں داخل ہیں چاہے وہ مراتب ہوں یا فضائل وہ خصائص ہوں یا شمائل وہ معجزات ہوں یا کوئی اور وصف وہ تمام اجر کے تحت داخل ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (النشرح 94: 4)**

اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا۔

اس کی تفسیر کرتے ہوئے سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی کے اندر اسی آیہ کے تحت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

**عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَتَدْرِی كَیْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ ؟ قُلْتُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ قَالَ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِی**

(سید محمود آلوسی _ محقق _ تفسیر روح المعانی (کوئٹہ _ مکتبہ رشیدیہ ۱۴۲۱ھ سنہ ۲۰۰۰ء) ج ۱۴ ص ۵۴۳)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کے ذکر کو کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے فرمایا جب میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ تیرا ذکر کیا جائے۔

یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بلندی کی کوئی انتہا نہیں تو حضور ﷺ کے ذکر کی بلندی کی انتہا کو بھی ہم ناقص العقل نہیں جانتے صرف وہی جانتا جس نے آپ کے ذکر کو بلند کیا لہذا ہمارے نزدیک حضور ﷺ کا ذکر رفعت اور عظمت کے لحاظ سے لامتناہی ہوا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا:

وَضَمَّ الْاِلٰـهُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلٰی اسْمِهٖ
اِذَا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

(سید محمود آلوسی _ محقق _ تفسیر روح المعانی (کوئٹہ _ مکتبہ رشیدیہ ۱۴۲۱ھ سنہ ۲۰۰۰ء) ج ۱۴ ص [illegible])

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا کہ پانچ وقت مؤذن اشھد کہتا ہے (یعنی اذان کے اندر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور ﷺ کے نام کو بھی پکارتا ہے)

ہم حضور ﷺ کے ایک وصف یعنی رفعت ذکر مصطفیٰ ﷺ کو نہیں جان سکتے تو حضور ﷺ کے دوسرے اوصاف کیا کہنا۔

امام اہلسنت نے کیا خوب کہا:

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقل عالم سے ماوراء ہو
سب جہت کے دائرے میں
شش جہت سے تم وراء ہو

اور کوئی یوں عرض کرتا ہے کہ:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میں بھی حضور ﷺ کے مداحوں میں اپنا نام لکھوانے کے لیے حضور ﷺ کی شان میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں اور میں نے اس مبارک کام کے لیے چار موضوع چنے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) تنزیہ اوصاف النبی عن عیب التناھی
(۲) جواھر العلماء والفضلاء فی مدح سید الانبیاء
(۳) تحقیقات الرضویہ فی اوّلیات المصطفویہ ...... اور
(٤) بشائر الانبیاء والخلق بمولد حبیب ربّ الفلق

ان موضوعات پر میں اپنی کم علمی اور کم فہمی کے باوجود قلم اٹھانے کی جسارت کر

رہاہوں لیکن مقصد صرف یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کو نثر کے طور پر پیش کیا جائے۔

دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تحریروں اور تقریروں کو عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سبب تسکینِ قلوب بنائے اور مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے میں مددگار بنائے اور اس کے سبب مجھے میرے والدین اور میرے جمیع اساتذہ کرام اور تمام قارئین ومؤمنین کو اپنا اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق عطاء فرمائے اور خاتمہ بالایمان عطاء فرما کر روزِ محشر شافعِ محشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم
(ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی)

## باب نمبر 1

# لفظ تناہی کی لغوی تحقیق

# اور مخلوق پر لفظِ غیر متناہی کا اطلاق

## فصل اوّل

## لفظِ تناہی کی لغوی تحقیق

**لفظ تناہی کا مادہ اور تعلیل۔**

**تَنَاهِي** کا مادہ نہی سے ہے (یعنی ن۔ہ۔یاء) اور تناہی باب **تَفَاعُلٌ** کا مصدر ہے یہ اصل میں **تَنَاهُيٌ** یاء پر ضمہ ثقیل تھا اُس کو گرا دیا تو **تَنَاهُيٌ** ہوگیا اب یاء کے ماقبل کو یاء کے موافق حرکت سے بدل دیا **تَنَاهِي** ہوگیا۔ اب ہم تناہی کا لغوی معنی مختلف کُتب سے پیش کرتے ہیں۔

**تناہی کے لغوی معانی از تاج العروس۔**

امام اللغت سید محمد مرتضیٰ الحسنی زبیدی **تَنَاهِي** کے لغوی معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**وَتَنَاهِي : كَف** یعنی تناہی کا معنی ہے رُکنا۔

(سید محمد مرتضیٰ الحسینی۔امام اللغت۔شرح تاج العروس من جواهرالقاموس (بیروت۔داراحیاء التراث العربی ۱۳۰ھ) ج ۱۰ ص ۳۸۱، ۳۸۰)

**اذاالتهى على تناهيت عنده**

**اطال فاملى او تناهى فاقصرًا**

(ایضاً)

اور ( وانتهى الشئى وتناهى ونهى تنهية ) اى بلغ نهايته

(ایضاً)

یعنی شئی اپنی حد کو پہنچ گئی۔

صاحب تاج العروس نے تناہی کے دو معانی بیان کیے:

1رکنا 2روکنا

تناہی کے لغوی معانی از الصحاح۔

امام اسماعیل بن حماد الجوہری لفظ تناہی کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَ تَنَاهِى اى كَفَّ

(اسماعیل بن حماد الجوہری. امام اللغت. الصحاح تاج اللغة و الصحاح العربیه (بیروت. دارالعلم الملایین ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۲ء) ج ۲، ص ۲۵۱۷)

اور تناہی کا معنی ہے رکنا۔

و تَنَا هَوْا عن المنكر اى نَهَى بعضهم بعضاً

(ایضاً)

اور انہوں نے برائی سے روکا یعنی بعض نے بعض کو روکا۔

اور فرزوق کا قول بطور دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فَنَهَاكَ عنها منكر و نكير

تم کو منکر نکیر نے روکا

و يقال انه لامور بالمعروف و نهو عن المنكر

(ایضاً)

وہ بھلائی کا حکم دیا گیا اور برائی سے روکا گیا۔

و تَنَاهى الماء اذا وقف فى الغدير وسكن

(ایضاً)

اور تناہی الماء کہا جاتا ہے جب پانی تالاب میں رک جائے۔

حتیٰ تَنَاهَى فى صهاريج الصفاء

(ایضاً)

یہاں تک کہ وہ صفاء کے حوض میں رکا۔

صاحب الصحاح نے لفظِ تناہی کے دو معانی بیان کیے۔

1: رکنا 2: روکنا

تناہی کے لغوی معانی از لسان العرب۔

و تَنَاهى كفّ

( محمد بن مکرم منظور ۷۱۱ھ۔ امام اللغت لسان العرب (بیروت. دارالمعارف) ج۶ ص ۴۵۱۲)

اور تناہی کا معنیٰ ہے رکنا۔

اذ ما انتهى علمى تناهيتُ عنده

أُطال فأملى او تناهَى فاقصرا

(ایضاً)

وَكَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ

(المائدہ ۵ : ۷۹، والمرجع السابق)

اور جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے۔

صاحب لسان العرب نے بھی تناہی کے دو ہی معانی بیان کیے۔

1: رکنا 2 :روکنا

تناہی کے لغوی معانی از المنجد۔

صاحب المنجد لویس معلوف تناہی کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**تَنَاهَى۔تَنَاهِيًا الشی بلغ نهايته ولماء وقف في الغدير وساكن وعن الشي كف والقوم عن المنكر نهى بعضهم بعضاً عنه**

(لویس معلوف۔المنجد عربی (ایران۔انتشارات اسماعیلیان تہران) طبع دوم، ص ۸۴۳)

شے کا اپنی حد کو پہنچ گئی۔اور پانی تالاب میں ٹھہر گیا۔اور کسی شئی سے رکنا۔اور قوم کا برائی سے روکنا یعنی بعض کا بعض کو روکنا۔

صاحب منجد نے تناہی کے چار معانی بیان کیے۔

1:رکنا 2:روکنا 3:ٹھہرنا 4:حد کو پہنچنا

تناہی کے لغوی معانی از فیروز اللغات عربی اُردو۔

تناہی: مکمل ہو جانا۔پانی کا جوہر میں ٹھہر جانا۔کسی کام سے رک جانا۔لوگوں کا کسی کام سے ایک دوسرے کو روکنا۔

(فیروز اللغات عربی اُردو (لاہور۔فیروز سنز لمٹیڈ) ص ۷۷۰)

صاحب فیروز اللغات نے اس کے چار معانی بیان کیے۔

1: مکمل ہونا 2: ٹھہر جانا 3: رکنا 4: روکنا

تناہی کے لغوی معانی از تفاسیر۔

**و قيل التناهي بمعنى الانتهاء من قولهم تناهى عن الامر انتهى اذا امتنع**

(سید محمد محمود آلوسی۔مولانا۔تفسیر روح المعانی (کوئٹہ۔مکتبہ رشیدیہ ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء) ج ۳، ص ۵۱۶)

اور کہا گیا ہے کہ تناہی کا معنی روکنا ہے۔ان کا قول اُس نے روکا کام سے اور وہ رک گیا جب اس کو چھوڑ دے۔

و قيل التناهي بمعنى الانتهاء يقال تناهى عن الامر وانتهى عنه اذا امتنع عنه و تركه

(محمد بن محمد بن مصطفى . ابو سعود . تفسير ابى سعود (بيروت . دار الكتب العلميه ١٤١٩ ھ ١٩٩٩ء) ج ٢ ، ص ٣٠٨)

اور کہا گیا ہے کہ تناہی کا معنی روکنا ہے۔کہا جاتا ہے اس نے کام سے روکا اور وہ رک گیا جب اس کو ترک کر دے۔

ان دونوں تفسیروں میں تناہی کے دو معانی بیان ہوئے۔

1: رکنا 2: روکنا

تناہی کا معنی از حدیث مبارکہ:

فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَىْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ

(محمد بن اسماعيل ،بخارى ،امام ،صحيح بخارى،مكتبه رحمانيه ، لاہور،كتاب الشهادات،باب شهادة المختبى،ج ا ،ص ٦١٢،حديث نمبر ٢٦٣٨)

تو اس (ابن صیاد کی ماں) نے ابن صیاد سے کہا اے صاف یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں تو ابن صیاد گنگنانے سے رک گیا۔

اس حدیث میں تناہی کا ایک معنی بیان ہوا۔ 1: رکنا

ان مذکورہ کتب میں تناہی کے یہ معانی بیان ہوئے۔

1: رکنا 2: روکنا 3: حد 4: ٹھہرنا 5: مکمل ہونا۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت نے اپنے شعر کے اندر اس لفظ کو استعمال کیا کہ

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

اس شعر میں عیب تناہی سے بری ہونے کا مطلب ہے کہ آپ کے اوصاف غیر متناہی، یالانہایہ، یالامحدود ہیں اور یہ مبالغۃً کہا ہے۔

تو مذکورہ معانی کے لحاظ سے عیب تناہی سے بری ہونے کے مطالب یہ ہیں:

(1) آپ ﷺ کے اوصاف رکنے والے نہیں۔

(2) آپ ﷺ کے اوصاف کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(3) آپ ﷺ کے اوصاف کی کوئی حد نہیں یعنی لامحدود ہیں۔

(4) آپ ﷺ کے اوصاف ٹھہر نہیں سکتے یعنی رک نہیں سکتے۔

(کیونکہ اللہ تعالیٰ اس میں ساعت بساعت ترقی فرمارہا ہے)

(5) آپ ﷺ کے اوصاف مکمل بیان نہیں ہو سکتے۔

یہ تمام معانی مخلوق کے اعتبار سے ہیں کہ مخلوق کے لیے آپ ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہیں اور لامحدود ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اتنے اوصاف حمیدہ سے نوازا ہے کہ مخلوق ان کو شمار کرنے سے عاجز ہے۔

اعلیٰ حضرت کے اس شعر

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے

میں یہ مذکورہ بالا تمام معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ ان تمام پر دلائل ان شاء اللہ باب دوم کی فصل اوّل میں ذکر کریں گے۔ (وباللہ التوفیق)

## فصل دوم

# مخلوق پر لفظِ غیر متناہی کا اطلاق

جب مخلوق میں سے کسی شے کی تعداد عقل انسانی سے باہر ہو تو اُس پر لفظ غیر متناہی کا اطلاق مبالغۃً جائز ہے۔ بعض علمائے کرام نے لفظِ غیر متناہی کا استعمال مجازاً اور مبالغۃً مخلوق پر کیا ہے۔ چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

(النحل ۱۶:۱۸)

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہیں کر سکتے۔

اسی طرح صاحب تفسیر روح المعانی لکھتے ہیں:

وَلَاشَكَّ اِنَّ دَفْعَ كُلِّ بَلِيَّةٍ نِعْمَةٌ فَتَكُوْنُ النِّعَمُ غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ

(سید محمود آلوسی، ۱۲۷۰ھ، المفتی، تفسیر روح المعانی (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ)، ج ۸، ص ۲۱۵)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر بلا کو دور کرنا ایک نعمت ہے (اور اللہ ہر بلا کو دور فرماتا ہے) پس (اللہ تعالیٰ کی) نعمتیں غیر متناہی ہوگیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (النحل ۱۶:۱۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قِيْلَ فَإِذَا كَانَتِ النِّعَمُ غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ وَمَا لَا يَتَنَاهِي لَا يَحْصِلُ الْعِلْمُ فِيْ

حَقِ الْعَبْدِ فَكَيْفَ اَمَرَ بِتَذَكُّرِهَا فِي قَوْلِهِ اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَالْجَوَابُ اَنَّهَا غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ بِحَسْبِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَشْخَاصِ اِلَّا اَنَّهَا مُتَنَاهِيَةٌ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج۳، ص۴۷۵)

اگر اعتراض کیا جائے کہ جب اللہ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں اور جو غیر متناہی ہوتا ہے ہے اس کا علم بندے کے حق میں حاصل نہیں ہوتا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی؟ جواب یہ ہے کہ وہ انواع اور اشخاص کے لحاظ سے غیر متناہی ہیں ورنہ وگرنہ وہ متناہی ہیں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوا کہ جب کسی چیز کا شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہو تو اس پر غیر متناہی کا لفظ بولنا جائز ہے۔

آفات دینی و دنیوی اور بندے کی حاجات غیر متناہی ہیں:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ اِنَّا قَدْ بَيَّنَّا اَنَّ حَاجَاتِ الْعَبْدِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج۱، ص۹۰)

تو جان کہ بے شک ہم نے بیان کیا ہے کہ بندے کی حاجات غیر متناہی ہیں۔

نیز امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

واَمّا ما يتعلق بالاعمال البدنية هي على قسمين منها ما يفيد المضار الدينية و منها ما يفيد المضار الدنيويةفاَمّا المضار الدينية فكل ما نهى الله عنه في جميع اقسام التكاليف و ضبطها كالمتعذر وقوله (اعوذبالله)

یتناول کلھذا امّا ما یتعلق بالمضار الدنیویہ فھو جمیع الآلام والاسقام والحرق والغرق والفقر والعمی وانواعھا تقرب ان تکون غیر متناھیہ فقولہ (اعوذ باللہ) یتناول لاستعاذۃ من کل واحد منھا

(محمد بن عمر بن حسن رازی م۶۰۶ھ ،فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج ۱،ص ۹۰)

اور وہ نقصان دہ چیزیں جو اعمال بدنیہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہ کئی قسموں پر ہیں اُن میں سے وہ ہیں جو دین کو نقصان دیتی ہیں اور اُن میں سے وہ ہیں جو دنیا کو نقصان دیتی ہیں پس جو دین کے لیے نقصان دہ ہیں وہ ہر چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے تکالیف کی تمام اقسام میں منع فرمایا اور اُن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان (اعوذ باللہ) تمام کو شامل ہے لیکن جو دنیا کو نقصان دیتی ہیں وہ تمام مصیبتیں بیماریاں اور جلنا اور غرق ہونا اور محتاج ہونا اور اندھا ہو جانا اور اس کی قسمیں بہت زیادہ ہیں اور غیر متناہی ہونے کے قریب ہیں پس اللہ تعالیٰ کا فرمان (اعوذ باللہ) اُن تمام سے پناہ مانگنے کو شامل ہے

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

وَکَالِثُھَا الْمَکْرُوْھَاتُ وَالْآفَاتُ وَالْمَخَافَاتُ وَلَمَّا کَانَتْ اَقْسَامُھَا وَاَنْوَاعُھَا غَیْرَ مُتَنَاھِیَۃٍ کَانَ قَوْلُہٗ (اعوذ باللہ) مُتَنَاوِلاً لِکُلِّھَا

(محمد بن عمر بن حسن رازی م۶۰۶ھ ،فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج ۱،ص ۹۱)

اور تیسری قسم مکروہات اور آفات اور خوف دلانے والی چیزیں جب اُن کی اقسام اور انواع غیر متناہی ہیں تو اللہ کا فرمان (اعوذ باللہ) تمام کو شامل ہوگا۔

نسبت کی اقسام غیر متناہی ہیں:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

اَمَّا اَقْسَامُ النَّسَبِ وَالْاِضَافَاتِ فَكَاَنَّهَا خَارِجَةٌ عَنِ الضَّبْطِ وَالتَّعْدِيْدِ فَاِنَّ اَنْوَاعَ النَّسَبِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ ،فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج۱،ص۱۰۰)

لیکن نسبت اور اضافت کی اقسام وہ احاطہ اور گنتی سے باہر ہیں بے شک نسبت کی اقسام غیر متناہی۔

قرآن کریم ایسا سمندر ہے جو غیر متناہی ہے:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

وَالْقُرْآنُ بَحْرٌ لَا نِهَايَةَ لَهٗ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ ،فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج۲۶،ص۴۴۵)

اور قرآن ایسا سمندر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

اولیاء اور سعادات کے مراتب غیر متناہی ہیں:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

فَكَذٰلِكَ مَرَاتِبُ السَّعَادَاتِ الْاُخْرَوِيَّةِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ فَلِهٰذَا السَّبَبِ قَالَ وَ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ ،فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج۱۷،ص۳۱۶)

اسی طرح آخرت کی سعادتوں کے مراتب غیر متناہی ہیں اس وجہ سے فرمایا کہ ہر فضل والے کو اُس کا فضل دیا جائے گا۔

ولا جرم كانت مراتب الولاية و الحياة غير متناهيه بحسب الكمال والنقصان

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ ،فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج ۱۹)

اور یقیناً ولایت اور حیات کے مراتب کمال اور نقصان کے لحاظ سے غیر متناہیہ ہیں۔

فَمَرَاتِبُ الْاَوْلِيَاءِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(اسماعیل حقی بن مصطفے ۱۱۲۷ھ ، خلوتی، روح البیان( بیروت دارالفکر)، ج ۴،ص ۶۲)

پس اولیاء کے مراتب غیر متناہی ہیں۔
صاحب تفسیر نیشاپوری فرماتے ہیں۔
وَلَمَّا كَانَتْ عِزَّةُ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ فَذِلُّ اَعْدَائِهِ لَانِهَايَةَ لَهَا فَهُمْ اِذًا اَذَلُّ خَلْقِ اللّٰهِ

(حسن بن محمد بن حسین القمی ۸۵۰ھ، نیشاپوری، تفسیر نیشاپوری (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۶ھ) ج ۶،ص ۲۷۷)

اور جب اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی عزت غیر متناہی ہے تو اس کے اعداء کی ذلت بھی غیر متناہی ہوگی پس وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ ذلیل ہیں
امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:
وَيَحْصُلُ مِنْ مَجْمُوْعِ الْاٰيَتَيْنِ اَنَّهُ لَانِهَايَةَ لِمَرَاتِبِ اَعْزَازِ اللّٰهِ وَ اَكْرَامِهِ لِعِبَادِهِ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ ،فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج۸،ص۲۶۲

اور دونوں آیات کے مجموعہ سے حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لیے اعزاز اور اکرام کی کوئی انتہا نہیں۔

انسان کے تصورات وافکار غیر متناہی ہیں:

علامہ بدیع الزمان فرماتے ہیں:

**نعم ان تصورات البشر وفکارہ التی لا تناھی المتولدۃمن آمالہ الغیر المتناھیۃ۔**

( بدیع الزمان سعید النوریسی ۱۳۷۹ھ ،مولانا، اشارات اعجاز فی مظان الایجاز (قاہرہ مکتبہ شرکۃ سوز لنشر ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص ۶۲)

ہاں انسان کے تصورات اور افکار جو غیر متناہی ہیں وہ اُس کے غیر متناہی کی طرف مائل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

نئے پیدا ہونے والے واقعات غیر متناہی ہیں:

**وقد یتسائل بعضھم فیقولنا ان نصوص الشرع متناھیۃ محدودۃ اما الحوادث والوقائع فھی کثیرۃ ومتجددۃ وغیرمتناھیۃفکیف یمکن لھذا النصوص المحدودۃ ان تحیط بھذا الاحداث والوقائع المجددۃ علی مدارالعصور غیر متناھیۃ ؟**

**والجواب علی ھذا ان نقول ان ھذا الحوادث والوقائع المتجددۃ فیما یراہ الناس فی فروع عن اصول سابقۃ ثابتۃ**

( سلمان بن فھد عبداللہ ، العودہ ، دروس الشیخ سلمان عودۃ، درس نمبر ۲۶۳ ص ۳)

اور کبھی بعض لوگ سوال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت کی نصوص متناہی اور

محدود ہیں لیکن حوادث اور وقائع بہت زیادہ اور نئے پیدا ہونے والے اور غیر متناہی ہیں تو کیسے ممکن ہے یہ کہ محدود نصوص اُن حوادث اور وقائع کو گھیر لیں جو نئے پیدا ہو رہے ہیں غیر متناہی زمانوں کی وجہ سے؟

اس پر جواب یہ ہے ہم کہتے ہیں بے شک وہ حوادث اور وقائع جو پیدا ہونے والے ہیں وہ اُن اصولِ سابقہ کی فروع ہیں جو پہلے سے ثابت ہیں۔

امام عبدالکریم فرماتے ہیں:

**نعلم قطعاً و یقیناً ان الحوادث والوقائع فی العبادات والتصرفات مما لایقبل الحصر والعد ونعلم قطعًا ایضًا ان لم یرد فی کل حادثة نص ولا یتصورذلك ایضًا والنصوص اذکانت متناهیة والوقائع غیر متناهیة ومالا یتناهی لا یضبط مایتناهی علم قطعًا ان الاجتهاده والقیاس واجب الاعتبار حتی یکون بعدد کل حادثة اجتهادة**

(محمد بن عبدالکریم ۵۴۸ھ، مولانا، الملل والنحل (مکتبہ موسسۃ الجبلی) ج ۲، ص ۴)

ہم یہ بات قطعی اور یقینی طور پر جانتے ہیں کہ نئے کام اور وقائع عبادات اور تصرفات میں اتنے زیادہ ہیں کہ حد اور گنتی کو قبول نہیں کرتے اور یہ بات بھی قطعی طور پر جانتے ہیں کہ ہر نئے کام کے بارے میں نص وارد نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کا تصرف کیا جا سکتا ہے۔ جب نصوص شریعت متناہی ہیں اور واقعات غیر متناہی ہیں تو متناہی غیر متناہی کو کیسے ضبط کر سکتی ہے؟ معلوم ہوا کہ اجتہاد اور قیاس کا اعتبار واجب ہے تا کہ ہر نئے کام کے برابر اجتہاد ہو جائے۔

شہداء کے فضائل غیر متناہی ہیں:

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں:

وَفَضَائِلُ الشُّهَدَاءِ لَانِهَايَةَ لَهَا

(اسماعیل حقی بن مصطفیٰ ۱۱۲۷ھ، خلوتی، روح البیان (بیروت دارالفکر)، ج ۲، ص ۱۲۵)
اور شھداء کے فضائل کی کوئی انتہا نہیں۔

## علم منطق میں انسان پر غیر متناہی کا اطلاق:

**فامّا ان یکون افرادہ متناھیة او غیر متناھیة والاول کالکواکب السیارہ فانہ کلی لہ افراد منحصرة فی الکواکب السبعة السیارہ و الثانی کالنفس الناطقة فان افرادھا غیر متناھیة**

( محمد بن محمد ، قطب الدین ، القطبی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ص ۱۰۵ )

اُس کے افراد متناہی ہوں یا غیر متناہی اور پہلی جیسے کواکب سیارہ وہ ایسی کلی ہے جس کے افراد سات سیاروں میں بند ہیں اور دوسری جیسے انسان بے شک اُس کے افراد غیر متناہی ہیں۔

اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے مولوی ظفر مبین قاسمی دیناج پوری تسہیل القطبی اُردو شرح قطبی تصورات از افادات مولوی خالد قاسمی بلیاوی میں غیر متناہی کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں "غیر متناہی کی مثال جیسے نفوس ناطقہ (انسان) بعض مناطقہ کے نزدیک اور حقیقت میں غیر متناہی کی مثال باری تعالیٰ کے معلومات ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے علوم غیر متناہی ہیں۔"

(محمد ظفر مبین، مولوی، تسہیل القطبی اُردو شرح قطبی تصورات (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ص ۲۷۱)

بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حقیقت میں غیر متناہی اوصاف اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں لیکن مجازاً ومبالغۃً مخلوق کے اوصاف پر بھی لفظ غیر متناہی کا استعمال جائز ہے۔
اسی طرح شرح تہذیب کے اندر علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ غیر متناہی کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

مع التناهي كالكواكب السيارة وله اوعدمه كمعلومات البارى عزاسمه وكالنفوس الناطقه على مذهب الحكماء

(ملا عبداللہ یزدی ۹۸۱ھ، ماتن۔ علامہ سعد الدین تفتازانی، شارح، شرح التہذیب (لاہور مکتبہ رحمانیہ) ص ۳۵)

اور تناہی کے ساتھ جیسے کواکب سیارہ یہ ایک کلی ہے یا غیر متناہی جیسے معلومات باری تعالیٰ اور جیسے انسان حکماء کے مذہب پر

## اعتراض:

ان مذکورہ بالا عبارات پر ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے انسان پر لفظ غیر متناہی کا استعمال کیا یہ فلاسفہ کا نظریہ ہے جو عالم (جہان) کے قدیم (ہمیشہ سے) ہونے کے قائل ہیں اس لیے انہوں نے کہا کہ عالم بذات خود بنا یہ ہمیشہ رہے گا لہٰذا مسلسل انسان پیدا ہوتے رہیں گے تو انہوں نے انسان پر لفظ غیر متناہی کا استعمال کیا حالانکہ یہ عقیدہ کہ عالم قدیم ہے قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے لہٰذا آپ مناطقہ کے قول سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔

## جواب:

اس اعتراض سے یہ لازم نہیں آتا کہ مخلوق پر لفظ غیر متناہی کا استعمال حرام ہو جائے بلکہ ہم فلاسفہ کے اس عقیدے کو اس وجہ سے نہیں مانتے کہ انہوں نے حقیقی طور پر لفظ غیر متناہی کو انسان پر بولا ہے اور اُن کے نزدیک عالم کا قدیم ہونا اس بات پر روشن دلیل ہے کہ انہوں نے حقیقی طور پر لفظ غیر متناہی کا استعمال انسان پر کیا ہے لیکن ہم لفظ غیر متناہی کا استعمال بطور مجاز ومبالغہ کرنے کے دلائل پیش کر رہے ہیں لہٰذا ہمارا موقف پھر بھی ثابت ہے اور مجازاً ومبالغۃً لفظ غیر متناہی کے استعمال سے عالم کا قدیم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

# باب نمبر 2

## حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہونے پر چند دلائل

## حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہونے پر چند دلائل

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اتنا نوازا کہ ہر خوبی اور ہر وصف کو آپ ﷺ کی ذات میں جمع فرمایا۔ حضور ﷺ کے اوصاف کے غیر متناہی ہونے کے دو معانی ہیں۔

1 یہ کہ حضور ﷺ کا ہر وصف لامحدود ہے۔

2 یہ کہ حضور ﷺ کے اوصاف اتنے زیادہ ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔

یہ دونوں معانی حضور ﷺ کے اوصاف میں پائے جاتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ کے اوصاف مقدار اور تعداد دونوں لحاظ سے غیر متناہی ہیں۔ اب اس پہ چند دلائل آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

### حضور ﷺ کو ملنے والا ثواب غیر متناہی ہے

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ (القلم ۶۸:۳)

دلیل نمبر 1:

ابوالاعلیٰ مودودی نے اس آیت کا ترجمہ کیا۔

اور یقیناً تمہارے لیے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

دلیل نمبر 2:

مولوی جوناگڑی نے ترجمہ کیا۔

اور بیشک تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

دلیل نمبر 3:

اس کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں۔

فریضہ نبوت کی ادائیگی میں جتنی تکلیفیں براشت کیں اور دشمنوں کی باتیں تو نے سنی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ختم ہونے والا اجر ہے،، من ،، کے معنی قطع کرنے کے ہیں۔

(ترجمہ قرآن و تفسیر(شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلس)

دلیل نمبر 4:

مولوی محمود الحسن صاحب نے ترجمہ کیا:

تیرے واسطے بدلہ ہے بے انتہا۔

دلیل نمبر 5:

اس کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی شبیر احمد عثمانی نے لکھا:

یعنی آپ غمگین نہ ہوں ان کے دیوانہ کہنے سے آپ کا اجر بڑھتا ہے اور غیر محدود فیض ہدایت بنی نوع کو آپ کی ذات سے پہنچنے والا ہے اسکا بے انتہا اجر آپ کو ملنے والا ہے۔

(ترجمہ قرآن و تفسیر (مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف)

اس عبارت میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والے اجر کو غیر متناہی کہا گیا اور ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض ہدایت کو بھی غیر متناہی کہا گیا۔ جو کہ حقیقتاً صرف ذات باری تعالیٰ کا خاصہ ہے لیکن یہاں پر مجازاً اور مبالغۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کو بھی بے انتہا (غیر متناہی) کہا گیا ہے۔

دلیل نمبر 6:

فتح محمد خان جالندھری نے ترجمہ کیا:

اور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

دلیل نمبر 7:

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ رحمۃ نے ترجمہ کیا:

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے

اجر وثواب کے اندر ہر کمال وخوبی داخل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ثواب ملتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات وکمالات میں اللہ تعالیٰ مزید ترقی فرماتا ہے اس سے بات ثابت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ودرجات واوصاف غیر متناہی ہیں۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والے کوثر کا فیض غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 8:

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ (الکوثر ۱:۱۰۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے صاحب تفسیر شاربی فرماتے ہیں:

**اِنَّهُ الْكَوْثَرُ الَّذِي لَا نِهَايَةَ لِفَيْضِهِ وَلَا اِحْصَاءَ لِعَوَارِفِهِ وَلَا حَدَّ لِمَدْلُوْلِهِ ثُمَّ تَرَكَهُ النَّصَّ بِلَا تَحْدِيْدٍ لِيَشْمَلَ كُلَّ مَا يَكْثُرُ مِنَ الْخَيْرِ وَيَزِيْدُ**

(سید قطب ابراہیم الشاربی ۱۳۸۵ھ تفسیر شاربی۔ (بیروت، الشروق ۱۴۱۲ھ) ج۶، صرقم المسلسل ۳۹۸۸)

بیشک وہ کوثر جس کے فیض کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کے عوارف کو گنا جا سکتا ہے اور نہ اس کے مدلول کی حد ہے پھر (اللہ تعالیٰ) نے نص کو بغیر کسی حد کے چھوڑ دیا تاکہ خیر میں کثرت اور زیادتی کرنے والی ہر شی اس میں شامل ہو جائے۔

دلیل نمبر 9:

اوراس آیت کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں:

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِى اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ ــــــ اَحْمَلَ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَمَ فِى الْكَوْثَرِ لِلْجِنْسِ

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۔المظہری ۱۲۲۵ھ۔تفسیر مظہری (کوئٹہ مکتبہ رشیدیہ)ج۱۰،ص۳۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے اور آگے لکھتے ہیں کہ الکوثر میں الف لام جنست کا ہے یعنی جنس خیر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمائی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمائی تو جب ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عالم ہوگا ؟ جن کو عام انسان سے کئی گنا زیادہ عطاء کیا گیا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہو گا

جب خیر کثیر اتنی کثیر ہے کہ غیر متناہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف تو خود بخود غیر متناہی ہو گے کیونکہ خیر کا ملنا بھی تو وصف ہے۔

دلیل نمبر 10:

اسی طرح صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں:

وَمَعْنَى الْاٰيَةِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ مَا لَا نِهَايَةَ لِكَثْرَتِهِ مِنْ خَيْرِ الدَّارَيْنِ وَخَصَصْتُكَ بِمَا لَمْ اَخُصَّ بِهِ اَحَدًا غَيْرَكَ

(علی بن محمد بن ابراہیم۔الخازن ۱۷۴۱ھ۔تفسیر خازن۔(بیروت،دار الکتب

العلمیہ ۱۴۱۵ھ)ج ۴،ص ۴۸۳)

اور آیت کا معنی یہ ہے کہ میں نے آپ کو جہانوں کی خیر سے اتنا دیا جس کی کثرت غیر متناہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خیر کے ساتھ خاص کیا جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو خاص نہ کیا۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت غیر متناہی ہے

### دلیل 11 نمبر

علامہ شمش الدین محمد بن احمد الشافعی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (الحجرات ۴۹:۱)

میں رَسُوْلِهٖ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(رَسُوْلِهٖ)اَیْ الَّذِیْ عَظْمَتُہٗ ظَاهِرَۃٌ جِدًّا لَا نِهَايَةَ لَهٗ

(شمس الدین محمد بن احمد ۹۷۷ھ۔مولانا۔السراج المنیر فی الاعانة علی معرفة بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر (القاهره،مطبعة بولاق ۱۲۸۵ھ)ج ۴،ص ۵۹)

اور اس کے رسول کے جس کی عظمت بہت زیادہ ظاہر ہے اور اس کی کوئی انتہا نہیں۔

### دلیل نمبر 12:

اسی طرح علامہ محمد بن ابی العباس احمد بن حمزہ علیہ رحمۃ تشہد کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھنے کا فائدہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اَلْفَائِدَۃُ لَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم بِزِيَادَةِ تَرَقِّيْهِ الَّتِيْ لَا نِهَايَةَ لَهَا

(محمد بن احمد بن حمزه ۱۰۰۴ھ. الرملی.نهاية المحتاج الى شرح المنهاج(بيروت،دار الفكر ۱۴۰۴ھ، ۱۹۸۴ء)ج ۱، ص ۵۳۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فائدہ ہے کہ (اس میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب کی ترقی ہے جو پہلے سے ہی غیر متناہی ہیں۔

دلیل نمبر 13:

اور علامہ احمد سلامہ قلیوبی صلوۃ وسلام کا فائدہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَمَعْنَى صَلاتِنَا عَلَيْهِ ﷺ طَلَبُ الصَّلاةِ مِنَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمَّا لِزِيَادَةِ الْمَرَاتِبِ لَهُ ﷺ فَاِنَّهَا لَا نِهَايَةَ لَهَا وَاَمَّا لِحُصُوْلِ الثَّوَابِ لَنَا

(احمد سلامه قليوبى واحمد ابريسى عميره.حاشيتا قليوبى و عميره(بيروت ،دار الفكر ۱۴۱۵ھ، ۱۹۹۵ء)ج ۱.ص۸)

اور نبی کریم پر ہمارے درود پڑھنے کا معنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ سے رحمت طلب کرنا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب جو غیر متناہی ہیں انکی زیادتی کے لیے یا صلوۃ و سلام کے ساتھ ہمارے ثواب کے لیے۔ (یعنی دو فائدے ہیں یا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب جو کہ پہلے ہی غیر متناہی ہیں مزید زیادہ ہوں گے یا ہم کو ثواب ملے گا)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 14:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبياء ۲۱:۱۰۷)

سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا غیر متناہی ہونا ثابت ہے

اور محمد بن عبدالباقی الزرقانی فرماتے ہیں:

وَالرَّحْمَاتُ النَّازِلَاتُ بِذٰلِكَ الْمَحَلِّ يَعُمُّ فَيْضُهَا لِاُمَّتِهٖ وَهِيَ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

لِدَوَامِ تَرَقِّيَاتِهِ صلی اللہ علیہ وسلم

(محمد بن عبدالباقی بن یوسف ۔الزرقانی۔شرح زرقانی علی مؤطا امام مالک (القاہرہ۔مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ ۱۴۲۴ھ،۲۰۰۳ء)ج۴،ص۴۷۳)

اور جو رحمتیں اس محل (نبوت) کے ساتھ نازل ہوتی ہیں اس کا فیض غیر متناہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ ترقی کرنے کی وجہ سے

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت غیر متناہی ہے

### دلیل نمبر 15:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

(الفرقان ۲۵:۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے خاص پر فرقان (قرآن) اُتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے نبی ہیں ہم تو اس ایک جہان کی اشیاء کو شمار نہیں کر سکتے چہ جائے کہ تمام جہانوں کی تعداد کا علم ہو پھر اُن کی اشیاء کی تعداد کا علم ہو تو جب تمام جہانوں کی اشیاء غیر متناہی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کی طرف نبی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت غیر متناہی ثابت ہوئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو کسی کی طرف بھیجا جاتا ہے اُس کو اُس کا علم بھی دیا جاتا ہے اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف غیر متناہی ثابت ہوا۔

## ہم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات غیر متناہی ہیں

### دلیل نمبر 16:

ہم کو ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل ملی جیسا کہ حدیث لولاک اور حدیث نور اس بات پر روشن دلیل ہیں۔اور ہم پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں جیسا کہ ماقبل میں ہم نے ذکر کیا جب وہ غیر متناہی نعمتیں ہم کو حضور کے توسل سے ملیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر احسانات غیر متناہی ثابت ہوئے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق اتنا اعلیٰ ہے جس کی انتہا نہیں

دلیل نمبر 17:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم ۶۸:۴)

اور بے شک تمہاری خوبو (خلق) بڑی شان کی ہے۔

حضرت امام المتکلمین مولانا الشاہ نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق فرماتے ہیں" واضح ہو کہ یہ بیان نہایت (حد انتہا) نہیں رکھتا '

وَاِنِّیْ لَا اَسْتَطِيْعُ كُنْهَهٖ صِفَاتِهٖ
وَلَوْاَنَّ اَعْصَابِیْ جَمِيْعًا تَكَلَّمُ

اگر چہ میرے تمام اعصاب کلام کریں تو میں پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے محل کی شان بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

کسی نے ام المؤمنین محبوبہ سید مرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے التماس کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے مجھے خبر دیجئے فرمایا تو دنیا کی سب چیزیں گن دے،عرض کی دینا کی سب چیزیں کون شمار کر سکتا ہے فرمایا حق تعالیٰ متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم فرماتا ہے جب کے متاع دنیا شمار میں نہیں آسکتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا؟

(نقی علی خان بریلوی ،مولانا ،سرور القلوب بذکر المحبوب(لاہور،شبیر برادرز ۱۹۸۵ء ۱۴۰۵ھ)ص ۱۲۶)

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن وادا کی قسم

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 18:

وقد قال حسان بن ثابت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ
فی نعتہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَهُ هِمَمٌ لَا مُنْتَهٰى لِكِبَارِهَا
وَهِمَّتُهُ الصُّغْرٰى اَجَلُّ مِنَ الدَّهْرِ

اور حضرت حسان بن ثابت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طاقتیں ہیں کہ بڑی طاقت غیر متناہی ہے اور چھوٹی طاقت زمانے سے بڑی ہے۔

یہ شعر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو ہمارے دعویٰ پر روز روشن کی طرح دلالت کر رہا ہے اسی لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس کی تخریج کر دیں،، (ابوالاحمد غفرلہ)

☆(اسمٰعیل بن حقی بن مصطفیٰ ۱۱۲۸ھ۔تفسیر روح البیان (بیروت،دارالفکر) ج۹، ص۲۲۹،ج۱۰ص۱۰۸)

☆۔عبد اللہ بن سعید بن محمد المکی ۱۴۱۰ھ،مولانا۔منتھی السول علی وسائل الوصول الی الشمائل الرسول۔(جدہ،دار المنھاج ۱۴۲۶ھ،۲۰۰۵) ج۱،ص۲۲۸)

☆۔شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ۸۴۸ھ۔تاریخ السلام ووفیات المشاہیر

والاعلام۔(بیروت، دارالکتاب العربی ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۳ء)ج ۶،ص ۱۹۵+ ۳۳۳)

☆۔یوسف بن تغری ۸۷۴ھ۔النجوم الزہراۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ(مصر دار الکتب ) ج ۲،ص ۲۴۴)

☆۔علی بن حسین ۔ابن عساکر ۵۷۱ھ۔تاریخ دمشق۔(دار الفکر لطباعۃ النشر ۱۹۹۵ء)ج ۴۹،ص ۱۳۲)

☆۔یوسف بن احمد بن محمود ۶۷۳ھ۔نور القبس۔ص ۱۲۶)

☆۔محمد بن یزید المبرد ۲۸۵ھ۔کتاب الکامل فی للغۃ وادب(دار الفکر العربی ۱۴۱۷ھ، ۱۹۹۷ء)ج ۳،ص ۹۵)

☆۔حسن بن عبد اللہ بن سعید۔العسکری ۳۸۲ھ۔المصو فی الادب(مطبعۃ حکومۃ الکویت ۱۹۸۴ء)

☆۔حسن بن عبد اللہ بن سہل ۳۹۵ھ۔الصاعتین۔ (بیروت، المکتبۃ العصریۃ) ص ۷۵)

☆۔حسن بن عبداللہ بن سہل ۳۹۵ھ۔دیوان المعانی۔بیروت، دارالجیل )ج ۱،ص ۱۰۸)

☆۔عبد الملک بن محمد بن اسماعیل ۴۲۹ھ۔احسن ما سمعت۔(بیورت، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰ء)ص ۸۸)

☆۔حسن بن محمد المعروف راغب اصفہانی ۵۰۲ھ۔محاضرات الادباء ومحاضرات الشعراء والبلغاء (بیروت مکتبۃ شرکۃ دارالارقم بن ابی الارقم ۱۴۲۰ھ )ج ۱،ص ۵۲۲)

☆۔جار اللہ زمخشری ۵۸۳ھ۔ربیع الابرار ونصوص الاخبار(بیروت، مؤسسۃ العلمی ۱۹۹۱ء)ج ۱،ص ۳۷۰)

☆۔احمد بن عبدالسلام جراوی ۶۰۹ھ۔الحماسۃ المغربیۃ (بیروت دارالفکر المعاصر ۱۹۹۱ء) ج ۱،ص ۲۸۷)

☆۔یوسف بن ابی بکر بن محمد ۶۲۶ھ۔مفتاح العلوم۔(بیروت دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء)ص۲۱۹)

☆۔محمد بن عبدالرحمٰن بن عمر ۷۳۹ھ۔الایضاح فی علوم البلاغۃ (بیروت، دار الجیل) ج ۲ ص۱۳۶،۱۹۲،۱۹۸)

☆۔عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن ۹۶۳ھ۔معاھد التنصیص علی شواھد التلخیص (بیروت عالم الکتب) ص۲۰۹ ۲۰۸)

☆۔عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ۔امام۔اتمام الدرایۃ لقراء النقایۃ۔(بیروت دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء)ص۱۱۸)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات غیر متناہی ہیں

### دلیل نمبر 19:

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَهِيَ فِيْ كَثْرَتِهَا لَا يُحِيْطُ بِهَا ضَبْطٌ

(شفا شریف، ج۱، ص۲۱۲، نسیم الریاض شرح شفا للقاری، ج۲، ص۲۶۰، حوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۰۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اتنی کثرت میں ہیں کی ضبط ان کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

### دلیل نمبر 20:

امام حافظ ابوالفتح محمد بن سید الناس (متوفی ۷۳۴ھ) فرماتے ہیں۔

وَ مُعْجِزَاتُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّحْصِرَهَا اَوْ يَجْمَعَهَا دِيْوَانٌ

(جواہر البحار، ج۱، ص۲۲۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی،ص ۱۲۰،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اس سے زیادہ ہیں کہ ان کا حصر ہو سکے یا ان کو کوئی دفتر جمع کر سکے۔

## دلیل نمبر 21:

امام قسطلانی اصالۃ محقق زرقانی شرحا اور شیخ نبہانی نقلا فرماتے ہیں:

فَلَا يَكَادُ يَأخُذُ الْعَدَّ مُعْجِزَاتُهٗ وَلَا يَحْوِي الْحَصْرُ بَرَاهِيْنَهٗ

(مواہب لدنیہ مقصد رابع ،زرقانی،ج۵،۲۶۷،جواہر البحار،ج ۲،ص ۱۴،بحوالہ مقامِ رسول ﷺ ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص ۱۲۶،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء)

نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے براہین و دلائل کا حصر ہو سکتا ہے۔

## دلیل نمبر 22:

امام ابن حجر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کی تیسری وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وَبِالْمُعْجِزَاتِ الَّتِي لَا تُحْصَرُ وَلَا تُفْنٰى

(فتاوی حدیثیہ ،ص ۱۳۰،جواہر البحار،ج ۲،ص ۱۰۱،بحوالہ مقامِ رسول ﷺ ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص ۱۵۱،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان معجزات کی وجہ سے بھی افضل ہیں جن کا نہ شمار ہو سکتا ہے اور نہ وہ فنا ہو سکتے ہیں۔

## دلیل نمبر 23:

علامہ سلیمان جمل (متوفی ۱۲۰۴ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وَ مُعْجِزَاتُهُ كَثِيْرَةٌ وَ بَرَاهِيْنُهُ قَوِيَّةٌ غَزِيْرَةٌ لَاتُعَدُّ وَلَا تُحْصى

(جواہر البحار،ج۲،ص۳۸۷،بحوالہ مقامِ رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۰۰،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کثیر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل قوی اور بے شمار اور بے حد ہیں۔

## دلیل نمبر 24:

حضرت علامہ معین الدین کاشفی الہروی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

" بداں کہ معجزاتِ آنحضرت از حد وعد بیرون است واز شمار واحصار افزوں "

(معین الدین کاشفی،مولانا،تتمہ،معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ(لاہور،نوریۃ رضویۃ پبلشنگ کمپنی ۱۹۹۵ء،۱۴۱۶ھ)ص۲۶)

تو جان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات حد اور گنتی سے باہر ہیں اور شمار واحصار سے بلند

## دلیل نمبر 25:

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وَ مُعْجِزَاتُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى وَ تُعَدَّ

(تفسیر کبیر،ج۸،ص۷۰۹،جواہر البحار،ج۱،ص۱۷۸بحوالہ مقامِ رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۳۸،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات احصاء وشمار سے زائد ہیں۔

## دلیل نمبر 26:

امام نووی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

وَ اَمَّا مُعْجِزَاتُ غَیْرِہٖ فَلَا یُمْکِنُ حَصْرُھَا اَبَدًا

(جواہر البحار، ج۱، ص۱۹۸ بحوالہ مقامِ رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۳۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

قرآن شریف کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ معجزات کا بھی حصر نہیں ہوسکتا۔

## دلیل نمبر 27:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ علمائے اعلام نے فرمایا کہ کسی نبی کو کوئی معجزہ اور کوئی فضیلت نہیں دی گئی مگر یہ کہ ہمارے نبی کو اس معجزے یا اس کی فضیلت کی نظیر عطا فرمائی گئی بلکہ اس سے اعظم عطا فرمایا گیا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ امام۔الخصائص الکبریٰ، ترجمہ، غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء) ج۲، ص۳۸۸)

## دلیل نمبر 28:

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ غَیْرُہٗ فَلَا یُمْکِنُ حَصْرُھَا اَبَدًا لِاَنَّھَا کَثِیْرَۃٌ جِدًّا وَ مُتَجَدِّدَۃٌ مُتَزَایِدَۃٌ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ امام۔جواہر البحار فی فضائل النبی المختار۔(بیروت، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ) ج۱، ص۲۸۰)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ معجزات جو ان کے علاوہ ہیں ہمیشہ اُن کا گننا ممکن نہیں کیونکہ وہ بہت زیادہ ہیں اور نئے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔

## دلیل نمبر 29:

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں:

وَلِاَنَّہٗ مَبْعُوْثٌ اِلَی الثَّقَلَیْنِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ وَمُعْجِزَتُہُ الظَّاہِرَۃُ الْبَاہِرَۃُ بَاقِیَۃٌ عَلٰی وَجْہِ الزَّمَانِ وَ شَرِیْعَتُہٗ نَاسِخَۃٌ لِجَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَشَہَادَتُہٗ قَائِمَۃٌ فِی الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَافَّۃِ الْبَشَرِ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِنْ خَصَائِصِ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی

(مسعود بن عمر تفتازانی الشافعی ۷۹۳ھ سعد الدین. شرح المقاصد (پاکستان، دار المعارف النعمانیۃ ۱۴۰۱ھ، ۱۹۸۱ء) ج۲، ص۱۹۳)

اس لیے کہ وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجے گئے دونوں جہانوں کی طرف خاتم الانبیاء و رسل بنا کر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ (قرآن) ظاہر باہر ہے اور قیامت تک باقی رہنے والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام ادیان کو منسوخ کرنے والی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت روز محشر تمام لوگوں پر قائم ہونے والی ہے اور اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی خصائص ہیں جو نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

### دلیل نمبر 30:

اسی طرح امام مجدد الف ثانی احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باقی دیگر معجزات مثلاً شق القمر، جمادات کا کلام کرنا، اور حرکت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنا، حیوانات کا کلام کرنا، تھوڑی خوراک سے بہت سے لوگوں کو آسودہ کرنا، اور انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑنا، اور غیب کی خبریں دینا اس قسم کے افعال بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں تو اگرچہ ان معجزات میں سے ہر ایک متواتر نہیں ہے لیکن ان کے درمیان قدر مشترک یعنی معجزہ کا ثبوت بلاشبہ متواتر ہے۔

### دلیل نمبر 31:

اسی طرح مفتی مکہ مکرمہ امام احمد بن زینی دحلان المکی الشافعی (متوفی ۱۳۰۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِعْلَمْ اَنَّ مُعْجِزَاتِہٖ کَثِیْرَۃٌ لَا یُمْکِنُ حَصْرُھَا

(احمد بن ذینی دخلان الشافعی المکی ۱۳۰۴ھ۔سیرۃ النبویۃ (بیروت،دار الفکر ۱۴۲۱ھ)ج۳،ص۹۱)

تو جان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔

## دلیل نمبر 32:

عالم العلامہ والبحر الفہامہ الشیخ مناوی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

**فانّ معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرۃ لا تحصی ولا یحیط بھا الا الملک العلام**

(ڈاکٹر عاصم ابراھیم الکتانی ،مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی القدسی،مولد المناوی،مکتبہ نوریہ رضویہ،لاہور،الطبعۃ الاولیٰ،ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء،ص۲۶۹)

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بہت ہی زیادہ ہیں ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حصر میں لاسکتا ہے اور نہ گن سکتا ہے۔

## دلیل نمبر 33:

اور امام الشیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

**فما بالک ومعجزاتہ و فضائلہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحصی عدداً ولا تنقطع فی حیاتہ و بعد وفاتہ مدداً**

پس اس میں تیرا کیا نقصان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور فضائل بے شمار ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زندگی اور پردہ پوشی کے بعد بھی ختم نہ ہوں۔؟

نیز فرماتے ہیں:

**ولہ صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات الباقیۃ ما لا یحصی ولا یعد**

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی معجزات نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

(ڈاکٹر عاصم ابراھیم الکتانی ،مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی

القدسی، البیان والتعریف فی ذکری المولد النبوی الشریف، مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور، الطبعۃ الاولیٰ، ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء، ص۲۵۹، ۲۶۰)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کوئی گھیر نہیں سکتا

### دلیل نمبر 34:

امام ابن حجر فرماتے ہیں:

وَلَا شَكَّ اَنَّ عُلُوْمَهٗ وَ مَعَارِفَهٗ مُتَزَايِدَةٌ مُتَفَاوِتَةٌ اِلٰى مَالَا نِهَايَةَ لَهٗ

(جواہر البحار، ج۲، ص۷۴بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف زیادہ سے زیادہ ہو رہے ہیں اور فضل وکمال میں ایسی جہت کی طرف گام زن ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

وَلَا يُحِيْطُ بِعِلْمِهٖ اِلَّا مَانِحُهٗ ذٰلِكَ وَمُفَضِّلُهٗ بِهٖ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ، امام، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ) ج۱، ص۲۹)

اور نہیں گھیر سکتا کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو مگر وہ جو اس علم کو عطاء کرنے والا ہے اور اس کے ساتھ عزت دینے والا (اللہ) ہے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔

### دلیل نمبر 35:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

بیشک دنیا اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ہے اور لوح قلم کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ایک جزء ہے۔

دلیل نمبر 36:

اسی شعر کی شرح کرتے ہوئے علامہ شیخ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ (جہنوں) نے تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا ہے فرماتے ہیں۔

اَلْعِلْمُ فِیْ هٰذَا الْبَیْتِ اَمَّا بِمَعْنَاہُ اَوْ بِمَعْنَی الْمَعْلُوْمِ اَیْ مَعْلُوْمَاتُکَ الْمَعْلُوْمَاتُ الْحَاصِلَةُ مِنْهُمَا وَلَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا فِیْ لَوْحٍ وَزَادَ اَیْضًا لِاَنَّ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ مُتَنَاهِیَانِ فَمَا ضَبَطَهُمَا مُتَنَاهٍ وَیَجُوْزُ اِحَاطَةُ الْمُتَنَاهِیْ بِالْمُتَنَاهِیْ هٰذَا عَلٰی قَدْرِ فَهْمِكَ اَمَّا مَنْ اِکْتَحَلَتْ عَیْنُ بَصِیْرَتِهٖ بِالنُّوْرِ الْاِلٰهِیْ فَیُشَاهِدُ بِالذَّوْقِ اَنَّ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ جُزْءٌ مِنْ عُلُوْمِهٖ کَمَا هِیَ جُزْءٌ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ لِاَنَّهٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام الْاِنْسِلَاخُ مِنَ الْبَشَرِیَّةِ کَمَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یَبْطِشُ وَلَا یَنْطِقُ اِلَّا بِهٖ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ وَعَمَّتْ نِعْمَتُهٗ کَذٰلِكَ لَا یَعْلَمُ اِلَّا بِعِلْمِهِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْهُ اِلَّا بِمَا شَاءَ اَشَارَ بِقَوْلِهٖ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

(نور بخش توکلی۔مولانا۔سیرت رسول عربی (لاہور ،اکبر بک سیلرز ۲۰۰۲ء)ص ۳۸۳)

اس بیت میں علم یا تو اپنے معنی میں ہے یا معلوم کے معنی میں یعنی آنحضرت کے معلومات وہ معلومات ہیں جو دونوں سے حاصل ہوئے ہیں اور شاید اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تمام پر مطلع کر دیا ہے جو لوح میں ہے اور اس سے زیادہ کا بھی علم دیا ہے کیونکہ لوح وقلم متناہی ہیں اور جو کچھ ان دونوں میں ہے وہ متناہی ہے اور متناہی کا

احاطہ متناہی سے جائز ہے

اس قدر بات تیری سمجھ کے مطابق ہے لیکن وہ شخص جس کی بصیرت کی آنکھ میں نورالٰہی کا سرمہ پڑا ہو وہ ذوق کے ساتھ مشاہدہ کرتا ہے۔ بیشک علوم لوح وقلم حضرت کے علم کا جزء ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم کا جزء ہیں کیونکہ حضور ﷺ بشریت سے انسلاخ کے وقت جیسا کہ نہیں سنتے نہیں دیکھتے نہیں پکڑتے اور نہیں بولتے مگر ساتھ اللہ کے اسی طرح حضور ﷺ نہیں جانتے مگر ساتھ اس علم خدا کے جس میں سے کسی چیز کو نہیں گھیرتے ملائک اور انبیاء وغیرہ مگر وہ جو چاہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد وعلمک مالم تکن تعلم میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

بیان بالا سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے مساوی ہے کیونکہ دونوں میں بلحاظ کمیت وکیفیت بڑا فرق ہے اللہ تعالیٰ کا علم بغیر ذرائع ووسائل کے ذاتی قدیم اور حضور ﷺ کا علم عطائی حادث ہے۔

(نور بخش توکلی۔مولانا۔سیرت رسول عربی (لاہور ،اکبر بک سیلرز ۲۰۰۲ء)ص ۳۸۳)

# حضور ﷺ کے فضائل ومحاسن غیر متناہی ہیں

## دلیل نمبر 37-38:

امام یوسف نبہانی فرماتے ہیں:

فما ظنك بعظيم قدر قد اجتمعت فيه كل هذه الخصال الى ما لا ياخذه عد ولا يعبر عنه مقال ولا ينال بكسب ولا حيلة الا بتخصيص الكبير المتعال ــــــــ الى مالا يحويه محتفل ولا يحيط بعلمه الا مانحه ذلك ومفضله به لا اله غيره الى ما اعدالله تعالىٰ له في الدار

الآخرة من منازل الكرامة و دراجات القدس و مراتب السعادة ولحسنى والزيادة التى تلف دونها العقول و يحار دون ادانيها الوهم

یہی بات ابوالفضل قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ نے فرمائی دیکھیے شفاء شریف

(یوسف بن اسماعلی نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ)ج۱،ص۲۸)(قاضی عیاض مالکی.مولانا.الشفاشریف.ترجمہ ،غلام معین الدین نعیمی(لاہور،شبیر برادرز ۲۰۰۱ء)ص۵۹)

ترجمہ: پھراس ذات اقدس (حضورﷺ) کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہو سکتا ہے جس میں یہ تمام کے تمام محاسن وفضائل علی وجہ الکمال اس طرح مجتمع ہوں جس کی کوئی انتہا نہ ہواور نہ احاطہ بیان میں لائی جاسکتی ہوں اور نہ کسب وحیلہ کی گنجائش ہو ------- (پھر چند وصاف ذکر فرما کر آگے فرماتے ہیں) یہاں تک کہ کوئی عقل ان (اوصاف مصطفیٰﷺ) کو گھیر نہیں سکتی اور آپ ﷺ کو ایسا علم عطاء فرمایا گیا کہ سوائے اس علم کے دینے والے اور اس فضیلت کے عطاء کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کے کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اس کے سوا کوئی عبادت کو لائق نہیں وہی ہے جس نے آپ ﷺ کے لیے آخرت میں بڑے بڑے مرتبے تیار فرمائے اور مقدس درجوں اور سعادت حسنیٰ کے مراتب میں وہ زیادتی مرحمت فرمائی کہ عقلیں ان کے نیچے ہی ٹھر جاتی ہیں اوران کے ادراک سے وہم وخیال تک متحیر ہوجاتے ہیں۔

دلیل نمبر 39:

نیز فرماتے ہیں:

وَتَخْصِيصُهُ إِيَّاهُ بِفَضَائِلِ وَمَحَاسِنِ وَمَنَاقِبِ لَا تَنْضَبِطُ بِزِمَامِ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ)ج۱،ص۱۵)

اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا (اللہ تعالیٰ نے) ایسے فضائل ومحاسن اور مناقب کے ساتھ کہ وہ احاطہ سے باہر ہیں

دلیل نمبر 40:

نیز فرماتے ہیں:

اِنَّمَا وَصَفُوْاہُ علیہ السلام بِحَسْبِ مَا وَصَلَتْ اِلَیْہِ عُلُوْمُھُمْ وَ اِلَّا فَحَقِیْقَۃُ فَضْلِہٖ لَا یُدْرِکُہٗ اِنْسَانٌ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ)ج۱،ص۱۱)

اور لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کی اس لحاظ سے جو ان کے پاس علم پہنچا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کی حقیقت کو انسان نہیں پا سکتا۔

دلیل نمبر 41:

نیز فرماتے ہیں:

فَلَنْ تَبْلُغَ مَا یَجِبُ لَہٗ علیہ السلام مِنَ الْاَوْصَافِ الْحِسَانِ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ)ج۱،ص۱۱)

پس تو اس حد کو نہیں پہنچ سکتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اوصاف حسنہ سے لازم ہے ۔(یعنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کما حقہ بیان نہیں کر سکتا)

دلیل نمبر 42:

نیز شیخ عبد العزیز الدیریی الشافعی المتوفی ۶۹۳ھ کے افادات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے اوصاف نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

**فَضَائِلُ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى وَ مُعْجِزَاتُهٗ وَ مَنَاقِبُهٗ وَ مَحَاسِنُهٗ لَا تُسْتَقْصٰى**

(یوسف بن اسماعلی نبہانی ۱۳۵۰ھ۔امام۔جواہر البحار فی فضائل النبی المختار۔(بیروت ،دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ)ج ا،ص ۲۹۲)

رسول اللہ ﷺ کے فضائل اس سے زیادہ ہیں کہ ان کو گنا جائے اور آپ ﷺ کے معجزات، مناقب اور محاسن غیر محدود ہیں۔

## دلیل نمبر 43:

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

**اعلم ان تفصيل فضائله و تحصيل شمائله ﷺ و شرف و كرم مما لا يحد و يحصى بل ولا يمكن ان يعد و يستقصى**

(ملا علی قاری ۱۰۱۴ھ۔محدث۔المرقاۃ شرح مشکوۃ(ملتان ،مکتبہ امدادیہ ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۰ء)ج ۱۱،ص ۴۴)

تو جان کہ حضور ﷺ کے فضائل کی تفصیل اور انکے شمائل کی تحصیل اور نبی کریم کا شرف و کرم ان چیزوں میں سے ہے جن کی کوئی حد نہیں اور نہ ان کا شمار ہے اور نہ ہی ان کو گننا اور شمار کرنا ممکن ہے۔

## دلیل نمبر 44: عارف باللہ السید محمد عثمان المیر غنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

**و اما اوصافه ﷺ فليس يحصرها ضبط الاقلام البشرية**

(ڈاکٹر ء صم ابراھیم الکتانی ،مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی القدسی،الاسرار الربانیة فی مولد النبی ﷺ،مکتبہ نوریہ رضویہ،لاہور،الطبعة الاولی ،ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء،ص ۳۳۱)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف (تو ان کی شان یہ ہے کہ) انسانی اقلام کا ضبط ان کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

دلیل نمبر 45: امام عارف باللہ السید علی بن محمد بن حسین الحبشی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ولقد اتصف صلی اللہ علیہ وسلم من محاسن الاخلاق بما تضیق عن کتابته بطون الاوراق

(ڈاکٹر عاصم ابراھیم الکتانی ،مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی القدسی،سمط الدرر فی اخبار مولد خیر البشر،مکتبه نوریه رضویه،لاہور،الطبعة الاولی،ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء،ص۴۷۸)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے اخلاق ومحاسن کے ساتھ متصف کیا گیا ہے کہ اوراق کی وسعت ان کی کتابت سے تنگ پڑ جاتی ہے۔

دلیل نمبر 46:

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

وھذا القرب الثانی (ای قرب المحبة بخواص عبادہ) له درجات و مراتب غیر متناھیة کما یدل علیه حدیث القدسی لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصرہ الذی یبصر به رواہ البخاری عن ابی ھریرة ، ادنی درجات ھذا القرب یحصل بمجرد الایمان قال اللہ تعالیٰ اللہ ولیّ الذین اٰمنوا واعلی درجاته نصیب الانبیاء ونصیب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وله صلی اللہ علیہ وسلم ترقیات لا تتناھی الی ابد الابدین

(محمد ثناء اللہ پانی پتی ۱۲۲۵ھ المظھری،تفسیر مظھری(کوئٹه مکتبه

رشیدیہ)ج۵،ص۳۸)

اور یہ دوسرا قرب (یعنی قرب محبت جو اسکے خاص بندوں کے ساتھ ہے) اس کے درجات اور مراتب غیر متناہی ہیں جیسا کہ اس پر حدیث قدسی دلالت کرتی ہے کہ ،،میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے وہ کان بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ سنتا ہے

اور اسکی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے (یعنی وہ دیکھتا یا سنتا ہے تو اسکے کان اور آنکھ میں اللہ تعالیٰ کی طاقت ہوتی ہے) اس کو امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا اس قرب کے درجات میں سے ادنی درجہ صرف ایمان لانے سے حاصل ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ،،اللہ مددگار ہے انکا جو ایمان لائے ،،اور ان درجات میں سے اعلیٰ درجہ انبیاء علیہ السلام کو ملتا ہے اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو درجہ ملا اسکی بلندیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غیر متناہی (لامحدود) ہیں۔

## دلیل نمبر 47:

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

**اذ مجموعھا مالا یاخذ حصر ولا یحیط بہ حفظ جامع**

(شفا شریف ،ج ا ،ص ۷۹،نسیم الریاض،ج ۲،ص۷،بحوالہ مقام رسول ﷺ ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص ۱۰۱ ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعہ فضائل اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا حصر نہیں ہوسکتا اور حفظ جامع ان فضائل کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

## دلیل نمبر 48:

امام قسطلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَ فِیْهِ ﷺ مِنْ صَفَاتِ الْكَمَالِ لَا يُحِيْطُ بِهٖ حَدٌّ وَ لَا يَحْصُرُ عَدٌّ

مواہب لدنیہ و زرقانی، ج۴، ص۲۴۵ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ میں اتنی صفات کمال مجتمع ہیں کہ نہ حد انکا احاطہ کر سکتی ہے۔ اور نہ شمار ان کو گھیر سکتا ہے (بے حد و بے شمار ہیں غیر متناہی ہیں)

## دلیل نمبر 49:

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حضور ﷺ کے نام ،،واصل،، کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(اَلْوَاصِلُ) اَلْبَالِغُ فِی النِّهَايَةِ وَالشَّرْفِ مَالَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰه

(زرقانی، ج۳، ص۱۵۰ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

واصل آپ ﷺ کا نام اس لیے ہے کہ شرف فضیلت میں آپ ﷺ اس درجہ کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔

## دلیل نمبر 50:

علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فانه لا تسعه العقول ولا يحيط به نطاق البيان

(نسیم الریاض، ج۱، ص۵۹ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ کا مرتبہ عقلوں کی وسعت میں نہیں آ سکتا اور نطاق بیان (زبانیں)

اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں۔

دلیل نمبر 51:

نیز فرماتے ہیں:

(لا یاخذہ عد)ای لا یعد لکثرتہ ولعدم اطلاعنا علی کثیر منھو معنٰی لا یاخذ لایحیط بہ او یغلبہ

(نسیم الریاض خفاجی،ج۱،ص۳۱۲بحوالہ مقامِ رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۲۹،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

یعنی خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ کثرت فضائل وخصائل اور بوجہ ان پر اطلاع نہ ہونے کے ان کا شمار نہیں ہوسکتا اور ان کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔

دلیل نمبر 52:

مولانا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فَاِنَّ فَضَائِلَهُ غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ

(مرقاۃ،ج۵،ص۳۶۱بحوالہ مقامِ رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۳۲،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بے حد ہیں۔

دلیل نمبر 53:

عارف باللہ امام ربانی عبدالواہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وَ بِالْجُمْلَةِ فَاَوْصَافُهُ (ﷺ) الْحَسَنَةُ لَا تُحْصٰى وَلَا تُحْصَرُ

(کشف الغمہ،ج۲،ص۵۲،۵۱بحوالہ مقامِ رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۳۵،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حسنہ شمار اور حصر سے خارج ہیں۔

دلیل نمبر 54:

امام ابوالحسن ماوردی (متوفی ۴۵۰ھ) علیہ الرحمۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق فرماتے ہیں۔

لم تندر فتعد ولم تحصر فتحد

(جواہر البحار، ۱، ص۹۶ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

(کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق) قلیل نہیں جو گنے جائیں اور نہ ان کا حصر ہوا جو حد لگائے جائیں۔ (یعنی بے شمار اور بے حد ہیں)

دلیل نمبر 55:

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوالی دُرر و جواہر کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَلَا یَاْتِی عَلَیْهِ اِحْصَاءٌ وَلَا یَبْلُغُهُ اِسْتِقْصَاءٌ

(جواہر البحار، ج۱، ص۱۰۰ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

نہ ان پر شمار آتا ہے اور نہ ان تک انتہا پہنچتی ہے (یعنی ان کی کوئی انتہا نہیں)

دلیل نمبر 56:

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وَ فَضَائِلُهٗ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُعَدَّ وَ تُحْصٰی علیہ السلام

(تفسیر کبیر، ج۷، ص۲۰۷، جواہر البحار، ج۱، ص۱۷۶، مطبوعہ مصر ۱۲۸۹ھ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ کے فضائل احصاء وشمار سے زیادہ ہیں۔

دلیل نمبر 57:

امام عبدالکریم جیلی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وَ كَيْفَ يَحْصُرُهَا الْعُلَمَاءُ وَ تَحْوِيهَا الْكُتُبُ وَهِيَ مِنْ فَوْقِ الْحَصْرِ وَ وَرَاءُ الْغَايَةِ وَ النِّهَايَةِ

(جواہر البحار، ج۱، ص۲۵۸، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۴۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

علماء کرام حضور ﷺ کے فضائل کا کیسے حصر کریں اور کتب ان کو کیسے جمع کریں حالانکہ وہ حصر سے زائد اور غایت سے وراء الوراء ہیں۔

دلیل نمبر 58:

امام ابن حجر علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَ فِيْهِ ﷺ مِنْ خِصَالِ الْكَمَالِ وَ صِفَاتِ الْجَلَالِ وَ الْجَمَالِ مَا لَا يَحْصُرُ حَدٌّ وَلَا يُحِيطُ بِهِ عَدٌّ

(جواہر البحار، ج۲، ص۸۶، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ میں اتنی کمال کی خصلتیں اور جمال کی صفتیں جمع ہیں جو بے حد اور بے شمار ہیں۔

دلیل نمبر 59:

نیز فرماتے ہیں:

و بالجملة فقد اوتی ﷺ مثلهم (ای مثل معجزات الانبیاء) و زاد بخصائص لا تحصی اعلاما انه ﷺ الممد لهم دائما

(جواہر البحار ج۲،ص۸۹بحوالہ مقام رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۴۹،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۰ء)

خلاصہ کلام یہ کہ حضور ﷺ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کی مثل معجزات بھی عطاء کیے گے اور اتنے خصائص ملے کہ جن کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔اس بات کو بتانے کے لیے کہ حضور ﷺ ہمیشہ سب انبیاء کو امداد دینے والے ہیں۔

دلیل نمبر 60 تا 65:

امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ بارگاہِ نبوی میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَاکَرَمٖ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

ہمارے حضور ﷺ تمام انبیاء پر فوقیت حاصل فرما چکے ہیں شکل وصورت ظاہری اور خلق وحسن باطنی میں اور کوئی نبی حضور ﷺ کے مراتب کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا مرتبہ علم وکرم میں۔

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْ حًا فِیْہِ وَحْتَکِمٖ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

وہ نعت چھوڑ جو عیسائیوں نے اپنے نبی کی شان میں کہی کہ ابن اللہ بنا ڈالا اور اس کے علاوہ جو کچھ نعت میں کہنا چاہے حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

وہ ہستی اپنے محاسن میں کسی کی شرکت سے مقدس و بالا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوہر حسن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے میں منقسم نہیں۔

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

پس نسبت کر اس ذات والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جتنا تو چاہے تعظیم و شرف سے اور نسبت کر اس کے مرتبہ کی طرف جتنا تو چاہے عظمتوں سے

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی کوئی حد نہیں (یعنی وہ غیر متناہی ہیں) جو الفاظ فصیح بولنا والا اپنے منہ سے بول سکے۔

فما تطاول أمال المديح الى
ما فيه من كرم الاخلاق والشيم

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

اے مدح کی آرزو کرنے والے کیا امید مدح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف پر اونچی اونچی گردن کر کے ان کے اخلاق حمیدہ اور عادات پسندیدہ کا اندازہ کر رہا ہے؟ ان کی حدو غایت معلوم کرنا محال ہے۔

قارئین کرام یہ اس قصیدہ بردہ کے چند اشعار ہیں جس کو سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش بھی ہوئے اور امام بوصیری کو اس قصیدہ بردہ کے لکھنے پر اپنی چادر مبارک بھی عطاء کی

اور فالج سے شفاء بھی عطاء فرمائی۔ وھذا نورعلی نور

دلیل نمبر 66:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

سیر واحادیث کی کتابیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ فضائل جلیلہ سے اتنی لبریز ہیں جن کا کوئی حدوحساب نہیں

(شیخ عبد الحق محدث دہلوی.محقق.مدارج النبوۃ ،ترجمہ،غلام معین الدین نعیمی(لاہور،ضیاء القرآن ۲۰۰۱ء)ج۲ ،ص۷۱۱)

دلیل نمبر 67:

نیز فرماتے ہیں:

اب رہا کمال حقی جو کہ حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا ہے اور ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص فرمایا وہ اس سے زیادہ ہے جن کو ادراک کیا جائے اور غور وفکر کے بعد ان کو دریافت کیا جائے اور ان کو پہچانا جائے ان کی کوئی حدوغایت نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق اور صفات ربوبیہ سے متحقق ہیں۔

(شیخ عبد الحق محدث دہلوی.محقق.مدارج النبوۃ ،ترجمہ،غلام معین الدین نعیمی(لاہور،ضیاء القرآن ۲۰۰۱ء)ج۲ ،ص۷۱۱)

دلیل نمبر 68: عالم العلامہ والبحر الفہامہ الشیخ مناوی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

ولا یخفاك ایّھا السامع ان اوصافه صلی اللہ علیہ وسلم لا تحصرھا العقول ولا الادراکات الفھمیّة فلو کانت الاشجار اقلاماً و البحار مداداً و اھل السماوات و الارضین کُتّاباً ما بلغوا من بعض صفاته

(ڈاکٹر عاصم ابراھیم الکتانی ،مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی القدسی،مولد المناوی،مکتبه نوریه رضویه،لاہور،الطبعة الاولی،ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء،ص ۲۶۱)

اور اے سننے والے تجھ پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ حضور ﷺ کے اوصاف کا نہ عقلیں اور نہ ہی ادراکات فھمیہ احاطہ کرسکتیں ہیں اگر تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی بن جائیں اور تمام آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق لکھنے لگے تو وہ حضور ﷺ کی بعض صفات بھی نہیں لکھ سکتی۔،،سبحان اللہ،،

دلیل نمبر 69:

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔

من ذا یطیق بان یحصی الثناء علی
محمد و علی الصدیق صاحبه

(صدیق حسن خان ۔بھوپالی۔تکریم المئومنین بتقویم مناقب خلفاء راشدین (لاہور، فاران اکیڈمی قزافی سٹریٹ 17) ص ۱۳۲)

کس کی طاقت ہے کہ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کو بیان کرے۔

دلیل نمبر 70:

حاجی امداداللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں:

لکھ سکے کون یہاں حمد خدا نعت رسول
جز خدا اور کی اس فن میں ہے تسطیر عبث

(حاجی امداالله مکی۔ مولانا۔کلیات امداد (کراچی داڑالاشاعت ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۶ ـــــء)ص ۲۰۸)

دلیل نمبر 71:

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

"اگر نظرِ صحیح سے کام لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ضبط و احصار سے متجاوز ہیں"

(اشرف علی تھانوی ۱۳۶۲ھ۔مولوی۔نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب (لاہور،مشتاق بک کارنر) ص ۱۷۸)

دلیل نمبر 72:

مولوی حسین احمد مدنی مولوی قاسم نانوتوی کی لکھی ہوئی نعت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نہ پہنچے گنتی میں ہرگز تیرے کمالوں کو
میرے بھی عیب شہ دوسرا شہ ابرار

(حسین احمد مدنی۔مولوی۔الشہاب الثاقب (لاہور ادارہ تحقیقات اہل سنت ۲۰۰۱ء) ص ۱۹۱)

(یعنی میں کتنا ہی گناہ گار سہی اور میرے گناہ اگرچہ بے شمار ہیں لیکن وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالوں کو نہیں پہنچ سکتے مطلب یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال غیر متناہی ہیں اور میرے گناہوں کی کوئی نہ کوئی حد ہے)

دلیل نمبر 73:

مولوی حسین احمد مدنی اپنے اور اپنے اکابر کے عقائد کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہمارے حضرات اکابر کے اقوال و عقائد کو ملاحظہ فرمایئے یہ جملہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ اور رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کیے ہوئے بیٹھے ہیں"

(حسین احمد مدنی۔مولوی۔الشہاب الثاقب (لاہور ادارہ تحقیقات اہل سنت

۲۰۰۱ء) ص ۱۹۰)

شاہِ ارض و سماء سرورِ انبیاء تیری شانِ رفعت کی کیا بات ہے
بن کے آیا تُو رحمتِ دو جہاں تیری رحمت کی وسعت کی کیا بات ہے

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی کیوں ہیں؟

اب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے غیر متناہی ہونے کی چند وجوہات بیان کرتے ہیں۔

### دلیل نمبر 74:

تناہی کا معنی ہے رُکنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی ہیں یعنی رکنے والے نہیں کیونکہ وہ ہر آنے والی گھڑی زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں اور اس بات پر قرآن شاہد ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ ۹۳:۴)

اور بیشک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے

### دلیل نمبر 75:

اسی مذکورہ آیت کے تحت صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں۔

''مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گذشتہ احوال سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے بلند کرے گا۔ اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے''

(نعیم الدین مراد آبادی۔مولانا۔ تفسیر خزائن العرفان تحت سورۃ الضحیٰ آیت ۴)

اب آپ ہی بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور مرتبے دن بدن زیادہ سے زیادہ ہورہے ہیں تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو ان مراتب کو شمار کرسکے؟ ہم کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب میں زیادتی فرماتا ہے اس زیادتی کی مقدار کتنی ہے

تو معلوم ہوا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر گھڑی بڑھنے والے مراتب کا شمار نہیں کرسکتے چہ جائیکہ پچھلے مراتب اور آنے والے مراتب کا شمار کرکے ان کو غیر متناہی سے متناہی کہیں۔

دلیل نمبر 76:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اگر متناہی مان لیے جائے تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں عیب پیدا کرنا ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک ہیں۔جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں۔

خُلِقتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيبٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے بری (پاک) پیدا کیے گے ہیں۔

(حضرت حسان بن ثابت۔ دیوان حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لاہور،مکتبہ رحمانیہ)

دلیل نمبر 77:

اسی طرح امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

"انبیاء کرام علیہ السلام صوری ومعنوی دونوں قسم کے عیوب سے منزہ (پاک) ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی نقائص سے مامون ہوتے ہیں۔بلکہ ان معایب کی

طرف متوجہ ہونے سے بھی محفوظ ہیں جن کی نسبت بعض انبیاء کی طرف تاریخ کی کتابوں میں کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر اس چیز سے بھی منزہ (پاک) کیا ہے جو آنکھ میں کھٹکے اور دلوں میں نفرت کا باعث ہو یہ آپ ﷺ کی ذات کو ہی شایاں ہے"۔

(عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ ۔امام خصائص الصغریٰ ترجمہ [illegible] الرسول مولانا (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۱۴۰۶ھ) ص۸۵)

حضور ﷺ کا ہر عیب سے پاک ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کے اوصاف بھی عیب تناہی سے بری و پاک ہیں۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

دلیل نمبر 78:

کسی چیز کا شمار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس تک رسائی ممکن ہو جب آپ ﷺ کے کمالات تک رسائی مخلوق کے بس کی بات نہیں تو آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات کو کون شمار کرے؟

امام بوصیری کیا خوب کہتے ہیں:

أَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

مخلوقات حضور ﷺ کی حقیقت سمجھنے سے عاجز ہوگئی اور حضور ﷺ کے نزدیک و بعید کوئی ایسا نہیں جو حضور ﷺ کے آگے عاجز اور لاجواب نہ ہوگیا۔

جس طرح آپ ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے

اوصاف کے غیر متناہی ہونے پر دلائل بھی بے شمار ہیں ہم نے صرف چند دلائل کا ذکر کیا ہے اور اس پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(شیخ سعدی شیرازی)

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

اب میں آپ کے سامنے اُن ائمہ کرام کی فہرست رکھتا ہوں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو غیر متناہی کہا۔

صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ، امام حافظ ابوالفتح محمد بن سید الناس (متوفی ۷۳۴ھ)، امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ، علامہ سلیمان جمل (متوفی ۱۲۰۴ھ) علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ معین الدین کاشفی الہروی علیہ رحمہ، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ، امام نووی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۷۶ھ)، امام جلال الدین سیوطی، امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سعد الدین تفتازانی، امام مجدد الف ثانی احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شیخ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ، شیخ عبد العزیز الدیرینی الشافعی المتوفی ۶۹۳ھ، ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ، علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ، علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ، عارف باللہ امام ربانی عبد الوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) علیہ الرحمۃ، امام ابوالحسن ماوردی (متوفی ۴۵۰ھ) علیہ الرحمۃ، امام عبد الکریم جیلی علیہ الرحمۃ، امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ، شیخ عبد

الحق محدث دہلوی، امام احمد رضا فاضلِ بریلوی وغیرھم علیہ رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو غیر متناہی لامحدود کہا ہم کو ان حضرات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا سبق حاصل کرنا چاہیے یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے عین توحید پر ایمان رکھتے ہوئے یہ بات کہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی ہیں اور یقیناً یہ ہستیاں ہم سے زیادہ علم و فضل والی ہیں اور ہم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو جاننے والی ہیں۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرما کر مجھے، میرے والدین، جمیع اساتذہ کرام، اور تمام عزیزوں دوستوں کی مغفرت فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت میں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

(ابو محمد محمد نعیم قادری رضوی)

مقالہ نمبر:2

# جواہر العلماء و الفضلاء

# فی

# اوصافِ سیدُ الانبیاء ﷺ

اوصافِ نبی المختار بے حدو بے شمار

(مرتب)

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

# رسول اکرم ﷺ کے چند اوصاف مبارکہ

## باب اوّل

## رسول اکرم ﷺ کے چند اوصاف از قرآن حکیم

اللہ کی عطاء سے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے اوصاف حمیدہ اتنے زیادہ ہیں کہ اُن کو شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

یاد رکھیے کہ اوصاف ''وصف'' کی جمع ہے اور اس کا معنٰی ہے خوبی، خود غیرہ۔

اور وصف ایک ایسا لفظ ہے جس کے تحت تمام خوبیاں داخل ہو جاتی ہیں چاہے وہ حضور ﷺ کا معجزہ ہو یا خاصہ یا آپ کی جسمانی خوبی ہو الغرض جو بھی چیز حضور ﷺ کی شان بیان کرتی ہے وہ آپ کا وصف ہے اس لیے ہم نے اوپر ''رسول اکرم ﷺ کے چند اوصاف'' لکھا اب اس میں ہم حضور ﷺ کے چند معجزات و خواص شمائل و فضائل وغیرہ ذکر کرے گے ہم نے اس میں تین ابواب بنائے ہیں جن کا اجمالی ذکر ما قبل صفحہ پر گزر چکا ہے اور اب ہم حضور ﷺ کے اوصاف کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

ویسے تو قرآن کی ہر آیت اور ہر لفظ حضور ﷺ کی مدح سرائی کرتا ہے۔ لیکن ہم اختصاراً حضور ﷺ کے چند اوصاف کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔

☆ ـــــ حضور کا ذکر اللہ تعالی نے بلند فرمایا۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (النشرح ۹۴:۴)

اور ہم نے تیرے لیے تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے نہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا اور نہ ناراض ہوئے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (الضحیٰ ۹۳:۳)

آپ کو آپ کے رب نے نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔

☆۔۔۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه (النساء ۴:۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

☆۔۔۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰه (الفتح ۴۸:۱۰)

بے شک وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں آپ کی اس کے سوا نہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم فرمائی۔

وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ (التین ۹۵:۳)

اور اس امن والے شہر کی قسم۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نامناسب الفاظ سے پکارنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا (البقرۃ ۲:۱۰۴)

اے ایمان والو راعنا نہ کہو۔

☆---اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا کیا۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر۱:۱۰۸)

بے شک ہم نے آپ کو کوثر دیا۔

انا اعطینٰک الکوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں
اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کائنات ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء۱۰۷:۲۱)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔

شاہِ ارض وسماء سرورِ انبیا تیری شانِ جلالت کی کیا بات ہے
بن کے آیا ہے تو رحمتِ دو جہاں تیری وسعتِ رحمت کی کیا بات ہے

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دینے والے ہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (البقرۃ۱۱۹:۲)

بے شک ہم نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرسنانے والا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم معلم کائنات ہیں اور پاک بھی کرتے ہیں۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ (البقرۃ۱۰:۲)

اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور اُن کو پاک کرے۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب پر گواہ ہیں۔

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرۃ۱۴۳:۲)

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی خواہشات کو پورا فرماتا ہے۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرة ۲:۱۴۴)

پس پھیر یے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ کی اطاعت محبت خدا کا ذریعہ اور گناہوں کی بخشش ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آلِ عمران ۳:۳۱)

اے محبوب فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے حضور ﷺ کی مدد کا وعدہ لیا۔

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا (آلِ عمران ۳:۸۱)

پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کر لیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا سب نے عرض کی کہ ہم نے قرار کیا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت کبریٰ ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے احسان جتلایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (آلِ عمران ۳:۱۶۴)

تحقیق اللہ نے احسان کیا مؤمنوں پر کہ ان میں اپنا رسول بھیجا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کی بارگاہ سے گناہوں کی معافی ملتی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء ۴:۶۴)

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی
اس نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم نہ مانے تو بندہ مؤمن نہیں ہوتا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء ۴:۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

☆--- اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ سکھایا۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (النساء ۴:۱۱۳)

اور اُتاری اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اور اس نے تجھ کو سکھایا جو تو نہ جانتا تھا۔

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھائیے امی تیری دانائی کی

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت دوزخ کا سبب ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء۴:۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے حق کا راستہ اس پر کھل چکا ہو اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ کیا بُری لوٹنے کی جگہ ہے

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا

(النساء۴:۱۷۴)

اے لوگو تحقیق آ گئی تمہاری پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہم نے نازل کیا تم پر واضح نور۔

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (مائدہ۵:۱۵)

تحقیق آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اللہ خود فرماتا ہے۔

وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ۵:۶۷)

اور اللہ بچائے گا تم کو لوگوں سے۔

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پھینکنا اللہ تعالیٰ کا پھینکنا ہے۔

وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال۸:۱۷)

اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی اللہ نے پھینکی۔

☆--- جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں تو فوراً حاضر ہونا لازم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

(الانفال۸:۲۴)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تم کو اس چیز کے لیے بلائیں جو تمھیں زندگی بخشے۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال ۸:۳۳)

اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ ان کو عذاب دے اور آپ ان میں موجود ہوں۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں پر کرم کرنے والے اور مہربان ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ ۹:۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری کے بہت چاہنے والے ہیں مسلمانوں پر بہت کرم کرنے والے مہربان ہیں۔

☆---اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم فرمائی۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (الحجر ۱۵:۷۲)

اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک یہ لوگ اپنے نشے میں بہک رہے ہیں۔

☆---اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشقت میں پڑنا گوارہ نہیں۔

طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى (طٰہٰ ۲۰:۱، ۲)

طٰہٰ نہیں نازل کیا ہم نے آپ پر قرآن کہ مشقت میں پڑیں۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کائنات کے نبی ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

(الفرقان ۲۵:۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن) نازل کیا تا کہ

وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو۔

☆۔۔۔آپ ﷺ مومنوں کی جانوں کے مالک ہیں اور آپ ﷺ کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں۔

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ اَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ (الاحزاب ۳۳:۶)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے صرف حضور ﷺ کو سیر کروائی۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ (الاسراء ۱۸:۱)

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پہ جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

☆۔۔۔حضور ﷺ نمونہ حیات ہیں۔

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب ۳۳:۲۱)

بے شک تمہیں رسول کی پیروی بہتر ہے۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب ۳۳:۴۰)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم
و لخاتم ھکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ اور فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (الاحزاب ۳۳:۵۶)

اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہے اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔

☆۔۔۔ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور بندے ہیں۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ

(الزمر ۳۹:۵۳)

تم فرمادو اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے نہ امید نہ ہوں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر وتعظیم ہم پر لازم ہیں۔

وَ تُعَزِّرُوْہُ وَ تُوَقِّرُوْہُ (الفتح ۴۸:۹)

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرو۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی قسم اللہ نے فرمائی۔

وَ النَّجْمِ اِذَا ہَوٰی (النجم ۵۳:۱)

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوئے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَ مَا غَوٰی (النجم ۵۳:۲)

تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کا قول اللہ کی وحی ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم۵۳:۳،۴)

اور وہ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

قل کہہ کر اپنی بھی بات منہ سے ترے سنی
کتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

☆۔۔۔حضور ﷺ کے لیے اللہ کے ہاں بے انتہا ثواب ہے۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ (القلم۶۸:۳)

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔

○۔۔۔حضور ﷺ خلقِ عظیم پر فائز ہیں۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم۶۸:۴)

اور بیشک تمہاری خوبو (خُلق) بڑی شان والی ہے۔

الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لکھوں سلام

☆۔۔۔آپ ﷺ کا وجود امت کے لیے محافظ ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال۸:۳۳)

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

☆۔۔۔آپ ﷺ کے دین کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر۱۵:۹)

ہم نے یہ کتاب (نصیحت) آپ پر اتاری اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ اور فرشتے آپ ﷺ کے حق میں گواہی دیتے ہیں۔

لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْھَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا (النساء:۱۶۶)

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے اس کتاب کے ذریعہ جو اس نے آپ کی طرف اتاری کہ اس نے اسے اتارا ہے اپنے علم سے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

☆۔۔۔آپ ﷺ رفیع الدراجات ہیں۔

وَ رَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ (البقرۃ ۲:۲۵۳)

اور کوئی وہ (محمد ﷺ) ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

☆۔۔۔آپ ﷺ المحلل والمحرم (حلال اور حرام کرنے کا اختیار رکھنے والے) ہیں۔

وَ یُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف:۱۵۷)

(تورات وانجیل میں حضور ﷺ کی یہ شان بیان کی گئی ہے کہ وہ نبی ﷺ) اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام فرمائے گا۔

# باب دوم

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف از حدیث وغیرہ

یاد رکھیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان آپ کا وصف ہے اور ہر فرمان سے آپ کے اوصاف ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اختصاراً چند احادیث بیان کر کے بعض علماء کی کتابوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ذکر کرتے ہیں اور علماء کی کتب سے اخذ شدہ اوصافِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بھی حدیث کے ضمن میں ذکر کرتے ہیں کیونکہ اُن کا مخرج بھی یقیناً احادیثِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (و باللہ التوفیق)

### اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ ۲۵۶ھ:

☆ ۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سخاوت فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ رِيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ۔ امام۔ صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصوم، باب اجود ما کان النبی یکون فی الرمضان، ج ۱ ص ۳۴۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیر کو تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے۔

دیکھ کر حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں

☆ ۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی مثل نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصوم، باب البرکۃ سحور من غیر ایجاب، ج ا ص ۲۴۸

میں تمہاری مثل نہیں بے شک میں سایہ کیا جاتا ہوں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو بتاتا ہے ایمان انھیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں۔

ابی اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ ج ا ص ۱۲۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔

میٹھی باتیں تری دین عجم ایمان عرب
نمکیں حسن ترا جان عجم شان عرب

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرا چاند کی طرح چمکتا تھا۔

قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ السَّيْفِ ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ ج ا ص ۱۲۸)

فرمایا حضرت براء سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرا تلوار کی طرح (چمکتا) تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح (چمکتا) تھا۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز فاحش نہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ. امام. صحیح بخاری(لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ا ص ۶۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ خلقاً اور نہ مکتسباً فاحش تھے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی بدلہ نہ لیتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِنَفْسِہٖ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ. امام. صحیح بخاری(لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ا ص ۶۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہ لیا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ریشم سے بھی زیادہ نرم تھے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ حَرِیْرًا وَلَا دِیْبَاجًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ. امام. صحیح بخاری(لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ا ص ۶۲۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے نہ کبھی کوئی ریشم

اور نہ ریشمی کپڑا چھوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم خوشبودار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَا شَمَمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْ عِرْفًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ اَوْ عِرْفِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

( محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ا ص ۱۲۹ )

میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہو۔

انھیں کی بو مایۂ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام مخلوق سے زیادہ محبت کرنا ہی ایمان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

( محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان، ج ا ص ۱۲ )

تم سے کوئی بھی (سرے سے) مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین اور بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

☆--- حضور ﷺ صاحب اختیار ہیں۔

فَقَالَ النَّبِیُّ اِلَّا الْاِذْخَرَ اِلَّا الْاِذْخَرَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب العلم،باب بالکتابۃ العلم، ج ا ص ۸۱)

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر (یعنی حضور ﷺ نے اذخر گھاس کو حرام فرمایا پھر ایک صحابی کی فریاد پر اُس کو حلال کر دیا)

☆--- حضور ﷺ کی نشانی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

عَنْ اِبْنِ سِیْرِیْنَ قُلْتُ لِعُبَیْدَۃَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِیِّ ﷺ اَصَبْنَاہُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَھْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ عِنْدِیْ شَعْرَۃٌ مِنْہُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج ا ص ۹۱)

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا ہمارے پاس حضور ﷺ کے بال ہیں جن کو ہم نے حضرت انس سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے عبیدہ نے کہا اگر اُن بالوں میں سے ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو مجھے وہ دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہوتا۔

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ پیارے گیسو

☆--- حضور ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَنَامُ عَیْنُہٗ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان، باب الوضوالصبیان ،ج ۱ ص ۱۸۹)

بے شک لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

لا تنکر الوحی من رویاہ انّ لہ

قلباً اذا نامت العینان لم ینم

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ فَاَتَاہُ الْمُنَادِی یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاء

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان، باب الوضوالصبیان ،ج ۱ ص ۱۸۹)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کے آپ کی آواز آنے لگی پھر آپ کے پاس منادی آیا اور آپ کو نماز کے لیے عرض کیا پس آپ کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ (یعنی سو نے فوراً نماز پڑھی اور وضو نہ کیا)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک ملا ہوا پانی متبرک اور پاک ہے۔

حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں:

دَعَا النَّبِیُّ بِقَدَحٍ فِیْہِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجْھَہٗ فِیْہِ وَمَجَّ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لَھُمَا اِشْرِبَا مِنْہُ وَافْرِغَا عَلٰی وُجُوْھِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب استعمال فضل وضو الناس ،ج ۱ ص ۹۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالا مانگا اس میں پانی تھا پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور

چہرہ دھویا پھر اس میں کلی فرمائی پھر اُن دونوں (حضرت ابو موسیٰ وحضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو فرمایا کہ اس کو پی لو اور اپنے چہروں اور اپنے سینوں پر بہالو۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مس کیا ہوا پانی شفاء دیتا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعُوْدُنِي وَاَنَا مَرِيْضًا لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّا وَ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَعَقَلْتُ

( محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو ، باب صبّ النبی وضوء علی مغمیٰ علیہ ،ج ا ص ۹۴)

حضرت محمد بن منکدر سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا فرمایا میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری عیادت کرنے لیے تشریف لائے میں بیمار تھا کوئی بات نہیں سمجھتا تھا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر بہایا پس میں سمجھنے لگا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کھجوریں زیادہ ہوگئیں۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم كِلْ لِقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَاَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْئٌ

( محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب البیوع ، باب الکیل علی البائع ،ج ا ص ۲۸۰)

پھر فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قوم کے لیے کھجوریں تولو، پس میں نے تولنا شروع کیا یہاں تک کہ اُن کا تمام قرض ادا کر دیا اور میری کھجوریں اسی طرح باقی تھیں گویا کہ اُن میں کچھ کمی نہ ہوئی۔

☆۔۔۔ کفار بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مستجاب الدعوات تسلیم کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِىْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب اذالقی علی ظہر المصلی قذر،ج ا ص ۱۰۰)

اور فرمایا کہ وہ (کفار) حضور ﷺ کو خیال کرتے تھے کہ وہ اس شہر میں مستجاب الدعوات ہیں۔

وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ حضور ﷺ کی رینٹھ مبارک کو صحابہ اپنے چہروں پر ملتے۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِىُّ ﷺ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِىْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَ جِلْدَهٗ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب البزاق ولمخاط ونحوہ فی الثوب،ج ا ص ۱۰۰)

اور حضور ﷺ جب رینٹھ مبارک پھینکتے وہ اُن (صحابہ) میں سے کسی کی ہتھیلی پر ہوتی پس وہ اُس کو اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتا۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ کی قوت بہت زیادہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِى السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشَرَةَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد، ج ۱ ص۱۰۲)

حضور ﷺ اپنی ازواج پر رات اور دن میں ایک گھڑی میں چکر لگاتے اور وہ گیارہ تھیں۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کے پانچ خصائص۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدًا قَبْلِی نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِداً وَ طَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِی اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ قَبْلِی وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَ بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّة

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب التیمم، ج ۱ ص۱۱۲)

بیشک نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں کہ ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میرے لیے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی پس میری امت میں سے جس شخص کو نماز پالے وہ نماز پڑھے۔اور میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔اور مجھے شفاعت دی گئی اور ہر نبی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا لیکن میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ دلوں کی حالت بھی دیکھ لیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِی هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ ... رُکُوْعُکُمْ ... لَاَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِی

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصلوۃ ، باب عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلوۃ ،ج ۱ص ۱۲۵)

بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے اس طرح دیکھ سکتے ہو؟ اللہ کی قسم میرے اوپر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں نہ تمہارے خشوع (دل کی ہیبت کا ایک نام) بیشک میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

سر عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆ ۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دراز گوش کا بول مبارک صحابہ کرام کے نزدیک خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰہِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَطْیَبُ رِیْحًا مِنْكَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصلح ، باب ما جاء فی اصلاح بین الناس ،ج ۱ص ۳۷۳)

ایک انصاری آدمی نے کہا اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے (مبارک) کے (بول مبارک) کی خوشبو تیری خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

☆ ۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے منہ کو قبلہ سے پھیر لیا لیکن نماز نہیں ٹوٹی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان ، باب هل یلتفت لامر ،ج ۱ص ۱۰۳)

اور ارادہ کیا مسلمانوں نے کہ وہ نماز میں آزمائے گئے ہیں۔ پس نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ نماز مکمل کریں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اور ہاتھ کی پہنچ کا عالم بہت وسیع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

فَقَالَ(اَیْ النبیُ صلی اللہ علیہ وسلم) اِنِّی رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْھَا عُنْقُوْداً وَلَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ مَابَقِیَتِ الدُّنْیَا

( محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ .امام.صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان ، باب ھل یلتفت لامر ،ج ۱ص ۱۷۳)

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے انگور کے ایک گچھے کو پالیا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تم اس کے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اور ہاتھ جنت میں پہنچی)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختار فی الشرع بھی ہیں۔

حضرت ابو بردہ بن نیار نے نماز عید سے پہلے مینڈھا ذبح کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بکری کا بچہ قربانی کرنے کی اجازت فرمائی۔

فَقَالَ اِجْعَلْھَا مَکَانَھَا اَوْ قَالَ اِذْبَحْھَا وَلَنْ تُجْزِیْ جَزْعَۃٌ اَحَدٍ بَعْدَکَ

۱ ( محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ .امام.صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب العیدین ، باب التبکیر للعید ،ج ۱ص ۲۰۵)

فرمایا اس کی جگہ کر یا فرمایا اس کی جگہ ذبح کر اور تیرے بعد بکری کا بچہ کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سماعت بہت زیادہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو مخاطب کر کے کہا

يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار، ج ۱ص ۲۳۰)

اے بلال مجھے بتاؤ کونسا کام تجھے زیادہ پسند ہے جوتم نے اسلام میں کیا بے شک میں نے تیرے جوتوں کی آواز کو جنت میں اپنے سامنے سنا۔

☆۔۔۔رسول اللہ ﷺ کے لیے جنت میں منبر کی تنصیب کی گئی۔

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

(بخاری شریف ،ج ۱،ص ۲۹۹،کتاب الجمعة،رقم ۱۱۳۷)

جوجگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان میں ہے وہ جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔(یعنی حوض کوثر پر جو کہ جنت میں ہے، محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی
سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے
جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

☆۔۔۔حضور ﷺ قاسم نعمت ہیں۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(دار طوق النجاہ) ج ۱ ص ۲۵)

بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام مسلم بن حجاج القشیری علیہ الرحمۃ ۲۶۱ھ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ سے بچاتے ہیں۔

حضرت ہمام بن منبہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ مِنَ النَّارِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ امام. صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب شفقتہ ﷺ ج۲ ص۲۵۵)

میں ہی تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں۔

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ امام. صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ خاتم النبیین ج۲ ص۲۵۵)

میں آخری نبی ہوں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر مالک و مختار اور عالم الغیب ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَقَالَ اِنِّی فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّی وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّی قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّی وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِیْھَا

( مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ امام. صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا ولصفاتہ ج۲ ص۲۵۷)

پس فرمایا میں تمہارے لیے فرط ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور بے شک اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے دی گئی زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا زمین کی کنجیاں اور بے شک اللہ کی قسم میں تم پر شرک کا خوف نہیں کرتا لیکن مجھے خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالک کل کہلاتے یہ ہیں

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آرام فرمانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آ گیا میری والدہ (حضرت (ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس پسینے کو ایک شیشی میں محفوظ کرنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا۔

فَقَالَ النَّبِیُّ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ھٰذَا قَالَتْ عِرْقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَھُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ

( مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ امام. صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب طیب عرقہ والتبرک بہ ﷺ ج۲ ص۲۶۳)

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے ؟ عرض کی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم

اس کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے اور وہ ہماری سب سے بہترین خوشبو ہو گئی۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عِطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا

مَا رَأَيْتُ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ صلی اللہ علیہ وسلم

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ ۔امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب صفة شعره الصفاته والحلیته ج ۲ ص ۲۶۴)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہ دیکھا۔

لَمْ يَـأْتِ نَظِيـرُكَ فِـىْ نَظَر مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

☆۔۔۔لوگ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع ہونگے۔

۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ ۔امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب فی الاسمائه ﷺ ج ۲ ص ۲۶۷)

میں وہ حاشر ہوں جس کے قدموں میں لوگ جمع ہوں گے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب سے زیادہ ہو گی۔

اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔ امام۔ صحیح مسلم (بیروت، دارلاحیاء) ج ۱ ص ۱۸۸)

قیامت کے دن میں انبیاء سے پیروکاروں کے اعتبار سے زیادہ ہوں گا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ مؤمنوں کی جانوں کے مالک ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا

اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔ امام۔ صحیح مسلم (بیروت، دارلاحیاء) ج ۱ ص ۱۸۸)

میں ہر مؤمن کا اُس کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کا جن (شیطان) بھی مسلمان ہے۔

اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِي اِلَّا بِخَيْرٍ

(الصحیح المسلم، ج ۴، ص ۲۱۶، رقم ۲۸۱۴)

اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی پس وہ اسلام لے آیا پس وہ میرے دل میں برا خیال نہیں ڈال سکتا۔

اوصاف النبی ﷺ از امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۲۷۹ھ

☆۔۔۔حضور ﷺ امت کے سہارے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

اَنَا فَرَطُ اُمَّتِي لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِي

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ .امام. جامع ترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا، ج ا ص ۳۳۰)

میں اپنی امت کا سہارا ہوں کہ میری (جدائی کی) مثل اُن کو تکلیف نہ ہوگی۔

اشک شب بھر انتظارِ عفوِ امت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

☆۔۔۔حضور ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا

کان رسول الله ﷺ لیس با لطویل البائن ولا بالقصیر

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ .امام. الشمائل محمدیہ لترمذی، بیروت، دارلاحیاء تراث لاعربی، ص ۱۵)

رسول ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ ہر جملے کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ سامع سمجھ جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلٰثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ .امام. جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب کیف کان کلام الرسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۵۳۸)

فرمایا کہ حضور ﷺ ہر کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ سمجھ آجائے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کے بال مبارک۔

عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَ دُوْنَ الْوَفْرَةِ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ۔امام۔الشمائل محمدیہ للترمذی (بیروت، دارلاحیاء تراث لاعربی) ص ۳۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگریالے۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا

لکۂ ابرِ رأفت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی انسان کو اپنے ہاتھ سے اذیت نہ دی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِماً وَلَا اِمْرَأَةً

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ۔امام۔جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، ج ۲ص ۷۴۹)

حضرت عائشہ فرماتیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا مگر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے نہ کسی خادم کو مارا اور نہ کسی عورت کو۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی چیز کل کے لیے بچا کر نہ رکھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ۔امام۔جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، ج ۲ص ۷۵۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز کل کے لیے ذخیرہ نہ فرمائی۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرما کر اس کے بدلے کچھ عطاء فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا

(محمد بن عیسی بن سورة ۲۷۹ ھ امام. جامع ترمذی فی آخره الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبه رحمانیه) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول الله ﷺ، ج۲ص ۷۵۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس پر کچھ عطاء بھی فرماتے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کامل حیاء والے تھے۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدُّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ

(محمد بن عیسی بن سورة ۲۷۹ ھ امام. جامع ترمذی فی آخره الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبه رحمانیه) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی حیاء رسول الله ﷺ ج۲، ص ۷۵۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیاء والے تھے جو اپنے خیموں میں رہتی ہیں اور جب آپ کوئی چیز ناپسند فرماتے تو ہم آپ کے چہرے سے پہچان لیتے۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

حضرت عبداللہ سے مروی ہے

عَنْ النَّبِيِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ رَاٰنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِي فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ امام۔ جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی روية رسول الله ﷺ فی المنام، ۲، ص۵۵۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر سب سے بہتر ہے۔

فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا

تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گھر میں پیدا فرمایا۔

(جامع ترمذی ،ابواب المناقب ،ح ۳۵۳۲، ۳۶۰۸)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

☆۔۔۔جو اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا مرعوب ہو جاتا۔

مَنْ رَاٰهُ بَدِيهَةً هَابَهُ

جس نے اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مرعوب ہو گیا۔

(جامع ترمذی ،ج۵،ص ۵۹۹،ح ۳۶۳۸)

☆۔۔۔تمام انبیاء روزِ محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہونگے۔

وَمَا مِنْ نَبِيٍ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِي

اس (قیامت کے) دن آدم (علیہ السلام) اور ہر نبی میرے جھنڈے تلے

ہونگے۔

(جامع ترمذی، ج۵، ص۵۸۷، کتاب المناقب ح۳۶۱۵)

جس کے زیرِ لواء آدم و من سوا

اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔روزِ محشر ایک ہزار فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کریں گے۔

یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ

(اور روزِ محشر) میرے گرد ایک ہزار فرشتے طواف کریں گے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ (گرد وغبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔(جامع ترمذی، ح۳۶۱۰)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ ۹۱۱ھ

☆۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی میں اسی طرح دیکھتے جس طرح لوگ روشنی میں دیکھتے ہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام۔الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء) ج۱، ص۱۸۳)

☆۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کے کنویں میں دہن مبارک کا لعاب (تھوک) ڈال دیا تب سے مدینہ طیبہ میں اس کنویں سے زیادہ شیریں پانی کسی جگہ نہ تھا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام۔الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۱ھ

۲۰۰۶ء)ج ۱،ص ۱۸۴)

☆۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دونوں دانت کشادہ تھے دوران کلام ان سے نور نکلتا محسوس ہوتا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام الخصائص الکبری ،ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور،مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء)ج ۱،ص ۱۸۶)

☆۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جماہی نہیں آئی۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام الخصائص الکبری ،ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور،مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء)ج ۱،ص ۱۹۲ )

☆۔۔۔حضرت براء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ کے اس خطبے کو تمام اجتماع کے آخر میں پس پردہ عورتوں نے سنا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام الخصائص الکبری ،ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور،مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء)ج ۱،ص ۱۹۳)

(یعنی آپ کی آواز مبارک اس دور دراز جگہ پر پہنچ گئی جہاں عورتیں بیٹھی تھیں)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی و رسول ہیں

فَكَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۰)

وہ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

☆۔۔۔تمام چیزوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیدا کیا گیا۔

لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَالْاَرْضِيْنَ

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۳)

اے محبوب تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمینوں کو۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر شیطان کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا۔

وَحُجِبَ اِبْلِيْسُ مِنَ السَّمٰوٰتِ لِمَوْلِدِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۶)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی وجہ سے ابلیس کو آسمانوں سے روک دیا گیا۔

☆۔۔۔فرشتے آپ کے سفر میں آپ پر سایہ کرتے۔

وَ بِاِظْلَالِ الْمَلَائِكَةِ فِىْ سَفَرِهٖ

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۹)

اور فرشتوں کے سایہ کرنے کے ساتھ آپ کے سفر میں

# آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عقل مند تھے

اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلاً

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۲۹)

تمام لوگوں سے زیادہ عقل مند تھے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو اصل صورت میں دیکھا

وَرُؤْيَتُهُ جِبْرَئِيْلَ فِيْ اَصْلِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۳۰)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا حضرت جبرئیل کو اس صورت میں جس میں وہ تخلیق کیے گئے۔

☆۔۔۔آپ کے والدین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا

وَاِحْيَاءُ اَبَوَيْهِ حَتّٰى اٰمَنَا بِهٖ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۳۲)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لائے

☆۔۔۔صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوئے

وَبِرُكُوْبِ الْبُرَاقِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاص فرمایا براق پر سواری کے لیے۔

☆۔۔۔آپ نے چاند کو چیر دیا

وَاُوْتِیَ اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ١٤٠٦ھ)ص٤٦)

اور آپ کو چاند کے شق کرنے کا معجزہ دیا گیا۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے قبر مبارک سے اُٹھیں گے

اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ١٤٠٦ھ)ص١٢٣)

اور وہ سب سے پہلے ہیں جن سے زمین چیر دی جائے گی۔

☆۔۔۔روز محشر تمام خلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوگی

وَآدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِهٖ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ١٤٠٦ھ)ص١٢٥)

اور حضرت آدم اور ان کے بعد والے تمام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔

جس کے زیرِ لواء آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔روز قیامت اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے گئے

وَاَوَّلُ مَنْ یَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ)ص۱۲۵)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھے گے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ)ص۱۲۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گےاور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

شفاعت قبول ہوگی۔

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

☆۔۔۔روز قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر بال چمک رہا ہوگا

وَاَنَّ لَہٗ فِیْ شَعْرَۃٍ مِنْ رَأْسِہٖ وَوَجْھِہٖ نُوْرًا

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ)ص۱۲۷،۱۲۸)

اور بے شک آپ کے چہرے اور سر کا ہر بال روشن ہوگا۔

اللہ رے تیرے جسم منوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولیں گے

وَاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۲۸)

اور وہ پہلے ہیں جو جنت کا دروازہ کھولیں گے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے

وَاَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُهَا (ای الجنة)

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۲۸)

اور وہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے متعلق کوئی گواہ طلب نہیں کیا جائے گا

وَلَا يُطْلَبُ مِنْهُ شَهِيْدٌ عَلَى التَّبْلِيْغِ وَ يُطْلَبُ مِنْ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۳۰)

تمام انبیا سے تبلیغ پر گواہ طلب کیا جائے گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گواہ طلب نہیں کیا جائے گا۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر گواہ ہونگے۔

وَيَشْهَدُ لِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ بِالْبَلَاغِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۳۰)

اور گواہی دیں گے تمام انبیاء کی کہ انہوں نے شریعت پہنچادی۔

☆---قیامت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب باقی رہے گا

وَكُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا نَسَبَهٗ وَسَبَبَهٗ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص ۱۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب اور سبب کے علاوہ ہر نسب اور سبب ختم ہو جائے گا

☆---جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب (قرآن مجید) ہی پڑھی جائے گی

اِنَّهٗ لَا يُقْرَأُ فِى الْجَنَّةِ اِلَّا كِتَابُهٗ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص ۱۳۲)

بے شک جنت میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ہی پڑھی جائے گی۔

☆---جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (عربی) بولی جائے گی

وَلَا يُتَكَلَّمُ فِى الْجَنَّةِ اِلَّا بِلِسَانِهٖ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص ۱۳۲)

اور جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں کلام کیا جائے گا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے

وَاِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص ۱۶۵)

اور عصر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) نماز جائز ہے۔

☆۔۔۔چار سے زیادہ شادیاں کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے

وَنِكَاحُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ نِسْوَةٍ وَكَذٰلِكَ لِلْأَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص ۱۶۸)

اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے) اسی طرح انبیاء کا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ عورت سے بغیر اس کی اجازت کے نکاح کر سکتے تھے

وَكَانَ لَهُ تَزْوِيجُ الْمَرْأَةِ مِمَّنْ شَاءَ بِغَيْرِ إِذْنِهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص ۱۷۰)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عورت سے بغیر اس کی اجازت کے نکاح کرنا جائز تھا۔

☆۔۔۔قبل از تقسیم مال غنیمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز چاہیں لے سکتے ہیں

وَاصْطَفٰى مَا شَاءَ مِنَ الْغَنِيمَةِ قَبْلَ الْقِسْمَةِ مِنْ جَارِيَةٍ وَ غَيْرِهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص ۱۷۵)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت میں سے جو چاہیں تقسیم سے پہلے لے سکتے ہیں۔

☆۔۔۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لیے غزوہ وغیرہ کریں تو تمام پر فرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں

قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ مِنْ خَصَائِصِهِ اَنَّهُ اِذَا غَزَا بِنَفْسِهِ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ الْخُرُوْجُ مَعَهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص۱۸۵)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لیے غزوہ کریں تو تمام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینا واجب ہے۔

☆۔۔۔نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

كَانَ يَجِبُ مَنْ دَعَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يُّجِيْبَهُ وَلَا تَبْطُلُ صَلَاتُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص۱۸۸)

اور اس پر لازم ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پکاریں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دے اور اس کی نماز باطل نہ ہوگی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ کے خطبے میں کوئی کلام کرے تو اس کا جمعہ باطل ہو جاتا ہے

وَمَنْ تَكَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بَطَلَتْ جُمُعَتُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص۱۸۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے دوران جس نے کلام کیا اس کا جمعہ باطل ہو گیا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنا اور آپ کی آواز سے آواز بلند کرنا حرام ہے۔

يَحْرُمُ التَّقَدُّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَفْعُ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۹۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے آواز بلند کرنا حرام ہے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس طرح بیٹھتے اس کا نقشہ اعلیٰ حضرت کیا خوب پیش کرتے ہیں کہ

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ اور ہر عیب سے پاک ہیں۔

وَالْعِصْمَةُ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَلَوْ صَغِيْرًا أَوْ سَهْوًا وَكَذَلِكَ لِلْأَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۹۳)

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ چاہے وہ چھوٹا ہو یا بول کر ہو اس سے پاک ہیں اور اسی طرح تمام انبیاء کی شان ہیں۔

☆۔۔۔جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی تمنا کی وہ کافر ہو گیا

وَمَنْ تَمَنَّى مَوْتَهُ (صلی اللہ علیہ وسلم) كَفَرَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۹۴)

اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی تمنا کی اس نے کفر کیا۔

قارئین حضرات انصاف فرمایئے گا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی تمنا کرتا ہے تو امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اور جو یہ کہے کہ نبی مر کے مٹی میں مل گیا اس کا حکم کیا ہوگا۔۔؟ (نعوذ باللہ) جواب آپ کے ذمہ ہے۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کی اولاد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔

وَاَوْلَادُ بَنَاتِہٖ یُنْسَبُوْنَ اِلَیْہِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۹۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کی اولاد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی احتلام نہیں ہوا

وَلَا احْتَلَمَ قَطُّ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۲)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی احتلام نہیں ہوا

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند ترین آدمی سے بھی بلند نظر آتے تھے۔

وَکَانَ اِذَا مَشٰی مَعَ الطَّوِیْلِ طَالَہٗ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۳)

اور جب آپ ﷺ کسی طویل آدمی کے ساتھ چلتے تو اس سے بلند نظر آتے۔

جب حضور ﷺ بیٹھتے تو تمام لوگوں سے بلند نظر آتے

وَاِذَا جَلَسَ یَکُوْنُ کَتِفُہٗ اَعْلٰی مِنْ جَمِیْعِ الْجَالِسِیْنِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۳)

اور جب آپ ﷺ بیٹھتے تو آپ ﷺ کے کندھے مبارک تمام بیٹھنے والوں سے بلند ہوتے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کو کبھی مکھی اور جوں نے تنگ نہ کیا۔

وَلَمْ یَقَعْ ثَوْبَہٗ ذُبَابٌ قَطُّ وَلَا آذَاہُ الْقَمْلُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۴)

نہ کبھی آپ ﷺ کے کپڑوں پر مکھی بیٹھی اور نہ آپ ﷺ کو جوں نے تکلیف دی۔

☆۔۔۔جب آپ ﷺ جانور پر سوار ہوتے تو جانور نہ بول کرتا نہ گوبر

وَکَانَ اِذَا رَکِبَ لَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ وَھُوَ رَاکِبُھَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۴)

اور جب آپ ﷺ جانور پر سوار ہوتے تو نہ وہ لید (گوبر) کرتا نہ بول کرتا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا۔

وَکَانَ وَجْھُہٗ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْہِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۴)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ایسے تھا جیسے اس میں سورج جاری ہو۔

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆۔۔۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو زمین سکڑ جاتی

وَكَانَتِ الْاَرْضُ تَطْوِى لَهٗ اِذَا مَشٰى

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۵)

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو زمین سکڑ جاتی۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار سے زیادہ نوجوانوں کی طاقت دی گئی

اُعْطِىَ قُوَّةَ بِضْعٍ وَ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا كُلُّ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقُوَّةُ الرَّجُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ كَمِائَةٍ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سے زائد جنتی مردوں کی طاقت دی گئی اور جنتی مرد کی قوت دنیا کے سو مردوں کے برابر ہے (سو کو چالیس سے ضرب دیں تو حاصل چار ہزار آتا ہے۔)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آبا و اجداد مؤمن و مؤحد تھے۔

وَلَمْ يَقَعْ فِىْ نَسَبِهٖ مِنْ لَدُنْ آدَمَ سِفَاحٌ قَطُّ

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۲۱۸)

اور حضرت آدم علیہ السلام تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کوئی بھی گناہ گار نہیں ہوا۔

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو بت ٹوٹ گئے

وَنَكَسَتِ الْأَصْنَامُ لِمَوْلِدِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۲۱۸)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر بت ٹوٹ گئے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے

وَوُلِدَ مَخْتُوْنًا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۲۱۸)

اور وہ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ پیدا ہوئے

وَمَقْطُوْعُ السُّرَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۲۱۸)

اور ناف بریدہ (ناف کٹی ہوئی تھی بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے اس لیے ناف بریدہ تھے کیونکہ ناف سے بچے کی خوراک (خون) ملتی ہے اور نور کی خوراک خون نہیں ہوتی)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی گندگی سے پاک پیدا ہوئے۔

وَنَظِيفاً مَابِهِ قَذَرٌ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۸)

اور جو بچے کے ساتھ گندگی ہوتی ہے اس سے پاک تھے۔(بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو آ رہی تھی)

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دائیوں نے اسلام قبول کیا

وَلَمْ تُرْضِعْهُ مُرْضِعَةٌ اِلَّا اَسْلَمَتْ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۰)

اور کسی دائی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نہ پلایا مگر وہ اسلام لائی۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گہوارے کو فرشتے حرکت دیتے

وَكَانَ مَهْدُهُ يَتَحَرَّكُ بِتَحْرِيْكِ الْمَلَائِكَةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھولا حرکت کرتا فرشتوں کے حرکت دینے کی وجہ سے۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم گہوارے میں کلام کرتے

وَتَكَلَّمَ فِى الْمَهْدِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۲)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوارے (جھولے) میں کلام کیا۔

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو درخت کا سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھکتا

وَيَمِيْلُ اِلَيْهِ فَئُ الشَّجَرَةِ اِذَا سَبَقَ اِلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۲)

اور درخت کا سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھکتا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے آگے چلے جاتے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے حضرت جبرئیل کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔

وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَبُّهُ جِبْرَئِيْلَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي مَرْضِهِ لِيَسْأَلَهُ عَنْ حَالِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۴)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے دنوں تین بار حضرت جبرئیل کو بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال معلوم کریں۔

☆۔۔۔انبیاء کا جسم بوسیدہ نہیں ہوتا

وَلَا يَبْلٰى جَسَدُهُ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۹)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بوسیدہ نہ ہوا اور اسی طرح تمام انبیاء کی شان ہے (بلکہ اللہ

تعالیٰ اپنے اولیاء کے اجسام کو بھی محفوظ رکھتا ہے۔)

☆۔۔۔انبیاء کے اجسام کو نہ زمین کھاتی ہے نہ درندے

وَلَا تَأْكُلُ لُحُوْمَهُمْ الْاَرْضُ وَلَا السِّبَاعُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۲۹)

اور انبیاء کے گوشت (اجسام) کو نہ زمین کھاتی ہے نہ درندے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔

وَهُوَ حَیٌّ فِی قَبْرِهٖ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۳۰)

اور وہ (حضور ﷺ) اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

☆۔۔۔حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے بھوک ختم ہوگئی

اِنَّهٗ ﷺ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِهَا فَرَفَعَ عَنْهَا الْجُوْعُ فَمَا جَاعَتْ بَعْدُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت اللام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۴۱)

اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت فاطمہ کے سینے پہ رکھا تو انکی بھوک ختم ہوگئی۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کے چہرے کے توسل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةُ الْاَرَامِلِ

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے چہرہ انور کے صدقے میں ابر کا پانی طلب کیا جاتا ہے یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزہ،ص ۸۱،شبیر برادرز لاہور)

انا فی عطش و سخاك اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں حق ہی بولتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَعَمْ فَاِنِّی لَا اَقُوْلُ فِیْهِمَا اِلَّا حَقًّا

ہاں کیوں کہ میں ہر حالت میں حق ہی کہتا ہوں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزہ،ص ۸۳،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بہت خوبصورت ہے۔

قَرَأَ النَّبِیُّ علیہ السلام فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں والتین والزیتون کی تلاوت فرمائی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے خوبصورت آواز نہیں سنی

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ،ص۸۵،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں سے نور نکلنا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنَ ثَنَايَاهُ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ثنایا کے درمیان فاصلہ تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو اس سے نور نکلتا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ،ص۸۷،شبیر برادرز لاہور)

وہ جو ان کے خاص تھے بتاتے ہیں جو ان کے پاس تھے
مروی ہے ابن عباس سے کہ نکلتا ان سے نور ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ہاں سب سے زیادہ مکرم ہیں۔

اَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ

میں اللہ کے ہاں اولین اور آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ،ص۱۲۱،شبیر برادرز لاہور)

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دار مع اللہ لی ہے

☆۔۔۔ملک الموت نے آپ ﷺ کی اجازت سے آپ ﷺ کی روح قبض کی۔

يَا اَحْمَدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ وَ اَمَرَنِي اَنْ اُطِيْعَكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِي اَنْ اَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبَضْتُهَا وَاِنْ اَمَرْتَنِي اَنْ اَتْرُكَهَا تَرَكْتُهَا قَالَ وَتَفْعَلُ ذَالِكَ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ

اے احمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ ﷺ کی اطاعت کروں اگر آپ ﷺ مجھے حکم فرماتے ہیں کہ میں آپ وکی روح قبض کروں تو میں قبض کرتا ہوں اور اگر آپ ﷺ مجھے حکم فرماتے ہیں کہ رہنے دوں تو میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا وہی کر جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ،ص۱۶۲ ،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ انبیاء کے سر کے تاج ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ مِنْ صَهْيُوْنَ نَبِيًّا وَمَكَّةَ اَكْلِيْلًا مَحْمُوْدًا

اللہ تعالیٰ نے صہیون سے نبی اور مکہ مکرمہ سے اکلیل محمود (تعریف کیا ہوا تاج) کو ظاہر فرمایا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ،ص۱۶۱ ،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ اوّل و آخر ہیں۔

كُنْتُ اَوَّلَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

میں تخلیق میں انبیاء سے اوّل ہوں اور بعثت میں ان کے آخر میں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزه،ص۱۹۵ ،شبیر برادرز لاہور)

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی کی طرف گئے تھے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب لواء الحمد ہیں۔

وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ

اور میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الحاء،ص۲۲۰ ،شبیر برادرز لاہور)

جس روز شمس سر پر آتش گرائے بد پر
ملے کرم تیرا اے نبی تیرے سایہ لواء میں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام کے خطیب اور امام ہیں۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کُنْتُ اَمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ

جب قیامت کا دن آئے گا میں انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الخاء،ص۲۲۱ ،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکمت کے گھر ہیں۔

أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الدال،ص۲۴۹،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور ﷺ کی حیات اور وفات دونوں خیر ہیں

حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ وَمَمَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ

میری حیات بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہے

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الراء،ص۲۶۳،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ لوگوں کی زیب وزینت ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةِ

اے قیامت کی طرف جانے والوں کی زیب زینت آپ ﷺ پر سلام ہو۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الزا،ص۲۷۹،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور ﷺ خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔

لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

يُحَدِّثُ حَدِيثًا إِلَّا تَبَسَّمَ

اور جب بھی حضور ﷺ کوئی بات فرماتے تو تبسم فرماتے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الصاد،ص۳۲۷،شبیر برادرز لاہور)

جس تبسم نے گلستان پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گُل خنداں ہم کو

☆۔۔۔آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک ٹھنڈے اور خوشبودار ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے میرے رخسار پر اپنا دست مبارک پھیرا

فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا وَرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ

تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچے سے نکالا ہو۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الطاء،ص۳۳۱،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ فاتح ہیں۔

وَجَعَلَنِي فَاتِحًا وَخَاتِمًا

اور اللہ نے مجھے فاتح اور خاتم بنایا ہے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الفاء،ص۳۵۰،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ مقیم السنۃ ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِبْعَثْ لَنَا مُحَمَّدًا مُقِیْمَ السُّنَّۃِ بَعْدَ الْفِتْرَۃِ

اے اللہ ہمارے لیے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما جو سنت کو انقطاع کے بعد قائم فرمانے والے ہیں۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف المیم،ص۲۰۳،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم قاسم جنت ہیں۔

لِاَنَّہٗ یَقْسِمُ الْجَنَّۃَ بَیْنَ اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو القاسم اس لیے بھی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جنتیوں کے درمیان جنت تقسیم فرمائے گے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی فصل فی کنیتہ،ص۲۳۶،شبیر برادرز لاہور)

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ کھجور۔

کَانَ اَحَبُّ التَّمَرِ اِلَیْہِ الْعَجْوَۃُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۳۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پسندیدہ کھجور عجوہ تھی۔

☆حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ رنگ۔

کَانَ اَحَبُّ الْوَانِ اِلَیْہِ الْخُضْرَۃُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیح،ص۳۲)

حضور ﷺ کو سبز رنگ بہت پسند تھا۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ لباس۔

كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَيْهِ الْقَمِيْصُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیح،ص۳۲)

لباس میں سے سب سے زیادہ حضور ﷺ کو قمیص پسند تھی۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ دین۔

كَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیح،ص۳۶)

آپ ﷺ کا پسندیدہ دین وہ تھا جس پر اس کا صاحب ہمیشگی کرے۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ پانی۔

كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلَيْهِ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیح،ص۳۸)

حضور ﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہت پسند تھا۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ مشروب۔

كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلَيْهِ اللَّبَنُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر

العلم لنشر والتوزیع،ص۴۸)

حضور ﷺ کو دودھ بہت پسند تھا۔

(اللہ تعالیٰ نے دودھ کے اندر وہ طاقت رکھی ہے جو کسی اور غذا کے اندر نہیں پائی جاتی آج جب کہ سائنس اپنے عروج پر ہے ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق دودھ ہی واحد ایسی غذا ہے جو بچوں جوانوں اور بوڑھوں کے لیے یکساں مفید کہ کسی بھی عمر کا انسان اس کو پیے تو اس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی وجہ سے ڈاکٹر حضرات توانائی کے لحاظ سے دودھ کو پہلے نمبر پر رکھتے ہیں میں ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے پاس گیا جس کا تجربہ کم وبیش چالیس سال کا ہوگا تو اس نے بھی مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو غذائیں پیدا فرمائی ہیں ان میں سے اعلیٰ ترین غذا دودھ ہے لیکن یہ ہماری کم علمی کی جو بات آج ڈاکٹر حضرات چودہ سو سال بعد کہہ رہے ہیں یہی بات حضور ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرمادی تھی سیرت کی کتب کے اندر آتا ہے کہ

كَانَ اِذَا اُتِیَ بِلَبَنٍ قَالَ بَرَكَةٌ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۵۹)

جب بھی حضور ﷺ کو دودھ پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے اس میں برکت ہی برکت ہے پتہ چلا حضور ﷺ کو نئے اور جدید آلات کی ضرورت نہیں آپ بغیر کسی جدید آلہ کے ہر چیز کی حقیقت سے آشنا ہیں اور وہ بھی اُس وقت سے جب کہ ابھی کائنات کا وجود بھی نہ تھا، سبحان اللہ، ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ مہینہ۔

كَانَ اَحَبَّ الشَّهْرِ اِلَيْهِ اَنْ يَصُوْمَهُ شَعْبَانُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر

العلم لنشر والتوزیح،ص ۴۱)

جس ماہ کے اندر حضور ﷺ روزے رکھنا زیادہ پسند فرماتے وہ شعبان کا مہینہ ہے۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ کھانا۔

كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلَيْهِ الثَّرِيْدُ مِنْ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنْ الْحَيْسِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفه،دار طائر العلم لنشر والتوزیح،ص ۴۳)

حضور ﷺ کو کھانوں میں سے روٹی اور حیس کا ثرید بہت پسند تھے۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ عمل۔

كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفه،دار طائر العلم لنشر والتوزیح،ص ۴۶)

حضور ﷺ کو وہ عمل بہت پسند تھا جس پر ہمیشگی کی جائے۔

☆۔آپ ﷺ کھانے کو اپنے سامنے سے کھاتے۔

كَانَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِمَّا يَلِيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفه،دار طائر العلم لنشر والتوزیح،ص ۱۲)

جب آپ ﷺ کو کھانا دیا جاتا تو اپنے آگے سے کھاتے۔

(جب کھانا ایک ہی طرح کا ہو تو اس کو اپنے آگے سے کھانا ہی بہتر ہے کیونکہ اگر اپنی طرف کو چھوڑ کر دوسروں کے سامنے سے کھائے گا تو لوگوں کو بُرا لگے گا کہ اپنا کھانا چھوڑ کر ہمارے کھانے کو کھا رہا ہے ہاں اگر کھانے مختلف ہوں یعنی ایک طرح کا

کھانا نہ ہو بلکہ طرح طرح کے کھانے ہوں اور ایک قسم کا کھانا اس کے سامنے ہے اور دوسری قسم کا کھانا کسی اور کے آگے ہے تو اب وہ دوسری طرف سے کھا سکتا ہے کیونکہ اب اس پر کسی قسم کا عیب میں آئے گا۔ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام شہاب الدین احمد رملی الشافعی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا سبب نور مصطفی تھا

اَمَّا سُجُوْدُ الْمَلَائِکَۃِ لَہٗ فَلِاَجَلِ اَنَّ نُوْرَ نَبِیِّنَا کَانَ فِیْ جَبْھَتِہٖ

اور فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ علیہ السلام کی پیشانی میں تھا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۲۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کے نام اور ذات کے بارے میں علم عطاء فرمایا۔

عَلَّمَ نَبِیَّنَا الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا وَ ذَوَاتِھَا

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء کے ناموں اور ذاتوں کا علم سکھایا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۲۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑوں اور درختوں سے کلام فرماتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

فَاُعْطِیَ کَلَامَهُ لِلْجَبَلِ وَكَلَامُ الْجَبَلِ لَهُ وَكَلَامُ الشَّجَرِ لَهُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معجزہ بھی دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑوں اور درختوں سے کلام فرماتے اور پہاڑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔جانور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتے۔

وَسُجُوْدُ الْجَمَلِ وَشَكْوَاهُ اِلَيْهِ وَسُجُوْدُ الْغَنَمِ وَكَلَامُ الذِّئْبِ وَشَهَادَتُهُ بِالرِّسَالَةِ وَكَلَامُ الضَّبِّ لَهُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف بھی دیا گیا کہ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تکلیف کی شکایت کرتے اور بکریوں کا سجدہ کرنا اور بھیڑیے کا کلام کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا اور گوہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان میں بھی تصرف کرنے کا اختیار دیا گیا۔

وَنَبِيُّنَا تَصَرَّفَ فِي عَالَمِ السَّمَاءِ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان میں تصرف کیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج

۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔حضور ﷺ کو کامل حسن عطاء کیا گیا۔

فَاُعْطِيَ نَبِيُّنَا الْحُسْنَ كُلَّهٗ

اور ہمارے نبی ﷺ کو حسن کل عطاء کیا گیا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔خشک لکڑی آپ ﷺ کے ہاتھ میں تر ہوگئی۔

فَاُعْطِيَ نَبِيُّنَا اَنَّ الْعُوْدَ الْيَابِسَ اِخْتَضَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

ہمارے نبی ﷺ کو یہ معجزہ بھی دیا گیا کہ خشک لکڑی آپ ﷺ کے ہاتھ میں تر ہوجاتی

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے مردوں کو زندہ فرمایا۔

ایک آدمی نے اپنا ایمان اپنی بیٹی کے زندہ ہونے پر موقوف کیا اور حضور ﷺ کو کہا۔

وَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا اٰمَنَ بِكَ حَتّٰى تُحْيِيَ لِيْ اِبْنَتِيْ فَاَتٰى قَبْرَهَا وَقَالَ يَا فُلَانَةُ فَقَالَتْ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

اور آپ ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں اتنی دیر تک آپ ﷺ پر ایمان

نہ لاؤں گا جتنی دیر تک میری لڑکی زندہ نہیں ہو جاتی تو آپ ﷺ اس کی قبر پر آئے اور فرمایا اے فلانہ (یعنی اس کا نام لیا) تو اس لڑکی نے جواب دیا کہ میں حاضر ہوں اور سعادت مند

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۴،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے برص کی بیماری سے شفاء دی۔

وَكَانَتْ اِمْرَأَةُ مَعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بَرْصَا فَشَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ عَلَيْهَا فَاَذْهَبَ اللّٰهُ الْبَرَصَ مِنْهَا

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کی بیوی کو برص تھا انہوں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی تو حضور ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۴،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

## وصف النبی ﷺ از امام عارف باللہ شیخ محمد بن عبدالکریم السمان القادری المدنی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۱۷۹ھ

☆۔۔۔آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی روشنی سے سوئی مل گئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ ظُلْمَةٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدْتُهَا بِنُوْرِ جَبِيْنِهٖ فَرَفَعْتُهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اندھیری رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر تھی تو میرے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے نور کی وجہ سے اس سوئی کو دیکھ لیا پس میں نے اس کو اٹھا لیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۴، ص ۱۷۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام عارف باللہ شیخ محمد بن عبد الکریم السمان القادری المدنی)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از حجۃ السلام امام غزالی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۵۰۵ھ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا پانی کنویں میں ڈالنے سے کنویں میں پانی آ گیا۔

وَ اَهْرَقَ وَضُوْءَهٗ فِیْ عَیْنِ تَبُوْكَ وَ لَا مَاءَ فِیْهَا وَمَرَّةً اُخْرٰی فِیْ بِئْرِ الْحُدَیْبِیَةِ فَجَاشَتَا بِالْمَاءِ فَشَرِبَ مِنْ عَیْنِ تَبُوْكَ اَهْلُ الْجَیْشِ وَهُوَ اُلُوْفٌ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کے پانی کو تبوک کے کنویں میں ڈالا گیا اور ایک مرتبہ حدیبیہ کے کنویں میں ڈالا گیا تو وہ دونوں کنوئیں پانی سے بھر گئے تو تبوک کے کنویں سے ایک لشکر نے پانی پیا جو ہزاروں کی تعداد میں تھا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء، من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا۔

وَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَشَرِبَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ كُلُّهُمْ وَهُمْ عِطَاشٌ

اور پانی جاری ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے جو پیاسے لشکر نے پیا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے کہانت اور نجوم کا علم باطل ہو گیا۔

وَاَبْطَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْكِهَانَةَ بِمَبْعَثِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کہانت کو باطل کر دیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیں۔

اَخْبَرَ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْغُيُوْبِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیں

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۶۷۱ھ

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی برکت سے میدان میں فتح حاصل ہوتی۔

كَانَتْ شَعْرَاتٌ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِي قَلَنْسُوَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَلَمْ يَشْهَدْ بِهَا قِتَالًا إِلَّا رُزِقَ النَّصْرُ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد،القرطبی،متوفی ۶۷۱ھ،الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والاوھام واظہار محاسن اسلام،دار التراث العربی،القاہرہ،ص ۳۷۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے کچھ بال حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں تھے حضرت خالد بن ولید اس ٹوپی کے پہن کر ہر میدان میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدر میں اس ٹوپی کی وجہ سے فتح لکھ دیتا۔

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم قاسمِ حسن و جمال ہیں۔

وَنَضَحَ فِي وَجْهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ نَضْحَةً مِنْ مَاءٍ فَمَا كَانَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِ امْرَأَةٍ مِنَ الْجَمَالِ مَا كَانَ بِهَا

(ابو عبداللہ محمد بن احمد،القرطبی،متوفی ۶۷۱ھ،الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والاوھام واظہار محاسن اسلام،دار التراث العربی،القاہرہ،ص ۳۷۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرے پر پانی چھڑکا تو اس کی برکت سے آپ کے چہرے میں وہ حسن و جمال نظر آتا جو کسی دوسری عورت کے چہرے پر نہ تھا۔

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم قاسمِ علم و حکمت ہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهُ کَانَ کَثِیْرُ النِّسْیَانِ فَاَمَرَهُ بِبَسْطِ ثَوْبِهٖ فَغَرَفَ بِیَدِهٖ
ثُمَّ اَمَرَهُ بِضَمِّهٖ فَفَعَلَ فَمَا نَسِیَ شَیْئًا بَعْدُ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاریٰ من الفساد والاوھام واظھار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۷۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی بھول جاتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ میں نے بچھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر کر اس میں ڈالی پھر فرمایا کہ اس کو سینے سے لگا لو میں نے ایسا ہی کیا تو اس کے بعد مجھے کوئی چیز نہ بھولتی۔

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحلبی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۷۷۹ھ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں کے ساتھ کھانا کھاتے۔

وَیَاْکُلُ مَعَ الْخَادِمِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غلام کے ساتھ کھانا کھاتے

(یوسف بن اسماعیل النبھانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۲۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحلبی)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نعلین اور کپڑے خود مرمت کرتے۔

وَیُرَقِّعُ ثَوْبَهٗ وَیَخْصِفُ نَعْلَهٗ

اور اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگاتے اپنے نعلین خود مرمت کرتے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۱۳۳،دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحبلی)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سامان بازار سے خود لاتے۔

وَيَحْمِلُ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوْقِ

اور بازار سے اپنا سامان اٹھاتے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۱۳۳،دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحبلی)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر چیز منکشف فرمادی۔

وَكُشِفَ لَهُ حُجُبُ غَيْبِهِ وَقُدْرَتِهِ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے غیب اور قدرت کے پردے کھول دیے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۱۳۷،دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحبلی)

## وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام شہاب احمد المقری علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۰۴۱ھ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بول مبارک کبھی زمین پر نظر نہ آیا۔

مَا ظَهَرَ بَوْلُهُ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْأَرْضِ قَطُّ

زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول کبھی بھی ظاہر نہ ہوا

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۱۳۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام شہاب احمد المقری)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۳۰۰ھ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم روح الارواح ہیں۔

اَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم بِالرُّوْحِ اَعْظَمِ فَلِاَنَّهٗ رُوْحُ الْاَرْوَاحِ

روح اعظم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روحوں کی روح ہیں

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۹۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت الحقائق ہیں۔

اَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَقِيْقَةِ الْحَقَائِقِ فَلِاَنَّ كُلَّ حَقِيْقَةٍ اِلٰهِيَّةٍ وَ كَوْنِيَّةٍ اِنَّمَا تَحَقَّقَتْ بِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

اور حقیقت الحقائق کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر حقیقت الھیہ اور کونیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متحقق ہے

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۹۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ

امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجمع البحرین ہیں۔

أَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهِ صلى الله عليه وسلم بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ فَلِأَنَّهُ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْ الْوُجُوْبِ وَالْاَمْكَانِ

اور مجمع البحرین کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واجب اور ممکن کے دریاؤں کے ملنے کی جگہ ہیں۔

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہو یہ بھی ہے خطاء یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص۲۹۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء جلال و جمال کے مظہر ہیں۔

أَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهِ صلى الله عليه وسلم بِالْعَرْشِ الَّذِي اسْتَوٰى عَلَيْهِ الرَّحْمٰنُ فَلِأَنَّهُ مَظْهَرٌ لِجَمِيْعِ الْأَسْمَاءِ مِنْ جَلَالٍ وَجَمَالٍ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ كَمَا يَعْلَمُ لَا كَمَا نَعْلَمُ نَحْنُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس اسم عرش کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ جس پر رحمٰن نے استویٰ فرمایا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء جلال و جمال کے مظہر ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس پر استویٰ فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے نہ کہ اُس طرح جیسے ہم سمجھتے ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص۲۹۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم فیض اوّل ہیں۔

اَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِالْفَيْضِ الْاَوَّلِ فَلِاَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰى اَبْرَزَهُ مِنْ حَضْرَتِهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْئٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض اوّل کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جناب میں ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۲۹۷،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۹۲۳ھ

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا۔

اِنَّهُ اَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰى يَوْمَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

جس دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ہاں کیوں نہیں (اے اللہ تو ہمارا رب ہے)

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص۱۴،دار الکتب العلمیۃ ،بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆---اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش ،آسمان اور جنت پر لکھا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ اسْمَهُ الشَّرِيْفَ عَلَى الْعَرْشِ وَعَلٰى كُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَى الْجِنَانِ وَمَا فِيْهَا

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر لکھا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۴، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کے ہر عضو کا ذکر فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ذَکَرَہٗ فِی الْقُرْاٰنِ عُضْواً عُضْواً

بیشک اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر عضو کا ذکر کیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۴، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے نرم ہو جاتے۔

اِنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا مَشٰی فِی الصَّخْرِ غَاصَتْ قَدَمَاہُ فِیْہِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب چٹان پر چلتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے اس میں نشان پڑ جاتے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۵، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آیۃ الکرسی عطاء کی گئی۔

اِنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم خُصَّ بِاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آیۃ الکرسی کے ساتھ خاص کیا گیا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص۱۷،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت اسرافیل آئے۔

اِنَّ اِسْرَافِیْلَ ھَبَطَ عَلَیْہِ وَلَمْ یَھْبِطْ عَلٰی نَبِیٍّ قَبْلَہٗ

حضرت اسرافیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کے پاس نہیں اترے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص۱۹،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھاتے ہوئے کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

اِنَّہٗ یُکْرَہُ لِقَارِیِٔ حَدِیْثِہٖ اَنْ یَّقُوْمَ لِاَحَدٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھنے، پڑھانے والے پر کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص۲۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے ہیں۔

اِنَّہٗ تُعْرَضُ اَعْمَالُ اُمَّتِہٖ عَلَیْہِ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَھُمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے

لیے مغفرت کی دعا فرماتے ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں میدان محشر میں تشریف لائے گے۔

إِنَّهُ يُحْشَرُ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں میدان محشر میں تشریف لائے گے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۲۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام العارف باللہ سیدی الشیخ عبدالوھاب الشعرانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۹۷۲ھ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اہل بیت کی محبت امت پر فرض ہے۔

وَمَحَبَّتُهُ فَرْضٌ عَلَى الْأُمَّةِ وَكَذَٰلِكَ مَحَبَّةُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت امت پر فرض ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اھل بیت اور اصحاب کی محبت امت پر فرض ہے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام العارف باللہ

سیدی الشیخ عبد الوهاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن نمکین پانی کو میٹھا کر دیتا۔

وَ رِیْقُهٗ یُعْذِبُ الْمَاءَ الْمَالِحَ

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن نمکین پانی کو میٹھا کر دیتا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۸۱،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام العارف بالله سیدی الشیخ عبد الوهاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

وَهُوَ حَیٌّ فِی قَبْرِهٖ یُصَلِّی فِیْهِ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَةٍ

اور وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قبر میں زندہ ہیں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۸۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام العارف بالله سیدی الشیخ عبد الوهاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تلاوت عبادت ہے۔

وَ قِرَاءَةُ اَحَادِیْثِهٖ عِبَادَةٌ یُثَابُ عَلَیْهَا کَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

قرآن کی قرأت کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پڑھنا عبادت ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۸۱،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام العارف بالله سیدی الشیخ عبد الوهاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

## وصف النبی ﷺ از الشیخ عبدالرؤف المناوی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۰۳۰ھ

☆۔۔۔آپ ﷺ کے وزیر آسمان وزمین میں ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ اَیَّدَنِی بِاَرْبَعَۃٍ اِثْنَیْنِ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ جِبْرَئِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَ اِثْنَیْنِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرُ

بیشک اللہ تعالیٰ نے میری تائید فرمائی چار وزیروں کے ساتھ دو آسمان والوں میں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین)

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الشیخ عبد الرؤف المناوی ۱۰۳۰ھ)

## اوصاف النبی ﷺ از الامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ متوفی ۷۵۱ھ

☆۔۔۔آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہے۔

مُوَافِقَتُہٗ سُبْحَانَہٗ فِی الصَّلَاۃِ عَلَیْہِ

حضور ﷺ پر درود پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۲)

☆۔۔۔آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں ملائکہ کی موافقت ہے۔

مُوَافِقَةُ مَلَائِكَتِهٖ فِيْهِمَا

اور صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں اللہ کے فرشتوں کی موافقت ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے۔

حُصُوْلُ عَشَرَ صَلَوَاتٍ مِنْ اللّٰهِ عَلَى الْمُصَلِّيْ مَرَّةً

ایک مرتبہ درود پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ سے دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار صلوٰۃ وسلام پڑھنا دس درجے بلند کرتا ہے۔

اِنَّهٗ يَرْفَعُ لَهٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ

درود پڑھنے والے کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ پر ایک بار صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔

اِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ عَشَرَ حَسَنَاتٍ

درود پڑھنے والے کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ ،پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

اِنَّهُ يُمْحَى عَنْهُ عَشَرُ سَيِّئَاتٍ

درود پڑھنے والے کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ ،پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔جب بندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے مصائب میں اس کو کافی ہو جاتا ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِكِفَايَةِ اللّٰهِ الْعَبْدَ مَا اَهَمَّهُ

صلوٰۃ وسلام بندے کے مصائب میں اللہ تعالیٰ کی کفایت کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ ،پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا صدقہ کرنے کی طرح ہے۔

إِنَّهَا تَقُومُ مَقَامَ الصَّدَقَةِ لِذِي الْعُسْرَةِ

صلوٰۃ وسلام تنگ دست کے لیے صدقے کے قائم مقام ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ

بیشک صلوٰۃ وسلام حاجات کے پورے ہونے کا سبب ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا بندے کے لیے طہارت ہے۔

إِنَّهَا زَكَاةٌ لِلْمُصَلِّي وَطَهَارَةٌ لَهُ

صلوٰۃ وسلام پڑھنا صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کے لیے صفائی اور طہارت ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے اس کو موت سے پہلے جنت کی بشارت ملتی ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِتَبْشِيْرِ الْعَبْدِ بِالْجَنَّةِ قَبْلَ مَوْتِهٖ

صلوٰۃ وسلام بندے کی موت سے پہلے اس کو جنت کی بشارت کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا قیامت کی ہولنا کیوں سے نجات کا سبب ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ مِنْ اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور صلوٰۃ وسلام قیامت کے دن کی ہولنا کیوں سے نجات کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے آدمی کو بھولی آجاتی ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِتَذَكُّرِ الْعَبْدِ مَا نَسِيَهُ

صلوٰۃ وسلام بندے کے لیے اس چیز کی یاد کا سبب ہے جو وہ بھول گیا ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا فقر کو ختم کرتا ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِنَفْيِ الْفَقْرِ

بیشک صلوٰۃ وسلام فقر کی نفی کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ،جلاء الافہام،مکتبہ حقانیہ ،پشاور،ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا جنت کی راہ میں چل پڑتا ہے۔

اِنَّھَا تَرْمِی صَاحِبَھَا عَلٰی طَرِیْقِ الْجَنَّۃِ

صلوٰۃ وسلام آدمی کو جنت کی راہ پر چلاتا ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ،جلاء الافہام،مکتبہ حقانیہ ،پشاور،ص ۳۸۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے ہدایت اور دل کو تازگی ملتی ہے۔

اِنَّھَا سَبَبٌ لِھِدَایَۃِ الْعَبْدِ وَ حَیَاۃِ قَلْبِہٖ

صلوٰۃ وسلام آدمی کی ہدایت اور دل کی جلاء کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ،جلاء الافہام،مکتبہ حقانیہ ،پشاور،ص ۳۸۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا پل صراط پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے۔

اِنَّھَا سَبَبٌ لِتَثْبِیْتِ الْقَدَمِ عَلَی الصِّرَاطِ

بیشک صلوٰۃ وسلام پڑھنا پل صراط پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ ، پشاور، ص ۳۸۹)

## اوصاف النبی ﷺ از امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۳۵۰ھ

☆۔۔۔حضور ﷺ وفا کرنے والے اور وعدہ پورا کرنے والے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے وعدے کی وجہ سے تین دن ایک جگہ پر قیام فرمایا

یَا فَتٰی لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ۱، ص ۴۷)

اے نوجوان تم نے مجھے مشکل میں ڈالا میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں

☆۔۔۔حضور ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے تھے

فَكَانَ اَشَدَّ النَّاسِ تَوَاضُعًا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ۱، ص ۴۸)

اور آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے تھے۔

☆۔۔۔آپ ﷺ صادق وامین تھے

فَكَانَ اٰمَنَ النَّاسِ وَاَصْدَقَهُمْ لَهْجَةً مُنْذُ كَانَ اِعْتَرَفَ لَهٗ بِذٰلِكَ

مُحَادُوْہُ وَعَدَائُہُ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ۱،ص ۵۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ امانت دار اور لوگوں میں سب سے لہجہ کے اعتبار سے سچ بولنے والے تھے اور اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بھی اعتراف کرتے۔

☆ ---حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب زیادہ سے وقار والے لگتے تھے

عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ قَالَ النَّبِیُّ اَوْقَرُ النَّاسِ فِی مَجْلِسِہٖ

(... عیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی ...کتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ۱،ص ۵۲)

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں سب سے زیادہ وقار (عزت) والے تھے

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

☆ ---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد کا عالم

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ تِبَاعاً مِنْ خُبْزٍ حَتّٰی مَضٰی بِسَبِیْلِہٖ

(یوسف ... اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ۱،ص ۵۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی تین دن لگاتار پیٹ بھر کر روٹی نہ کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات

گزر گئی۔

☆۔۔۔حضور ﷺ سب سے بڑے عابد ہیں

جب حضور ﷺ کو آرام کا کہا جاتا اور آپ ﷺ عبادت میں مشغول ہوتے تو فرماتے

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْداً شَكُوْراً

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)ج ا ،ص۵۶)

کیا میں (رب کا) شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں ؟

آپ ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اپنا اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے اور بالکل تنہا غاروں اور صحراؤں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے چلے جاتے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ

روز گرم و شب تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور ﷺ کا خون پاک اور دوزخ سے بچانے والا ہے

فَقَالَ النَّبِیُّ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ ؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِسْتُ عَلَىٰ دَمَكَ اَنْ اُهْرِيْقَهُ فِی الْاَرْضِ فَهُوَ فِیْ بَطْنِیْ قَالَ اِذْهَبْ فَقَدْ اَحْرَزْتَ نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)ج ا ،ص۲۸۷)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے خون کا کیا کیا ؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے برا محسوس کیا کہ آپ ﷺ کے خون کو زمین پر بہاوں پس وہ میرے پیٹ

میں ہے (یعنی میں نے پی لیا ہے) تو حضور ﷺ نے فرمایا جا چلا جا تو نے اپنے آپ کو آگ (دوزخ) سے بچالیا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کے جسم کو لگا ہوا پانی دوزخ کو حرام کرنے والا ہے

عَنْ سَلْمٰی اِمْرَأَةِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَتْ اِغْتَسَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَشَرِبْتُ مَاءَ غُسْلِهٖ ثُمَّ اَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اِذْهَبِیْ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ بَدَنَكِ عَلَی النَّارِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)ج ا،ص۲۸۸)

حضرت سلمی جو حضرت ابو رافع کی زوجہ ہیں فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے غسل فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے غسل کے پانی کو پی لیا پھر اس کے بعد حضور ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا جا چلی جا بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے جسم کو آگ پر حرام کر دیا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کا بول پاک اور شفاء دینے والا ہے

عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَارَةٍ فَبَالَ فِیْهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِیْهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُهٗ فَضَحِكَ وَقَالَ اَمَا اِنَّكِ لَاتَتَّجِعَنَّ بَطْنَكِ اَبَدًا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)ج ا،ص۲۸۸)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ رات کو اٹھے اور ایک پیالے میں بول فرمایا پھر اس بعد میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی میں نے اس پیالے میں جو کچھ تھا پی لیا صبح کے وقت میں حضور ﷺ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ کو آگ سے محفوظ کر لیا ہے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھیں تو پھر بھی آپ کے اجر میں کمی نہیں ہوتی

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِداً نِصْفُ الصَّلَاةِ وَاَنْتَ تُصَلِّي قَاعِداً ؟ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ا ،ص ۴۸۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر ملی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کا آدھا اجر کم ہو جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں (یعنی میرے اجر میں کمی واقع نہیں ہوتی)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر اور واجب القتل ہے

مَنْ اِسْتَهَانَ بِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم كَفَرَ وَمَنْ سَبَّهٗ اَوْ هَجَاهُ قُتِلَ

بیشک جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی وہ کافر ہے اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا ہجو کی وہ قتل کیا جائے گا

عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّ رَجُلاً سَبَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فَقَالَ لَا لَيْسَتْ هٰذِهٖ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)ج ا ،ص ۴۹۱)

حضرت ابو برزہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی میں نے عرض کی اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی گردن نہ اڑا دوں ؟ تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا نہیں یہ سزا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے لیے ہیں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جنتی ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ تَزَوَّجَ اِلَیَّ اَوْ تَزَوَّجْتُ اِلَیْهِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)ج ا ،ص ۴۹۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ میں نے نکاح کیا یا جس نے میرے ساتھ نکاح کیا وہ ہرگز دوزخ میں داخل نہ ہوگی۔

(یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بھی جنتی ہونے پر روشن دلیل ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اپنی بیٹیوں سے کیا، محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
جلوگیانِ بیتِ شرف پہ درود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فعل مکروہ کرنے سے بھی پاک تھے

وَمِنْ خَصَائِصِهٖ اَنْ یُنَزَّهَ عَنْ فِعْلِ الْمَكْرُوْهِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ۱ ،ص۴۹۵)

اور آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ ﷺ فعل مکروہ سے بھی پاک تھے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ مختارِ کل ہیں

اِخْتِصَاصُہٗ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَاشَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ۱ ،ص۵۰۱)

آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ احکام میں جو چاہیں کریں۔

با عطا تم شاہ تم مختار تم

بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

☆۔۔۔جب حضور ﷺ کا حمل قرار پایا تو چوپائے بھی بولے اور آپ ﷺ کی شان بیان کی۔

اِنَّ کُلَّ دَابَّۃٍ کَانَتْ لِقُرَیْشٍ نَطَقَتْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ وَ قَالَتْ حُمِلَتْ بِرَسُوْلِ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَھُوَ اَمَانُ الدُّنْیَا وَ سِرَاجُ اَھْلِھَا

قریش کے ہر چوپائے نے اس رات کلام کیا اور کہا کہ (حضور ﷺ کی ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آج رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاملہ ہو گئی ہیں۔اور رب کعبہ کی قسم وہ رسول ﷺ دنیا والوں کی امان اور روشنی ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۶۷)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی آمد کی بشارتیں پانی کی مخلوق نے بھی دیں۔

وَکَذٰلِکَ اَھْلُ الْبِحَارِ یُبَشِّرُ بَعْضُھُمْ بَعْضاً

اسی طرح دریاؤں کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو خوش خبری دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۶۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر انبیاء کی جو شانیں عطاء کی گئیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو غیب سے آواز آئی کہ

وَاعْطُوْهُ خُلْقَ آدَمَ وَ مَعْرِفَةَ شِيْثٍ وَ شَجَاعَةَ نُوْحٍ وَ خُلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَلِسَانَ اِسْمَاعِيْلَ وَ رِضَا اِسْحَاقَ وَ فَصَاحَةَ صَالِحٍ وَ حِكْمَةَ لُوْطٍ وَ بُشْرٰى يَعْقُوْبَ وَجَمَالَ يُوْسُفَ وَشِدَّةَ مُوْسٰى وَصَبْرَ اَيُّوْبَ وَطَاعَةَ يُوْنُسَ وَ جِهَادَ يُوْشِعَ وَ صَوْتَ دَاؤدَ وَحُبَّ دَانِيَالٍ وَ وَقَارَ اِلْيَاسٍ وَ عِصْمَةَ يَحْيٰى وَ زُهْدَ عِيْسٰى(علیهم السلام)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم کا خلق اور حضرت شیث کی معرفت اور حضرت نوح کی شجاعت اور حضرت ابراہیم کا خلہ اور حضرت اسماعیل کی زبان اور حضرت اسحاق کی رضا اور حضرت صالح کی فصاحت اور حضرت لوط کی حکمت اور حضرت یعقوب کی بشارت اور حضرت یوسف کا حسن اور حضرت موسیٰ کا جلال اور حضرت ایوب کا صبر اور حضرت یونس کی طاعت اور حضرت یوشع کا جہاد اور حضرت داؤد کی آواز اور حضرت دانیال کی محبت اور حضرت الیاس کا وقار اور حضرت یحییٰ جیسی پاک دامنی اور حضرت عیسیٰ کا زہد عطاء کرو۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۶۸)

معجزے انبیاء کو خدا نے دیئے

## معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں کثرت سے دودھ دیتی تھیں۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

فَنَحْلِبُ وَ نَشْرِبُ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ مَا يَحْلِبُ اِنْسَانٌ قَطْرَةَ لَبَنٍ

ہم دودھ دھوتے اور جتنا اللہ تعالیٰ کی مشیئت ہو پیتے حالانکہ کسی انسان کو دودھ کا قطرہ بھی نہ ملتا تھا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ، حجة الله علی العالمین، قدیمی کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص۱۹۰)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد بڑے ہوئے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

وَ عَنْ حَلِيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا بَلَغَ شَهْرَيْنِ يَحْبُوْ اِلٰى كُلِّ جَانِبٍ وَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَ فِيْ اَرْبَعَةٍ كَانَ يُمْسِكُ الْجِدَارَ وَ يَمْشِيْ وَ فِيْ خَمْسَةٍ حَصَلَتْ لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى الْمَشْيِ فَلَمَّا بَلَغَ ثَمَانِيَةَ اَشْهُرٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو ماہ کے ہوئے تو چوتڑوں کے بل ہر طرف (دائیں، بائیں، آگے، پیچھے) ہو جاتے تھے۔اور تیسرے ماہ میں اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے اور چوتھے ماہ میں دیوار کے ساتھ چل لیتے اور پانچویں ماہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل طور پر چلنے کی قدرت حاصل ہو گئی تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ ماہ کے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام کرنے لگے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ، حجة الله علی العالمین، قدیمی

کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۹۱)

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام ذکر اللہ تھا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَوَّلُ کَلَامٍ تَکَلَّمَ بِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ نَطَقَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَتَکَلَّمَ بِھٰذَا اَیْضًا عِنْدَ وِلَادَتِہٖ کَمَا تَقَدَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کو کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام،، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا " تھا اور یہی کلمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کے وقت بھی بولے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۹۱)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو ماہ کی عمر میں فصیح کلام کرنے لگے۔

وَلَمَّا بَلَغَ تِسْعَۃَ اَشْھُرٍ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِالْکَلَامِ الْفَصِیْحِ

اور جب نو ماہ کے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فصیح کلام کرنے لگے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۹۱)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ماہ کی عمر میں تیر چلانا شروع کر دیا۔

وَلَمَّا بَلَغَ عَشَرَةَ اَشْهُرٍ كَانَ يَرْمِي بِالسِّهَامِ

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس ماہ کے ہوئے تو آپ نے تیر چلانا شروع کر دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبھانی ۱۳۵۰ھ، حجۃ اللہ علی العالمین، قدیمی کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۹۱)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عمر بن علی احمد الشافعی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۸۰۴ھ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمیشہ رہنے والی اور تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے۔

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ، مولانا۔ غایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیۃ) ص ۲۵۸)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے لوگوں پر طاری ہو جاتا۔

اِنَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ، مولانا۔ غایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیۃ) ص ۲۵۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتے جیسا کہ آگے دیکھتے ہیں۔

يَرَىٰ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ كَمَا يَنْظُرُ اَمَامَهٗ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ، مولانا۔ غایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیۃ) ص ۲۷۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ایسے دیکھتے جس طرح اپنے آگے دیکھتے تھے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں نمازی مخاطب ہوتا ہے۔

يُخَاطِبُهُ الْمُصَلِّي بِقَوْلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ لَا يُخَاطِبُ سَائِرَ النَّاسِ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ۔مولانا۔ غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامية) ص ۲۷۳)

اور نماز میں نمازی اپنے قول السلام علیك ایها النبی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے اور لوگوں میں سے کسی کے ساتھ مخاطب نہیں ہوتا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم (ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں) دیا گیا۔

اُعْطِيَ صلی اللہ علیہ وسلم جَوَامِعُ الْكَلِمِ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ۔مولانا۔ غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامية) ص ۲۸۷)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم دیا گیا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق کا علم دیا گیا۔

عُرِضَ عَلَيْهِ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ آدَمَ اِلٰى مَنْ بَعْدِهٖ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ۔مولانا۔ غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامية) ص ۲۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام خلق پیش کی گئی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے بعد تک جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیا کے نام سکھائے گے۔

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشکلات میں دستگیری (مدد) فرمانے والے ہیں۔

تَطَلَّبْتُ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ اَوْ مُسَاعِدٍ
اَلُوْذُ بِهٖ مِنْ خَوْفِ سُوْءِ الْعَوَاقِبِ
فَلَسْتُ اَرٰى اِلَّا الْحَبِيْبَ مُحَمَّدًا
رَسُوْلَ اِلٰهِ الْخَلْقِ جَمِّ الْمَنَاقِبِ

میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت میں مجھے برے نتائج کے خوف سے پناہ مل سکے۔اور امن وامان نصیب ہو سکے۔پس ایسا مددگار و معاون جو مصیبت میں دستگیری کرے مجھے کوئی نظر نہیں آتا بجز اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو ساری مخلوق کے پروردگار کے رسول ہیں اور جن کے محامد ومحاسن بے شمار ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۳۰)

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ العالمین
یا امان الخائفین یا ملتجی امداد کن

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے گناہوں کی معافی ملتی ہے۔

وَمُعْتَصَمُ الْمَكْرُوْبِ فِيْ كُلِّ غَمْرَةٍ
وَمُنْتَجَعُ الْغُفْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبٍ

مجھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا جس کے دامن رحمت میں ہر غمزدہ ہر مصیبت کے وقت پناہ لے سکے اور ہر تائب حصول مغفرت کے لیے جس کی

بارگاہ اقدس کا قصد کر سکے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۴۱)

اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر ہیں۔

سُلَالَةُ اِسْمَاعِيْلَ وَالْعِرْقُ نَازِعٌ
وَاَشْرَفُ بَيْتٍ مِنْ لُؤَىِّ بْنِ غَالِبِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر اور خلاصہ ہیں اور ان کے تمام محاسن وکمالات سے متصف ہیں اور اصل فرع کو اپنی طرف کھینچنے والی ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوی بن غالب کے بہترین قبیلہ سے ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۴۴)

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں آشفتہ سر لوگوں کی طرح شور وغوغا کرنے والے نہیں۔

وَمَنْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ بِاَنْ لَيْسَ خُلْقُهٗ
بِفَظٍّ وَفِى الْاَسْوَاقِ لَيْسَ بِصَاخِبِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ رسول ہیں جن کے متعلق پہلے انبیاء کرام نے یہ خبر دی تھی لہ آپ کے خلق میں سختی اور درشتی نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں آشفتہ سر لوگوں کی طرح شور وغوغا کرنے والے نہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۴۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں۔

وَدَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ بِنَاءِهٖ
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ نِيْلُ الرَّغَائِبِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں اور اس بیت اللہ شریف میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطاء کی جاتی ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۴۸)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو کمان کی طرح باریک تھے۔

جَمِيْلُ الْمُحَيَّا اَبْيَضُ الْوَجْهِ رَبْعَةٌ
جَلِيْلُ كَرَادِيْسَ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور حسین ہے اور رنگ سفید ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ اور اعضاء کی ہڈیاں پر گوشت ہیں اور آپ کے ابرو کمان کی طرح طویل اور باریک ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۵۱)

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گل پاک کی منبت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے فصیح ہیں کہ عجمیت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔

صَبِیْحٌ مَلِیْحٌ اَدْعَجُ الْعَیْنِ اَشْکَلُ
فَصِیْحٌ لَّہُ الْاِعْجَامُ لَیْسَ بِشَائِبِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور روشن ہے حسن دل لبھانے والا ہے چشم مازاغ کی سیاہی بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سرخ ڈوروں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد پرکشش بنا دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس میں عجمیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۵۲)

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔بڑے بڑے بہادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ لیتے ہیں۔

تَرَی اَشْجَعَ الْفُرْسَانِ لَاذَ بِظَهْرِهٖ
اِذَا اِحْمَرَّ بَاْسٌ فِیْ بَخْسِ الْمُوَاجِبِ

تو دیکھے گا بڑے بڑے بہادر شہسوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے پیچھے پناہ لیتے ہیں جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو اور مقتولوں کی لاشیں اپنی قتل گاہوں میں گر رہی ہوں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن

پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۵۹)

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفٰے تیری صولت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور ﷺ انتقام پر قدرت کے باوجود معاف فرمادیتے۔

وَمَا زَالَ یَعْفُو قَادِرًا عَنْ مُسِیْئِهِمْ
كَمَا كَانَ مِنْهُ عِنْدَ جَبْذَةِ جَاذِبِ

حضور ﷺ قدرت واختیار کے باوجود ہر اذیت پہنچانے والے کو معاف فرماتے رہے جس طرح اعرابی نے جب سختی سے چادر کو حضور ﷺ کی گردن مبارک میں کھینچا یہاں تک کہ وہاں نشانات پڑ گئے حضور ﷺ نے پھر بھی اس سے انتقام نہ لیا بلکہ اس بد اخلاقی کے بدلے میں تبسم فرمایا اور اس کو اپنے انعام سے نوازا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۶۲)

انت فیہم نے عدو کو بھی دامن میں لیا
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

☆۔۔۔حضور ﷺ بہت زیادہ قناعت فرماتے تھے۔

مَا زَالَ طُوْلَ الْعُمْرِ لِلّٰهِ مُعْرِضًا
عَنِ الْبَسْطِ الدُّنْيَا وَعَيْشِ الْمَرَازِبِ

حضور ﷺ عمر بھر اللہ تعالٰی کی خوشنودی کے حصول کے لیے دنیا کے اموال کی فروانی اور عجمی رئیسوں کی عیش وعشرت سے روگردانی کیے رہے باوجود اس بات کے، کہ اموال کی کثرت تھی۔ اور صحابہ کرام کے احوال بھی بہت بہتر ہو گئے تھے لیکن کاشانہ نبوت میں وہی سادگی تھی کھانا بھی سادہ رہائش کا سامان بھی سادہ کبھی کھجوریں

کھا کا اوپر سے پانی کے چند گھونٹ پی لئے کبھی جو کی روٹی کھا کر آٹھ پہر گزار لئے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۶۴)

دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔کفار نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بات میں دروغ گوئی اور جھوٹ سے پاک پایا۔

فَاَرْسَلَ مِنْ عُلْیَا قُرَیْشٍ نَبِیَّہٗ
وَلَمْ یَکُ فِیْمَا قَدْ بَلَوْہُ بِکَاذِبِ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے اعلیٰ ترین خاندان میں پیدا فرمایا اور قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح آزمایا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور کردار کو دروغ گوئی اور کذب بیانی سے پاک وصاف پایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۷۵)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کے طلب گاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن فرمایا۔

وَاَوْضَحَ مِنْھَاجُ الْھُدٰی لِمَنِ اھْتَدٰی
وَمَنَّ بِتَعْلِیْمٍ عَلٰی کُلِّ رَاغِبِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کے طلبگاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن کر دیا اور ہر خیر و برکت کے متلاشی کو شریعت کے علم سے بہرہ ور کرنے کا احسان فرمایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۷۸)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

مِنَ الْغَیْبِ کَمْ اَعْطٰی الطَّعَامَ لِجَائِعٍ
وَکَمْ مَرَّۃٍ اَسْقٰی الشَّرَابَ لِشَارِبِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم غیب کے مدد سے بارہا بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۹۷)

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

☆۔۔۔قریب المرگ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے شفاء یاب ہوتے ہیں۔

وَکَمْ مِنْ مَرِیْضٍ قَدْ شَفَاہُ دُعَاءُہٗ
وَاِنْ کَانَ قَدْ اَشْفٰی لِوَجْہِۃٍ وَاجِبِ

بہت سے مریض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے صحت یاب ہو چکے اگرچہ شدت مرض کے باعث وہ قریب المرگ ہو کر پڑے تھے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۱۰۰)

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بادلوں سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجىٰ لِكَشْفِ رَزِيَّةٍ
وَمَنْ جُوْدُهٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ

اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جاسکتی ہے اور اے وہ نبی جس کی سخاوت بادلوں کی موسلا دھار بارش سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۱۵۶)

یہ فیض دیئے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

☆۔۔۔اگر تمام محاسن اور کمالات جمع کر دیئے جائیں تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غبار کی مثل ہیں۔

كَرِيْمٌ اِنْ تَجَمَّعَتِ الْمَعَالِيْ
تَرَىٰ فِيْ جَنْبِهٖ مِثْلَ الْهَبَاءِ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہ ذات کریم ہے کہ جب سارے اوصاف کمالات اور محامد حسنہ جمع کر دیئے جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حقیقت گرد غبار کی مانند ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۲۰۰)

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر
رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہ نقشِ کفِ پا ہو کر

☆۔۔۔ ہر ایک کو مقام و مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ملا۔

وَبِهٖ صَارَتْ مَعَالِيهِمْ مَعَالِي
بِلَا رَيْبٍ هُنَاكَ وَلَا خَفَاءِ

ارباب اخلاق عالیہ کے اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی بلند ہوئے ہیں یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں کوئی شک نہیں نہ کوئی خفا ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۲۰۴)

ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گیے
حد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام المتکلمین مولانا نقی علی خاں، متوفی ۱۲۹۷ھ

## والد ماجد سیّدی و مرشدی امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ اللہ تعالیٰ

(نوٹ حضرت امام نقی علی خاں نے جو اُردو استعمال کی ہے وہ مشکل ہے اس لیے ہم قارئین کی آسانی کے لیے اس کو آسان اُردو میں بدل کر لکھتے ہیں انشاء اللہ معنی و مفہوم وہی رہے گا۔ ابوالاحمد غفرلہ)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر کفر کی آگ بجھ گئی۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو مجوس کی ایک ہزار سال سے جلنے والی آگ جس کی وہ عبادت کرتے تھے بجھ گئی تا کہ ظاہر ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو ختم فرما دے گا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۶)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر سب بادشاہوں کے تخت اُلٹ گئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو سب بادشاہوں کے تخت اُلٹ گئے اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال ہیبت اور عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۶)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شاہِ ایران کے محل کے چودہ برج گر پڑے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ایران کے بادشاہ کے محل کے چودہ برج گر پڑے اس میں اشارہ تھا کہ اس کی اولاد سے چودہ بادشاہ حکومت کریں گے آخر کار اس کی سلطنت پر امت محمدی کا قبضہ ہو جائے گا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۶)

☆۔۔۔آپ کی ولادت پر شیطان باندھ دیئے گئے۔

جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاملہ ہوئیں

اس رات فرشتوں نے شیطانوں کو باندھ دیا اور ابلیس کے تخت کو دریا میں ڈال دیا۔

(مولانا نقی علی خاں، امام الکلام، انوارِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ، زاویہ پبلشرز، لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۷)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ستارے زمین کی طرف جھک گئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ستارے زمین کی طرف اس قدر جھکے تھے کہ دیکھنے والوں نے گمان کیا کہ ہمارے اوپر گر جائیں گے اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت صرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ سلطنت ہے۔

(مولانا نقی علی خاں، امام الکلام، انوارِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ، زاویہ پبلشرز، لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۷)

عرش تا فرش ہے جس کی زیرِ نگیں
اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر کعبہ نے سجدہ کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر اداء کیا۔

جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں تھے آپ نے دیکھا کہ بیت اللہ نے مقامِ ابراہیم میں سجدہ کیا اور فصیح زبان سے کہا الحمدللہ اب مجھے اللہ تعالیٰ بتوں کی نجاست سے پاک فرمائے گا۔

(مولانا نقی علی خاں، امام الکلام، انوارِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ، زاویہ پبلشرز، لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۷)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کے گر پڑا

☆۔۔۔حضور ﷺ کا ستر بچپن میں بھی ظاہر نہ ہوا۔

حضور ﷺ کا ستر بچپن میں بھی ظاہر نہ ہوتا اگر کسی وقت کھل جاتا تو فرشتے اس کو چھپا دیتے۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۰۰ء،ص۲۲۹)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے بالوں سے خوشبو آتی۔

آپ ﷺ کے بالوں سے خوشبو کی لپیٹیں آتیں اور ہمیشہ چمکتے رہتے جس بیمار کو آپ ﷺ کے بال مبارک دھو کر پلا دیئے جاتے وہ فوراً اچھا ہو جاتا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۰۰ء،ص۲۲۹)

☆۔۔۔آپ ﷺ کے لعابِ دہن سے سانپ کا زہر اُتر گیا۔

غارِ ثور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے کاٹا حضور ﷺ نے اپنا لعاب لگایا تو فوراً آرام آگیا اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کو حضور ﷺ نے اپنا لعاب خواب کے اندر عطاء فرمایا اس دن سے امام شافعی کا حفظ ایسا ہو گیا کہ کبھی بھی کوئی بات نہ بھولتی۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۰۰ء،ص۲۲۹)

## اوصاف النبی ﷺ از خطیب پاکستان علامہ شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔حضور ﷺ کے بال مبارک کی بے حرمتی کرنے والے پر جنت حرام ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ اٰخِذٌ شَعْرَةً مَنْ اٰذٰى شَعْرَةً مِنْ شَعْرِیْ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے فرما رہے تھے جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت پہنچائی تو اس پر جنت حرام ہے۔

(جامع الاحادیث :۳۳۴۹۵، کنزالعمال:۳۵۳۵۱ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۸۰)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل حسن عطاء کیا گیا۔

حضرت ابو نعیم فرماتے ہیں

وَ نَبِیُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم اُوْتِیَ مِنَ الْجَمَالِ مَا لَمْ یُؤْتَهُ اَحَدٌ وَ لَمْ یُؤْتَ یُوْسُفُ اِلَّا شَطْرَ الْحُسْنِ وَاُوْتِیَ نَبِیُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم جَمِیْعَهٗ

مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حسن و جمال عطاء ہوا جو کسی اور مخلوق کو عطاء نہیں ہوا یوسف علیہ السلام کو حسن کا ایک جزو ملا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل حسن عطاء کیا گیا

(خصائص کبریٰ ،ج۱،ص۱۸۲ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۸۷)

☆۔۔۔لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا نبی ہونا تسلیم کر لیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

فَلَمَّا رَاَیْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ الْکَذَّابِ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(المستدرک:۴۲۷۳،خصائص کبریٰ،ج۱،ص۱۹۱ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۸۸)

☆۔۔۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مثل آئینے کے ہو جاتا۔

نہایہ ابن اثیر میں ہے

اِنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ کَانَ اِذَا سُرَّ فَکَانَ وَجْہُہٗ الْمِرَاۃَ الَّتِیْ تُرٰی فِیْھَا صُوَرُ الْاَشْیَاءِ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسرور وخوش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مثل آئینے کے ہو جاتا کہ اس میں اشیاء کا عکس نظر آتا۔

(زرقانی علی المواہب ،ج۴،ص۸۰ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۸۹)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ضَحِکَ یَتَلَاْلَوءُ فِی الْجُدُرِ

جب نبی اکرم خندہ فرماتے (تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں) جن سے دیواریں روشن ہو جاتیں

(خصائص الکبریٰ،ج۱،ص۸۴،جمع الوسائل،ج۲،ص۱۵ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۱۲۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کی وجہ سے آنکھیں روشن ہو گئیں۔

فَكَانَ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا فَنَفَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنِهِ فَأَبْصَرَ فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ

(حضرت فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سانپ کے انڈوں پر پاؤں آنے کی وجہ سے سفید ہوگئیں) اوران کو دونوں آنکھوں سے کچھ نظر نہ آتا تھا تو حضور ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا تو وہ بینا ہو گئے اور سب کچھ نظر آنے لگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اسّی برس کی عمر میں سوئی میں خود دھاگا ڈالا کرتے تھے۔

(بیہقی ج۶، ص۱۷۳، طبرانی :۳۵۴۶، شفاء شریف، ج۱، ص۲۱۳، خصائص کبریٰ، ج۲، ص۷۹، زرقانی علی المواہب، ج۵، ص۱۸۸، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۱۶۵)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے جلا ہوا ہاتھ ٹھیک کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَانْكَفَأَتِ الْقِدْرُ عَلٰى ذِرَاعِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ وَهُوَ طِفْلٌ فَمَسَحَ عَلَيْهِ وَ دَعَا لَهُ وَ تَفَلَ فِيْهِ فَبَرَأَ لِحِيْنِهِ

محمد بن حاطب جو ابھی بچے تھے ان کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی جس سے ان کا ہاتھ جل گیا۔ حضور ﷺ نے جلی ہوئی جگہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی اور اس پر تھوک دیا تو وہ ہاتھ اسی وقت اچھا ہوگیا۔

(شفاء شریف ج۱، ص۲۱۴، بخاری فی التاریخ، ۸، بیہقی ج۶، ص۱۷۵، خصائص کبریٰ ج۲، ص۷۹، زرقانی، ج۵، ص۱۹۲ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۱۶۷)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے پھوٹی ہوئی آنکھ ٹھیک کر دی۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رُمِیتُ بِسَهْمٍ یَوْمَ بَدْرٍ فَفُقِئَتْ عَیْنِی فَبَصَقَ فِیهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَا لِی فَمَا آذَانِی مِنْهَا شَیْءٌ

کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا تو وہ پھوٹ گئی حضور ﷺ نے اس میں اپنا تھوک مبارک ڈال دیا اور دعاء فرمائی پس مجھے اس تیر لگنے کی ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بھی بالکل ٹھیک ہوگئی۔

(خصائص کبری، ج ۲، ص ۲۰۵، سبل الهدی والرشاد، ج ۴، ص ۵۳، بحواله ذکر جمیل، علامه شفیع اوکاڑوی صاحب علیه الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص ۱۶۷)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے سر کی ہڈیاں ٹھیک کردیں۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے میرے سر پر ایسی ضرب لگائی کہ سر کی ہڈیاں تک کھل گئیں۔

فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْهَا وَنَفَثَ فِیهَا فَمَا آذَانِی مِنْهَا شَیْءٌ

میں اس حال میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور ﷺ نے پٹی کھول کر اس زخم میں تھوک دیا پس اس کے بعد مجھے بالکل تکلیف نہ ہوئی اور زخم اچھا ہوگیا۔

(طبرانی: ۳۲۴، خصائص کبری، ج ۲، ص ۷۰ بحواله ذکر جمیل، علامه شفیع اوکاڑوی صاحب علیه الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص ۱۶۸)

☆۔۔۔پنڈلی ٹھیک ہوگئی۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خیبر کے دن میری پنڈلی پر ضرب شدید لگی۔

فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَنَفَثَ فِیهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَیْتُهَا حَتّٰی السَّاعَةِ

میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے تین بار اس پر دم کیا پھر

پنڈلی میں کبھی درد نہ ہوا۔

(بخاری شریف:۴۲۰۶بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۱۶۸)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے سینے کا زخم فوراً ٹھیک کر دیا۔

حضرت کلثوم بن حصین کے سینے میں ایک تیر لگا وہ حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے۔

فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ فَبَرَءَ

تو حضور ﷺ نے ان کے زخم پر تھوک دیا وہ فی الفور اچھے ہو گئے۔

(شفاء،ج۱،ص۲۱۳،سبل الہدی،ج۱۰،ص۲۴بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۱۶۹)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے کٹا ہوا ہاتھ ٹھیک کر دیا۔

جنگ بدر میں ابو جہل نے حضرت معوذ بن عفرا کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔

فَجَاءَ يَحْمِلُ يَدَهٗ فَبَصَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَلْصَقَهَا فَلَصِقَتْ

تو وہ اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے حاضر ہوئے حضور ﷺ نے اس پر تھوک دیا اور ملا دیا وہ اسی وقت جڑ گیا اور ایسا معلوم ہوتا کہ کبھی کٹا ہی نہ تھا۔

شفاء،ج۱،ص۲۱۴،سبل الہدی،ج۱۰،ص۲۳بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۱۶۹)

☆۔۔۔حضور ﷺ نے کندھے کی کاری ضرب ٹھیک کر دی۔

جنگ بدر میں حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ایک ایسی ضرب لگی جس سے کاندھے کی ایک طرف لٹک پڑی۔

فَرَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَفَثَ عَلَيْهِ حَتّٰى صَحَّ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لٹکی ہوئی طرف کو اس کی جگہ پر رکھ کر اوپر تھوک دیا تو وہ کندھا ٹھیک ہو گیا۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۱۳ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۷۰)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے سفید بال سیاہ ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی اصلاح کی یعنی کم اور زائد بالوں کو درست کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعاء فرمائی کہ

اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ فَاسْوَدَّتْ لِحْيَتُهُ بَعْدَ مَا كَانَتْ بَيْضَاءَ

اے اللہ اس کو زینت دے راوی کہتے ہیں کہ اس یہودی کی داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے مگر اس دعاء کی برکت سے پھر سیاہ ہو گئے۔

(بیہقی، ج ۲، ص ۲۱۰، خصائص کبری، ج ۲، ص ۲۳، سبل الہدی، ج ۱۰، ص ۲۰۷، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۹۱)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے چاندی کی طرح چمکتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے جب بھی ننگے ہو جاتے۔

فَكَاَنَّمَا سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ

تو یوں معلوم ہوتا جیسے چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

(بیہقی، ج ۲، ص ۲۷۵، ترمذی شمائل، ج ۱، ص ۲۵، خصائص کبری، سبل

الھدی، ج۲، ص۴۳، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۰۷)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے کندھوں کی بلندی کا عالم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے مجھے بت توڑنے کے لیے کندھوں پر چڑھایا تو ان کے کندھوں کی بلندی کا یہ عالم تھا کہ

اِنِّی لَوْ شِئْتُ نِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ

اگر میں چاہتا تو آسمان کے کناروں کو پالیتا۔

(المستدرک:۳۳۸۷، خصائص کبریٰ ۲۶۴، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۰۷)

☆۔۔۔حضور ﷺ کی بغلوں کا پسینا کستوری سے اعلیٰ ہے۔

ایک صحابی الرسول ﷺ فرماتے ہیں کہ

فَضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَالَ عَلَیَّ مِنْ عِرْقِ اِبْطِهٖ مِثْلَ رِيْحِ الْمِسْكِ

حضور ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگالیا وہ ایسا وقت تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینا مجھ پر ٹپک رہا تھا۔

(دارمی:۲۴، خصائص کبریٰ ج [illegible] ص [illegible]، زرقانی علی المواہب، ج۴، ص۱۸۷، بحوالہ ذکر [illegible] علامہ [illegible] اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز [illegible] ص [illegible])

☆۔۔۔حضور ﷺ کے ہاتھوں کی برکت سے چہرہ آئینے کی مثل ہوگیا۔

حضرت ابو العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجْهَ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ فَكَانَ لِوَجْهِهٖ بَرِيْقٌ حَتّٰى كَانَ يَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهٖ كَمَا يَنْظُرُ فِي الْمِرْاٰةِ

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ بن ملحان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا تو ان کے چہرے میں اتنی چمک پیدا ہوگئی کہ ان کے چہرے میں اشیاء کا عکس اسی طرح دیکھا جاتا جیسے آئینے میں دیکھا جاتا ہے۔

(شفاء، ج۱، ص۲۲۰، سبل الہدیٰ، ج۱۰، ص۳۵، مسند احمد:۲۰۳۱۷، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ص۲۴۸)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے علم حاصل ہوگیا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ قَالَ فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست کرم میرے سینے پر مارا اور دعاء فرمائی کہ اے اللہ اس کے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور اسکی زبان کو حق پر ثابت رکھ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس قوت سے تا دم حیات فریقین کے مقدمات کے فیصلے کرنے میں مجھے ذرا برابر بھی غلطی کا شبہ نہیں ہوا۔

(ابن ماجہ:۲۳۱۰، حاکم:۴۶۵۸، خصائص کبریٰ، ج۲، ص۷۳، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ص۲۴۸)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے مرتے دم تک چہرہ تازہ رہا۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔

فَمَسَحَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَجْهَهُ فَمَا زَالَ وَجْهُهُ جَدِيْدًا حَتّٰى مَاتَ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا اس کا اثر یہ ہوا کہ مرتے دم تک انکا چہرہ تروتازہ رہا۔

(خصائص کبریٰ، ج۲،ص۸۳،سبل الہدیٰ،ج۱۰،ص۳۵بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۵۱)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے پانی دودھ بن گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک مشکیزہ بھرا اور اس کا منہ باندھ کر دعا فرمائی اور صحابہ کرام کو عطاء فرمادیا۔

فَلَمَّا حَضَرَتْهُمُ الصَّلٰوةُ نَزَلُوْا فَحَلُّوْهُ فَإِذَا بِهِ لَبَنٌ طَيِّبٌ وَ زُبْدَةٌ فِيْ فِيْهِ

جب ان کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے اس کو کھولا تو وہ نہایت عمدہ اور تازہ دودھ تھا اور اس کے منہ پر مکھن تھا۔

(شفاء شریف ،ج۱،ص۲۲۰،طبقات ابن سعد،ج۱،ص۱۳۶،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۶۰)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے بال اُگ آئے۔

مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى رَأْسِ صَبِيٍّ بِهِ عَاهَةٌ نَهْرًا وَ اسْتَوٰى شَعْرُهُ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنجے بچے کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا گنجا پن جاتا رہا اور سارے بال برابر ہو گئے۔

(شفاء شریف ،ج۱،ص۲۲۰،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۶۱)

☆ ۔۔۔آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے تھن دودھ سے بھر گئے۔
حضور ﷺ نے ایک ایسی بکری جس کے تھن بالکل خشک تھے اس کو پکڑا اور

فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ضَرْعَھَا وَدَعَی اللّٰہَ وَاَتَاہُ اَبُوْ بَکْرٍ بِصَحْفَۃٍ فَحَلَبَ فِیْھَا وَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِشْرَبْ ثُمَّ قَالَ لِضَرْعٍ اقْلِصْ فَعَادَ کَمَا کَانَ وَکَانَ ھٰذَا ھُوَ سَبَبُ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حضور ﷺ نے اس کے تھنوں پر اپنا دست کرم پھیرا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور حضرت ابو بکر نے ایک بڑا ٹپ نما برتن لا کر حاضر کیا آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوہا۔وہ بھر گیا اور حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ پی لو اور پھر تھنوں کو حکم دیا کہ جیسے تھے ویسے ہی ہو جاؤ وہ جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اسلام لانے کا بھی سبب بنا۔

(بیہقی ض ۲،ص ۱۷۱ شفاء شریف،اسد الغابہ:۱۷۷،۳ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۰ء ۲۸۴)

☆ ۔۔۔آپ ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے داد (دہدر) ٹھیک ہو گیا۔

حضرت ابیض بن جمال رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داد تھا جو ان کی ناک کو چیر گیا تھا اور اس کی وجہ سے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَمَسَحَ وَجْھَہٗ فَلَمْ یُمْسِ مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَمِنْھَا اَثَرٌ

تو حضور ﷺ نے ان کو بلا کر ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا شام نہ ہونے پائی تھی کہ داد کا کوئی نشان نہ رہا۔

(خصائص کبریٰ،ج ۲،ص ۷۵،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی

صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۲۹۰)

☆۔۔۔حضور ﷺ نے اپنے ناخن تبرکاً تقسیم فرمائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَظْفَارَہٗ وَقَسَّمَ بَیْنَ النَّاس

حضور ﷺ نے اپنے ناخن ترشوائے اور صحابہ میں تقسیم فرمادیئے

(مسند امام احمد: ۱۲۴۷۴،۱۲۴۷۵،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۲۹۳)

☆۔۔۔کسی نے حضور ﷺ کے ستر کو نہ دیکھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مِنْ کَرَامَتِیْ عَلٰی رَبِّیْ اِنِّیْ وُلِدْتُ مَخْتُوْنًا وَلَمْ یَرٰی اَحَدٌ سَوْاٰتِیْ

حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی طرف سے یہ بھی میرے اکرام واعزاز میں داخل ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور کسی نے میرے ستر کو نہیں دیکھا۔

(ابن عساکر ج۳،ص۴۱۲،طبرانی:۲۱۴۸،ابو نعیم:۹۱، زرقانی، ص۱۲۴، کنزالعمال: ۳۱۹۲۴،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۳۹۳)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک نرم ونازک تھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حُمُوْشَۃٌ

رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک لطیف ونازک تھیں۔

(ترمذی:۳۶۴۵،مشکوۃ:۵۷۹۶بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب

علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۱ء ۲۶۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے پاؤں لوگوں کی طرف نہیں کیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کر کے یا لوگوں کی طرف پھیلا کر بیٹھے ہوں۔

(ترمذی:۲۴۹۰،مشکوۃ:۵۸۲۴،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۱ء، ص۳۶۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مارنے کی وجہ سے پانی نکل آیا۔

حضرت ابوطالب کو پیاس لگی تو۔

قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَطِشْتُ وَلَيْسَ عِنْدِي مَاءٌ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَرَبَ بِقَدَمِهِ الْأَرْضَ فَخَرَجَ الْمَاءُ فَقَالَ اشْرَبْ

انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے بھتیجے میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا فرمایا اے چچا پانی پی لو۔

(ابن سعد:ج ۱،ص ۱۲۱،ابن عساکر:۸۲۱۳،شفاء شریف، زرقانی،ج ۵،ص ۱۷۰، اصابہ: ۱۰۱۷۵،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۱ء ص۳۷۰)

☆۔۔۔پہاڑ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر جھومتے ہیں اور حکم کی تکمیل کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وہ قدم ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکر

وحضرت عمر وحضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا (آپ ﷺ کے جلال سے کانپنے لگا یا آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جھومنے لگا)

فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

تو حضور ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ تو وہ ٹھہر گیا۔

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

(بخاری شریف:۳۶۷۵،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۷۱)

☆۔۔۔جس جانور پر آپ ﷺ نے سواری فرمائی وہ ہمیشہ توانا وتندرست رہا۔

امام ابن سبع فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے

اَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ رَكِبَهَا بَقِيَتْ عَلَى الْقَدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ وَلَمْ تَهْرَمْ بِبَرَكَتِهِ ﷺ

وہ تمام جانور جس پر حضور ﷺ سوار ہوئے آپ ﷺ کی سواری کی برکت سے وہ ہمیشہ توانا وتندرست رہے اور کبھی کمزور اور ضعیف نہ ہوئے۔

(خصائص کبری،ج۲،ص۲۴،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۷۲)

☆۔۔۔آپ ﷺ کے کلام کی تصدیق منبر نے کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَمَا قَدَرُوْا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ حَتّٰی بَلَغَ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ فَقَالَ الْمِنْبَرُ ھٰکَذَا فَجَاءَ وَذَھَبَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر یہ آیت پڑھی،، **وما قدروا اللہ حق قدرہ** جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم **عما یشرکون** پر پہنچے تو منبر سے آواز آئی ایسا ہی ہے یعنی یہ صحیح ہے اور تین بار آگے پیچھے ہوا۔

(بزار:۵۳۹۷،ابن عدی،حاکم،خصائص کبریٰ،ج۲،ص۷۷،بحوالہ ذکر جمیل ، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۳۷۴)

☆۔۔۔جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ لگایا اس کو صحابہ کرام باوضو ہاتھ لگاتے۔

جناب احمد بن فضلویہ زاہدان کے پاس ایک کمان تھی جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں پکڑا تھا فرماتے ہیں

مَا مَسَسْتُ الْقَوْسَ بِیَدِیْ اِلَّا عَلٰی طَھَارَۃٍ مُنْذُ بَلَغَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخَذَ الْقَوْسَ بِیَدِہٖ

جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کمان کو ہاتھ میں لیا ہے میں نے کبھی اس کو بے وضو نہیں چھوا۔

(شفاء شریف ،ج۲،ص۴۳،سبل الھدی،ج۱۱،ص۴۵۱،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۴۲۲)

☆۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ کو ہاتھ لگاتے اور پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا گیا۔

وَاضِعاً یَدَہٗ عَلٰی مَقْعَدِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلٰی وَجْهِهٖ

کہ منبر اقدس میں حضور ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ پر اپنے ہاتھ کو ملتے پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

(شفا شریف، ج۲، ص۴۴، سبل الہدی، ج۱۱، ص۴۵۱، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۴۲۴)

## اوصاف النبی ﷺ از علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔آپ ﷺ کا نور حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تسبیح پڑھتا رہا۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ اَوْدَعَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِهٖ فَسَمِعَ فِیْ ظَهْرِهٖ نَشِیْشًا كَنَشِیْشِ الطَّیْرِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور محمدی ﷺ کو ان کی پشت میں ودیعت کیا۔

تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی پشت مبارک پرندوں کے چہچانے کی آواز سنی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هٰذَا تَسْبِیْحُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ اُخْرِجُهٗ مِنْ ظَهْرِكَ وَ اَوْدِعُهٗ فِی الْاَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَ الْاَحْشَاءِ الزَّاهِرَةِ

یہ اس خاتم الانبیاء ﷺ کی تسبیح کی آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا

اور میں اس کو پاک پشتوں اور پاک رحموں میں ودیعت رکھوں گا۔

(بیان المیلاد النبوی، ص۲۰، الانوار ومصباح السرور الافکار، ص۵، بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے
سرتاج انبیاء کا حبیب الہٰ ہے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان لکھا تھا۔

بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خصائص کبریٰ، ج۱، ص۹، مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

☆۔۔۔کرامت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوَّا بِشِیْثَ اِنْتَقَلَ عَنْ آدَمَ اِلٰی حَوَّاءَ وَکَانَتْ تَلِدُ فِیْ کُلِّ بَطْنٍ وَلَدَیْنِ اِلَّا شِیْثًا فَاِنَّھَا وَلَدَتْہُ وَحْدَہٗ کَرَامَۃً لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور محمد صلب آدم سے بطن حوا میں منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو بچے پیدا ہوتے تھے مگر شیث علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت کی وجہ سے تھا۔

(کتاب الوفاء، ج۱، ص۳۵، انوار محمدیہ، ص۱۰، مواہب اللدنیہ، المیلاد

النبوی، ص ۲۰ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص ۱۸۹، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

وَبِكَ الْخَلِيْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ
بَرْداً وَقَدْ خَمِدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیل علیہ السلام نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی اور بجھ گئی۔

(قصیدۃ النعمان، ص ۲۹، بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص ۱۹۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل کو اللہ حاجت رسول اللہ کی

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک باقی رہے گی۔

يَأْتِيْ رَسُوْلٌ بِالْحَقِّ وَ الْعَدْلِ يَكُوْنُ الْمُلْكُ فِيْ قَوْمِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْفَصْلِ

ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف لائے گا اور اس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک قائم رہے گی۔

(انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص ۲۶۳، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

# اوصاف النبی ﷺ از علامہ مفتی منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔جس نے قرآن میں غور کیا وہ حضور ﷺ کی شان ہی شان پائے گا۔

امام سبکی فرماتے ہیں

وَمَنْ تَأَمَّلَ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ وَجَدَهٗ طَافِحًا بِتَعْظِيْمٍ عَظِيْمٍ لِقَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ

جس نے کل قرآن میں تأمل کیا تو وہ سارے قرآن کو حضور ﷺ کے مرتبہ کی تعظیم عظیم سے مملو پائے گا۔

(جواہر البحار، ج۳، ص۲۵۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص۶۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

☆۔۔۔حضور ﷺ کی حقیقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

علامہ محمد مہدی بن احمد فاسی مطالع المسرات میں نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

يَا اَبَا بَكْرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّيْ

اے ابوبکر قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا مجھے حقیقۃً میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(مطالع المسرات، ص۱۲۹، جواہر البحار، ج۲، ص۱۹۷، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص۷۳، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو عقل عالم سے وراء ہو
سب جہت کے دائرے میں شش جہت سے تم وراء ہو

☆۔۔۔امر، نہی، خبر، دینے میں اور بیان کرنے میں حضور ﷺ اللہ

کے نائب ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ رقم طراز ہیں۔

وَقَدْ اَقَامَهُ اللّٰهُ (ﷺ) مَقَامَ نَفْسِهٖ فِی اَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ وَ اِخْبَارِهٖ وَبَيَانِهٖ

یعنی امر اور نہی اور خبر دینے اور بیان میں حضور ﷺ اللہ کے قائم مقام ہیں۔

(الصارم المسلول، ص ۴۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص ۲۷۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

## اوصاف النبی ﷺ از علامہ عبدالرزاق بھترالوی دامت برکاتھم العالیہ

☆۔۔۔حقیقتِ محمدی ﷺ موجوداتِ عالم میں جاری وساری ہے۔

مولوی عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں

اَلسِّرُّ فِی خِطَابِ التَّشَهُّدِ اَنَّ الْحَقِيقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ كَانَّهَا سَارِيَةٌ فِی كُلِّ وَجُودٍ وَحَاضِرَةٌ فِی بَاطِنِ كُلِّ عَبْدٍ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۰۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

تشہد میں خطاب یعنی "السلام علیك ایھا النبی" میں راز یہ ہے کہ حقیقتِ محمدیہ ہر وجود میں جاری وساری ہے اور ہر بندے کے باطن میں موجود ہے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کی آمد پر جشن میلاد کرنا۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ ایک ایسا عمل ہے

اَلَّتِی يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ قَدْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَ اِظْهَارُ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهٖ الشَّرِيفِ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۱۱، ضیاء العلوم پبلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

جس کے کرنے پر انسان کو ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کی تعظیم پائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار ہے اور آپ کی آمد با سعادت پر بشارت کا حصول ہے۔

ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام ضغطہِ قبر سے محفوظ ہیں۔

ملا علی قاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

لَمْ یَخْلُصْ مِنْہُ کُلُّ سَعِیْدٍ اِلَّا الْاَنْبِیَاءِ

(مرقاۃ، ج ا، ص ۲۰۸ بحوالہ، تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۴۴، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

قبر کے معمولی جھنجھوڑے سے کوئی شخص بھی محفوظ نہیں سوائے انبیاء کے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

امام ابن عربی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

وَاِنْ نَامَ فَقَلْبُہٗ وَ نَفْسُہٗ عَلَی اللّٰہِ اَقْبَلَ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۵۵، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو بھی جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل اور نفس سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

لا تنکر الوحی من رویاہ ان لہ
قلبا اذا نامت العینان لم ینم

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز وہاں پہنچتی جہاں کسی اور کی نہیں پہنچتی۔

اَنَّ صَوْتَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَبْلُغُ مَالَا يَبْلُغُ صَوْتَ غَيْرِهٖ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۸۵۹، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز وہاں پہنچتی جہاں کسی اور کی نہیں پہنچتی تھی۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام مختلف اوقات میں متعدد مقامات پر جاسکتے ہیں۔

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَ حُلُوْلُهُمْ فِي اَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي اَمَاكِنِ مُتَعَدِّدَةٍ جَائِزٌ عَقْلًا

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۸۷۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

امام بیہقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام کا مختلف اوقات میں متعدد مکانات پر جانا عقلاً جائز ہے۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صدقے کا حکم۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرَةِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ عليه السلام كَخْ كَخْ لِيَطْرِحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ

(مرقاۃ، ج۴، ص۲۳۸، بحوالہ تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۸۷۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور زجر کخ کخ کہا تاکہ یہ منہ سے نکال کر پھینک دے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔(کخ کخ عربی زبان میں کسی کو ڈانٹنے اور جھڑکنے پر بولتے ہیں یعنی تم اس کام کو نہ کرو جیسے ہماری زبان میں ہوں ہوں کہا جاتا ہے)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو،،نہ،،(میں نہیں دوں گا) نہیں فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ شَیْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

(مرقاۃ، ج۴، ص۲۳۹ بحوالہ تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۸۷۹، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

کوئی ایسی چیز نہیں جس کا سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا ہو کہ،،نہیں،،یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں اور اہل و عیال پر بہت رحم فرماتے اور غلاموں سے بھی انکی ضروریات معلوم کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ اَرْحَمَ النَّاسِ بِالصِّبْيَانِ وَالْعِيَالِ
كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِخَادِمِ اَلَكَ حَاجَةٌ ؟

(مرقاۃ، ج۱۱، ص۸۹، بحوالہ تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۸۷۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

کہ حضور ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ بچوں اور اہل وعیال پر رحم کرنے والے تھے... آپ ﷺ کو کوئی خادم ملتا (یعنی جو دوسرے لوگوں کے خدام ہوتے) تو ان سے پوچھتے کیا تمہیں کوئی حاجت ہے۔؟ (یعنی کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتاؤ)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلا ہوا پانی آبِ زم زم سے بھی افضل ہے۔

لٰكِنَّ الْمَاءَ الَّذِي نَبَعَ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ ﷺ فَلَا شَكَّ اَنَّهٗ اَفْضَلُ الْمِيَاهِ عَلَى الْاِطْلَاقِ لِكَوْنِهٖ مِنْ يَدِهِ الشَّرِيْفَةِ وَمَاءُ زَمْزَمَ مِنْ اَثَرِ قَدَمِ اِسْمٰعِيْلَ الْمُنِيْفَةِ وَبَوْنٌ بَيْنَ بَيْنَهُمَا وَلِاَنَّ الْاِعْجَازَ الْكَائِنَ فِي يَدِهٖ اَبْلَغُ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۹۱۸، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

لیکن وہ پانی جو حضور ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہوا تھا وہ بلا شک تمام پانیوں سے مطلقاً افضل ہے۔ (یعنی آبِ کوثر سے بھی اور آبِ زم زم سے بھی چونکہ آبِ کوثر سے تو آبِ زم زم اعلیٰ ہے اور آبِ زم زم سے وہ پانی افضل ہے جو میرے حبیب ﷺ کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا) اس لیے کہ اس پانی کو تعلق ہے سید الانبیاء کے ہاتھ مبارک سے کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہوا اور آبِ زم زم کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدموں سے تعلق ہے کہ وہ ایڑی مبارک کی حرکت سے نکلا ہے تو ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

☆۔۔۔انبیاء کرام کے اجسام کو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے استقبال کے لیے آسمان پر پہنچایا۔

حَضَرَتْ اَجْسَادُھُمْ لِمُلَاقَاتِہٖ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةِ تَشْرِيْفًا لَّهٗ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۹۲۴، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو حضور ﷺ کی ملاقات کے لیے آسمانوں میں اس رات کو حاضر کیا گیا تا کہ حضور ﷺ کی عظمت واضح ہو جائے اور آپ ﷺ کی عزت افزائی ہو۔

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ

☆۔۔۔آپ ﷺ نبی صالح ہیں۔

آپ ﷺ کا ایک لقب صالح ہے اور صالح کا معنیٰ:

اَلصَّالِحُ مَنْ يَّقُوْمُ بِمَا يَلْزِمُهٗ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ وَحُقُوْقِ عِبَادِهٖ

صالح وہ ہے جو اس کے ذمہ حقوق العباد اور حقوق اللہ لازم ہوں ان کو مکمل طور پر ادا کرے۔

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۹۲۵، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے مسجد اقصیٰ کا مشاہدہ مکہ میں بیٹھ کے کر لیا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدَسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۹۲۷، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

بیشک حضور ﷺ نے فرمایا جب قریش نے (معراج میں) میری تکذیب کی تو

میں حطیم میں کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر بیت المقدس کو ظاہر کر دیا تو میں نے اس کی نشانیاں بتانی شروع کر دیں اس حال میں کہ میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔

☆۔۔۔صحابہ اپنے بچوں کو حضور ﷺ سے گھٹی دلواتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن طلحہ انصاری کو ان پیدائش پر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا آپ ﷺ نے کملی اوڑھ رکھی تھی اور آپ ﷺ اونٹوں کو تیل لگا رہے تھے۔

**هل معك تمر؟ فقلت نعم فناولته تمرات فالقاهن فی فيه فلاكهن ثم فغر الصبی فمجه فی فيه فجعل الصبی يتلمظه قال رسول الله ﷺ حب الانصار التمر و سماه عبد الله**

(آپ ﷺ نے فرمایا) کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں کھجوریں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیں آپ ﷺ نے ان کو پہلے اپنے منہ میں ڈالا اور ان کو چبایا پھر بچے کے منہ کو کھول کر اس میں ڈال دیں بچے نے کھجور کو چوسنا شروع کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا انصار کو کھجورں سے کتنی محبت ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۶۲۹، ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

ادصاف النبی ﷺ از فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

☆۔۔۔جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تو کبوتروں نے حضور ﷺ پر سایہ کر دیا۔

(محمد امین، مفتی، البرھان، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۳)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے تبرکات کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

سیدنا امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ یُعَظِّمُوْنَ النَّبِیَّ ﷺ فَاِذَا رَاَوْا ذَخَائِرَہٗ فِی دَارٍ اَوْ فِی بَلَدٍ اَوْ فِی قَبْرٍ عَظَّمُوْا صَاحِبَہٗ وَخَفَّفُوْا عَنْہُ الْعَذَابَ

فرشتے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی غایت درجہ تعظیم کرتے ہیں تو جب وہ آپ ﷺ کے تبرکات کسی کے گھر میں یا کسی شہر یا کسی قبر میں دیکھتے ہیں تو حضور ﷺ کی عظمت کی خاطر عذاب میں تخفیف کر دیتے ہیں۔

(روح المعانی، ج۳، ص۲۵۹، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۱۱۷)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے تبرکات کی وجہ سے بخشش ہوتی ہے۔

قَالُوْا لَوْ وُضِعَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَوْ عَصَاہُ اَوْ سَوْطُہٗ عَلٰی قَبْرِ عَاصٍ لَنَجَا ذٰلِکَ الْعَاصِی بِبَرَکَاتِ تِلْکَ الذَّخِیْرَۃِ مِنَ الْعَذَابِ

علماء فرماتے ہیں اگر حضور ﷺ کے بال مبارک یا آپ ﷺ کا عصا یا کوڑا مبارک کسی بڑے سے بڑے گنہگار کی قبر پر رکھ دیے جائیں (بشرطیکہ وہ صحیح العقیدہ مومن ہو) تو ضرور وہ گنہگاران تبرکات کی وجہ سے بخشا جائے گا۔

(روح المعانی، ج۳، ص۲۵۹، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۱۱۶)

کیوں گھبراؤں خوف لحد سے انکے کرم ہیں بے حد سے
کہے گا کیا کوئی بد سے جو ہو آقا و مولا آپ (ﷺ) سا

☆۔۔۔آپ ﷺ کے بے ادب کا ہاتھ منہ تک نہ جا سکا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشِمَالِہٖ فَقَالَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ

ایک آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے اسے دیکھ کر فرمایا دائیں ہاتھ سے کھا اس نے براہ تکبر کہہ دیا میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا راوی فرماتے ہیں پھر مرتے دم تک اس بے ادب کا دایاں ہاتھ منہ تک جا ہی نہ سکا۔

(مسند احمد، ج ۴، ص ۴۶، مسلم، ج ۲، ص ۱۷۲، مشکوٰۃ، ص ۵۳۶، دارمی، ج ۲، ۲۴۲، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۱۶)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَاَلَ رَبَّہٗ اَنْ یُّحْیِیَ اَبَوَیْہِ فَاَحْیَاھُمَا لَہٗ فَاٰمَنَا بِہٖ ثُمَّ اَمَاتَھُمَا

حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو قبول فرمایا اور ان دونوں کو زندہ فرمایا اور وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی قبروں میں آرام فرما ہو گئے۔

(زرقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۱۶۸، حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۴۱۲، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۳۰)

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دُعائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

☆۔۔۔آپ ﷺ نے کڑوے کنویں کا نام تبدیل کیا تو اس کا پانی بھی میٹھا ہو گیا۔

جب رسول اللہ ﷺ غزوہ قرد پر تشریف لے جاتے ہوئے ایک پانی پر سے گزرے جو کہ نہایت کڑوا تھا پوچھا اس پانی کا کیا نام ہے؟ عرض کیا گیا اس کا نام بیسان ہے یہ سن کر فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام نعمان ہے بس نام بدلنے سے اسکی حقیقت بھی بدل گئی اور وہ بالکل میٹھا ہو گیا۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۱۸، حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۴۱۲، بحوالہ البرھان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۷۹)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے صحابی کا نام سفینہ رکھا تو وہ سات اونٹوں کا بوجھ اُٹھا لیتے تھے۔

حضرت سفینہ صحابی رسول ﷺ سے لوگوں نے پوچھا آپ ﷺ کا نام کیا ہے فرمایا میرا نام میرے آقا نے سفینہ رکھا ہے پوچھا کیوں؟ تو حضرت سفینہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ ایک جگہ تشریف لے گئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین بھی ساتھ تھے ان کے وزن ان پر بوجھل تھے تو مجھے حضور ﷺ نے فرمایا چادر بچھاؤ میں نے بچھا دی تو سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا اور حضور ﷺ نے مجھے فرمایا اس کو اُٹھا کیوں کہ تو

سفینہ (کشتی) ہے بس اس دن سے میں ایک یا دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ اُٹھالیتا ہوں۔

(حجة الله على العالمين، ص٤٣٦، بحواله البرهان، محمد امين، مفتى، مكتبه سلطانيه، فيصل آباد، ص١٨٣)

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول

☆۔۔۔ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک مبارک چوس لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لمسقى

یہ پانی پلانے والا ہے تو وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جہاں سے زمین کریدتے پانی نکل آتا۔

(حجة الله على العالمين، ص٤٣٨، بحواله البرهان، محمد امين، مفتى، مكتبه سلطانيه، فيصل آباد، ص١٨٦)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں میں کلی فرمائی تو کنویں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول میں جس میں پانی تھا کلی مبارک ڈال دی اور وہ ڈول کنویں میں انڈیل دیا تو اس کنویں سے کستوری جیسی خوشبو مہکتی رہی۔

(خصائص كبرىٰ، ج١، ص٦١، حجة الله على العالمين، ص٤٣٩، زرقانى على المواهب، ج٣، ص٩٦، بحواله البرهان، محمد امين، مفتى، مكتبه سلطانيه، فيصل آباد، ص٢١٩)

جس سے کھاری کنویں شیرہ و جاں بنے

اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔جانور بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے اترے تاکہ نماز ادا فرمائیں اور گھوڑے سے فرمایا:

لَاتَذْهَبْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یہاں سے جانا نہیں تو گھوڑے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے تک نہ کان ہلائے نہ دم ہلائی بلکہ کسی عضو کو حرکت نہ دی۔

(بہجۃ المحافل،ج ۲،ص ۲۲۶، بحوالہ البرھان،محمد امین،مفتی،مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۲۲۳)

☆۔۔۔آپ نے بھنی ہوئی بکری کی آواز بھی سن لی۔

ایک یہودی عورت نے بکری میں زہر ملا کر بھون کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ تم نے اس بکری میں زہر کیوں ملایا ہے؟ وہ بولی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتایا ہے فرمایا:

اَخْبَرَتْنِي هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ

مجھے بکری کے اس بازو نے بتایا ہے جو میرے اس ہاتھ میں ہے۔ یہ سن کر عورت نے اقرار کرلیا کہ ہاں میں نے اس میں زہر ملایا ہے۔

(ابوداد،ج ۲،ص ۲۶۳،مشکوۃ شریف،س ۵۴۲،بحوالہ البرھان،محمد امین،مفتی،مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۲۶۵)

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو کوئی چیز نہ بھولتی۔

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قرآن مجید بھول جاتا ہے یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک سینے پر رکھ کر فرمایا اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے کوئی چیز نہ بھولی۔

دلائل النبوۃ، ج۲، ص۶۶، حجۃ اللہ علی العالمین، ص۴۲۶، مجمع الزوائد، ج۹، ص۳، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۳۱۷)

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
اور سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو

☆۔۔۔کوتاہ قد کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ سب سے اُونچا نظر آتے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ کوتاہ قد پیدا ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن جس قوم میں ہوتے سب سے اونچے نظر آتے۔

(البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۳۰۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے سے آنکھ سے کنکری نکل گئی۔

حضرت فقیہ محمد بابا نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نکلتی نہ تھی جب اذان ہوئی اور مؤذن نے کہا، اشہد ان محمدا رسول اللہ، تو یہ سن کر میں نے کہا

یہی کہا تو فوراً کنکری نکل گئی۔

(مقاصد حسنہ، ص ۳۸۴، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۲۶۵)

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ محمد امیر شاہ قادری گیلانی صاحب شارح شمائل ترمذی

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال کثیر عطاء فرماتے ہیں۔

حضرت معوذ بن عفراٗ فرماتی ہیں۔

فَاَعْطَانِی مَلَاءَ کَفِّهِ حُلِیًّا اَوْ قَالَتْ ذَهَبًا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ہاتھ بھر کر سونا دیا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۶۹)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی روشنی سورج سے زیادہ ہے۔

حضرت اب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَمْ يَقُمْ مَعَ الشَّمْسِ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُهُ عَلٰى ضَوْءِ الشَّمْسِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے ساتھ کبھی کھڑے نہ ہوئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سورج غالب رہی۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۱۷۹)

کھڑے ہوئے نہ کبھی آفتاب رخشاں میں
مگر جمال جبیں رہا آفتاب پر غالب
دیئے کے پاس کھڑا آپ کو نہیں دیکھا
رخ تھا مگر ماہتاب پر غالب

☆۔۔۔صحابہ کرام حضور ﷺ کے بالوں کا نیچے گرنا ناپسند کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِ رَجُلٍ

اور صحابہ کرام پسند فرماتے کہ حضور ﷺ کا بال مبارک ہمارے ہاتھ پر ہی آئے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۲۶)

یا دگیسو ذکرِ حق ہے آہ کر......دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

☆۔۔۔حضور ﷺ کا لباس مبارک۔

علامہ احمد عبد الجواد الدومی الاتحافات الربانیہ بشرح الشمائل المحمدیہ میں نقل کرتے ہیں

کَانَ عَلَیْہِ السَّلَام یَلْبِسُ مِنْ لِبَاسِ قَوْمِہٖ وَلَا یُحِبُّ اَنْ یَتَمَیَّزَ عَلٰی وَاحِدٍ مِنْھُمْ

حضور ﷺ اپنا قومی لباس ہی زیب تن کرتے اور آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ میں سب سے جدا نظر آؤں۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۸۷)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں سے مس ہونے والا پیالہ بھی شفاء دیتا ہے۔

امام ابن مامون فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالوں میں سے ایک پیالہ ہمارے پاس تھا

فَکُنَّا نَجْعَلُ فِیْهَا الْمَاءَ لِلْمَرْضیٰ فَیَسْتَشْفُوْنَ بِهَا

ہم اس پیالے میں پانی ڈال کر بیماروں کو پلاتے تو اس پانی کی برکت سے بیمار صحت یاب ہو جاتے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۱۲۰)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک بھی شفاء دیتا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضیٰ لِیَسْتَشْفیٰ بِهَا

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جبہ کو زیب تن فرماتے تھے، ہم اس کو دھو کر مریضوں کو پلاتے ہیں تاکہ اُن کو شفاء دے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۱۲۰)

☆۔۔۔جناب حضرت ثابت البنانی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیتے اور فرماتے۔

ید مست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ وہ ہاتھ ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوا ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۱۲۰)

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

☆۔۔۔حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے چھڑی تلوار بن گئی۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو

فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَسِيبًا مِنْ نَخْلٍ فَرَجَعَ فِي يَدِهِ سَيْفًا

(ایک صحابی کو) حضور ﷺ نے چھڑی عطاء فرمائی جب وہ چھڑی اس صحابی کے ہاتھ میں گئی تو تلوار بن گئی۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۱۴۸)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے چہرے کی نورانیت کا عالم۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ

لَوْ رَأَيْتَهُ لَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَالِعَةً

اگر میں حضور ﷺ کو دیکھتی تو مجھے محسوس ہوتا کہ سورج چمک رہا ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۱۴۸)

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆۔۔۔جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں۔

ابو نعیم نقل کرتے ہیں

اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِطَرِيْقٍ فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ

عِرْقِهٖ اَوْعِرْفِهٖ وَلَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِحَجَرٍ اِلَّا يَسْجُدُ لَهٗ

جب حضور ﷺ تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے صحابہ کرام آپ ﷺ تک پہنچ جاتے اور جب آپ ﷺ پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۲۸۵)

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

☆۔۔۔آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا عالم۔

انہ ﷺ سلت ای مسح باصبعہ لمن استعان بہ علی تجھیز بنتہ من عرقہ فی قارورۃ و قال مرھا فلتطیب بہ فکانت اذا تطیبت بہ شم اھل المدینۃ ذالک الطیب فسموا بیت المتطیبین

ایک صحابی نے اپنی لڑکی کے جہیز کے لیے کچھ کپڑے تیار کیے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کا پسینہ طلب کرنے کے لیے آیا آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کی ایک انگلی کو اس مبارک پسینے سے تر کیا جو کہ ایک شیشی میں بند کیا ہوا تھا۔ پھر چند قطرے اس صحابی کو عطاء کیے اور فرمایا اپنی لڑکی کو کہہ دو کہ جب وہ جہیز کو کپڑے پہنے تو ان قطروں کو بطور خوشبو استعمال کرے۔ اس کے بعد جب کبھی وہ نیک بخت خاتون یہ خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اس کو سونگھتے اور اس کے گھر خواتین جمع ہو جاتیں اس کے بعد اس گھر کا نام ہی بیت المطیبین (خوشبو سونگھنے والوں کا گھر) مشہور ہو گیا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۲۸۶)

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔کئی سالوں کے بعد بھی خوشبو آتی ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں۔

قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَمَرَّ بِي جُمَعٌ آكُلُ وَ أَتَوَضَّأُ مَا يَذْهَبُ رِيْحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِي

کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اس دن میں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے سینے مبارک پر رکھا تھا اب تک بہت جمعے گزر چکے ہیں کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی بھی ہوں اور اس کو دھوتی بھی ہوں مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے آتی ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۲۹۳)

انھیں کی بو مایہ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

☆۔۔۔حضور ﷺ ایام بیض کے روزے کبھی بھی نہ چھوڑتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ

حضور ﷺ ایام بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ) کے روزے سفر و حضر میں ترک نہ فرماتے تھے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۲۹۱)

☆۔۔۔آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے عین الیقین اور علم الیقین کو

جمع فرمایا ہے۔

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

فَجَمَعَ لَہٗ تَعَالیٰ بَیْنَ عِلْمِ الْیَقِیْنِ وَعَیْنِ الْیَقِیْنِ وَمَلَّمَعَ لَہٗ حَقُّ الْیَقِیْنِ

پس اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں علم الیقین اور عین الیقین کو جمع فرمایا اور حق الیقین کو آپ کی ذات پر روشن و آشکارا فرمایا۔

(اسرارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۴۱۱)

☆---صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گفتگو فرماتے جب آپ اچانک اُٹھتے تو ہم بھی تعظیما کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مبارک میں داخل ہو جاتے۔

(اسرارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۴۳۸)

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ درگزر فرمانے والے تھے۔

صاحب روض نظیف فرماتے ہیں

یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ عَنْ جَانٍ جَنٰی كَرَمًا وَیَقْبَلُ الْعُذْرَ عَمَّنْ جَاءَ یَعْتَذِرُ

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرم سے خطاء وار کی خطاء کو معاف فرما دیتے اور جو عذر کرتا اس کا عذر قبول فرماتے۔

(اسرارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۴۸۲)

☆۔۔۔حضور ﷺ نے کبھی بھی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔

مَا عَابَ عَلَیہِ السَّلَام طَعَامًا قَطُّ

حضور ﷺ نے کبھی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔

(انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ،محمد امیر شاہ قادری گیلانی،ضیاء الدین پبلیکیشنز،کراچی، ۲۰۱۲ء،ص۴۹۲)

☆۔۔۔حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی قبر انور کی مٹی کو آنکھوں سے لگاتی تھیں۔

وَ اَخَذَتْ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ الشَّرِیْفِ فَوَضَعَتْهُ عَلٰی عَیْنِهَا

(سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) تھوڑی سی مٹی حضور ﷺ کی قبر انور سے لے کر اپنی آنکھوں سے لگائی اور فرمایا

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ

اَنْ لَا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جو شخص حضور ﷺ کی قبر انور کی مٹی سونگھے گا اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک زمانہ ہے ایسی خوشبو نہ سونگھے گا۔

(سبحان اللہ یہ ہے حضور ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ)

(انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ،محمد امیر شاہ قادری گیلانی،ضیاء الدین پبلیکیشنز،کراچی، ۲۰۱۲ء،ص۵۲۲)

☆۔۔۔جس نے حضور ﷺ کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا۔

الشیخ عبد الغنی نابلسی جواہر النصوص فی کلمات الفصوص جلد دوم میں نقل کرتے ہیں

مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ

جس نے مجھے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۲۰۰)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت تمام بت اندھے ہو کر گر پڑے۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفی ﷺ، ص ۲۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر ہوا۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفی ﷺ، ص ۲۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لیے معجزہ شق القمر ظہور میں آیا۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفی ﷺ، ص ۲۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے نکاح کرنا حرام ٹھہرایا گیا۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفی ﷺ، ص ۲۲۴، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بلند آواز سے بولنے والے کے تمام

اعمال صالحہ برباد کردیے جاتے ہیں۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ،سیرت مصطفی ﷺ،ص ۲۲۴،رضا بک شاپ،گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے پکارنا حرام کردیا گیا۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ،سیرت مصطفی ﷺ،ص ۲۲۴،رضا بک شاپ،گجرات)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بنی آدم کے بہترین قرون قرنا بعد قرن سے اور بہترین قبائل وخاندان سے ہیں یعنی برگزیدگاں اور بہترین بہتراں اور مہترین مہتراں ہیں۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۲،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر حضرت آدم تک اور حضرت حواء سے لیکر حضرت آمنہ (سلام اللہ علیہم) تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف سفاح (زنا) سے پاک ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۲،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر جنوں نے اشعار پڑھے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۲،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۲۳، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سامعہ سب سے بڑھ کر تھی یہاں تک کہ اکثر اژدحام ملائک سے آسمان میں جو آواز پیدا ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی سن لیتے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۲۴، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جمائی اور انگڑائی نہیں لی۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی احتلام نہ ہوا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو فرشتے بغرض حفاظت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے براق مع زین ولگام آیا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص

۲۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔قرآن کریم اور دیگر کتب سماویہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوائے حضور ﷺ کے اور کسی پیغمبر پر درود وارد نہیں۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۲۲۶، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ کا نام اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں طاعت و معصیت، فرائض و احکام، وعدہ و وعید، اور انعام و اکرام ذکر کرتے وقت اپنے پاک نام کے ساتھ ذکر فرمایا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء، ص ۲۲۸، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیا کو ان کے مانگنے کے بعد عطاء فرمایا وہ آپ ﷺ کو بن مانگے عنایت فرمایا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء، ص ۲۳۰، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ سے وحی کی تمام قسموں کے ساتھ کلام کیا گیا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء، ص ۲۳۳، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔حضور ﷺ کا اسم مبارک یعنی محمد (ﷺ) کسی کا نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء، ص ۲۳۴، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے قاریوں کے چہرے تازہ و شادماں رہیں گے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۳۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۳۶، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تپ اس شدت سے چڑھتا تھا جیسا کہ دو آدمیوں کو چڑھتا ہیں تاکہ ثواب دو چند ملے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۴۴، اکبر بک سیلرز، لاہور)

## اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از دیگر علماء کرام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دینا اللہ کو دھوکہ دینا ہے۔

امام خازن اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللہَ وَ ھُوَ خَادِعُھُمْ۔۔۔کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قُلْتُ اِنَّ اللہَ ذَکَرَ نَفْسَہٗ وَاَرَادَبِہٖ رَسُوْلَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

( علی بن محمد بن ابراھیم ۷۴۱ھ ،الخازن، تفسیر خازن ( بیروت، دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ) ج ۱ ص ۲۷)

میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا۔

(یعنی منافقین اپنے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو غافل کر کے مارے گا)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو مرتبہ سورج کو روکا گیا۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب نماز قضاء ہوگئی تھی۔

(۲) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی صبح کو قافلے کے آنے کی خبر دی۔

(اسماعیل بن کثیر الدمشقی ۷۷۴ھ۔امام۔معجزات النبی من کتاب البدایۃ النہایۃ لابن کثیر (المکتبۃ التوفیقیۃ)،ص۴۳۶)

☆۔۔۔میت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

وَاَنَّ الْمَیِّتَ یُسْأَلُ عَنْہُ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْقَبْرِ

(عبد الملک بن محمد ۴۰۷ھ۔نیشاپوری۔شرف مصطفی (مکہ،دار البشائر اسلامیہ) طبعہ اول ۱۴۲۴ھ ج۴ ،ص۲۷۴)

اور بے شک میت سے قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت جنب میں مسجد میں داخل ہونا جائز تھا۔

وَاُبِیْحَ لَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم دُخُوْلُ الْمَسْجِدِ جُنُبًا

(عبد الملک بن محمد ۴۰۷ھ۔نیشاپوری۔شرف مصطفی (مکہ،دار البشائر اسلامیہ) طبعہ اول ۱۴۲۴ھ ج۴ ،ص۲۷۶)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت جنب میں مسجد میں داخل ہونا جائز کیا گیا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

وَقَسَمَ شَعْرَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَ اَصْحَابِہٖ وَکَانَ طَاھِرًا

(عبد الملک بن محمد ۴۰۷ھ نیشاپوری۔شرف مصطفی مکہ،دار البشائر اسلامیہ)

طبعه اول ١٤٢٤ھ ج ٤ ،ص٢٧٧)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال اپنے اصحاب میں تقسیم فرمائے اور وہ پاک تھے۔

☆۔۔۔شجر و حجر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(احمد بن زيني دخلان مكي،مولانا، السيرة البنوية (بيروت، دار الفكر)،ج١،ص١٥٩)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کے بعض کناروں کی طرف نکلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس پہاڑ اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ پر السلام علیک یارسول اللہ کہتا۔

☆۔۔۔انبیاء کرام سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا وعدہ لیا گیا وہ خلافت پر بیعت لینے کی مثل تھا۔

لَطِيْفَةٌ اُخْرٰى فِيْهِ اَنَّهُ اُخِذَ الْمِيْثَاقُ مِنَ النَّبِيِّيْنَ لِنَبِيِّنَا صلى الله عليه وسلم كَالْاَيْمَانِ الْبَيْعَةِ الَّتِي تُؤْخَذُ لِلْخُلَفَاءِ

انبیاء کرام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وعدہ لینے میں دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ وہ وعدہ خلافت پر بیعت کرنے کی مثل تھا۔

(کمال و جمال حبیب ﷺ،منوّر حسین عثمانی،علامہ،حجاز پبلی کیشنز،لاہور،ص٥٥)

جس نے بیعت کی بہارِ حسن پر قرباں رہا
ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

☆۔۔۔زمین کے جس خطہ پر آپ قدم رکھتے وہ خطہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن ہوجاتا۔

فَأَيْنَ مَا حَلَّ بُقْعَةً أَضَاءَتْ تِلْكَ الْبُقْعَةُ بِنُوْرِهِ

زمین کے جس حصہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم قدم مبارک رکھتے وہ حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن ہو جاتا۔

(جواہر البحار، ج، ص١٦، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص٩٢)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّد عالم
اس خاک پہ قربان دلِ شیدا ہے ہمارا

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تو سارا گھر روشن ہو جاتا۔

وَكَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي الْبَيْتِ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَتِ الْبَيْتُ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تبسم فرماتے تو گھر (بھر) کو روشن کر دیتے۔

(کشف الغمۃ للشعرانی، ج١، ص٥١، جواہر البحار، ج٢، ص٢٦ بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص٩٥)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کی تخلیق پر ایمان بھی ضروری ہے۔

وَمِنْ تَمَامِ الْإِيْمَانِ بِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْإِيْمَانُ بِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ خَلَقَ جَسَدَهُ عَلٰى وَجْهٍ لَمْ يَظْهَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلُهُ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان سے یہ بات بھی ہے کہ یہ ایمان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو اس طرح پیدا کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ظاہر نہ ہوا۔

(کمال و جمالِ حبیب ﷺ،منوّر حسین عثمانی،علامہ،حجاز پبلی کیشنز،لاہور)

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن لوگوں سے پوشیدہ تھا۔

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ جَمَالِی مَسْتُوْرٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَۃً مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْظَھَرَ لَفَعَلَ النَّاسُ اَکْثَرَ مِمَّا فَعَلُوْا حِیْنَ رَاَوْا یُوْسُفَ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جمال لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور اگر آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہو۔

(در الثمین فی مبشرات النبی الامین،ص۷،بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ،منوّر حسین عثمانی،علامہ،حجاز پبلی کیشنز،لاہور،ص۱۸۱)

خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اُٹھتا حجاب تیرا

آج یوسف بھی جن کی غلامی میں ہے
تو نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
رُخ انور سے پردہ اتارا نہیں
کہ لوگوں میں تاب نظارہ نہیں
حسن محبوب مستور ہے اس لیے

## غیرت حق کو ایسا گوارا نہیں

☆۔۔۔آپ ﷺ زمین پر بیٹھ کر جنت کا نظارہ کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جعفر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

(جامع ترمذی، ج۲، ص۲۱۷، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۱۹۹)

سر عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆۔۔۔آپ ﷺ جس حُور کا نکاح جس مومن سے چاہیں کریں آپ ﷺ کو اختیار ہے۔

امام جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں۔

اَنَّ لَهٗ ﷺ اَنْ يُّزَوِّجَ مَنْ شَاءَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَنْ شَاءَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

حضور ﷺ کو اختیار ہے کہ جس مومن کا چاہیں حُوروں میں سے جس سے چاہیں نکاح فرمادیں۔

(الخصائص الکبریٰ، ج۲، ص۱۵۰، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۲۰۲)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے بلایا تو پتھر پانی پر تیرتا ہوا آیا۔

فقال ان كنت صادقا فادع ذالك الحجر الذی فی الجانب الآخر فليسبح ولا يغرق فاشار اليه عليه الصلوٰة والسلام فانقلع الحجر من مكانه وسبح

حتیٰ صار بین یدی الرسول ﷺ و شهد له بالرسالة

(حضرت عکرمہ بن ابوجہل ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی) اگر آپ ﷺ سچے ہیں تو اس پتھر کو بلایئے جو پانی کے دوسرے کنارے پر پڑا ہوا ہے کہ وہ پانی پر تیرتا ہوا آئے اور ڈوبے نہیں۔ پس حضور ﷺ نے پتھر کو اشارہ فرمایا تو وہ اپنی جگہ سے اکھڑا اور پانی پر تیرتا ہوا آپ ﷺ کے سامنے آ گیا اور آپ ﷺ کے سچے رسول ہونے کی گواہی دی۔

(تفسیر کبیر، زرقانی علی المواہب، ج۵، ص۱۹۱، حجة الله علی العالمین، ص۱۵، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۲۰۶)

☆۔۔۔اگر حضور ﷺ چاہتے تو پہاڑ سونے کے بن کر آپ ﷺ کے ساتھ چلتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ اَرَدْتُ اَنْ تَسِيْرَ مَعِيَ هٰذِهِ الْجِبَالُ لَسَارَتْ

اگر میں چاہتا یہ (سب) پہاڑ (سونے کے بن کر) میرے ساتھ ساتھ چلیں تو ضرور چلیں۔

(سبل الهدی والرشاد، ۷، ص۷۶، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۲۸۱)

☆۔۔۔بیت اللہ کے اندر بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے قدموں کے لگنے کی جگہ کو تلاش کرتے تھے۔

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَ بِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَ كُنْتُ اَوَّلَ

النَّاسِ دَخَلَ عَلٰی اَثَرِہٖ فَسَأَلْتُ بِلَالًا اَیْنَ صَلّٰی فَقَالَ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور بلال (رضی اللہ عنھم) کعبہ میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اندر رہے پھر باہر آئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے داخل ہوا تو میں نے (حضرت) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیت اللہ کے اندر) کہاں نماز پڑھی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگلے دوستون کے درمیان۔

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۷۲، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۴۹۴)

☆۔۔۔صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیتے۔

حضرت مزیدۃ العبدی نے بیان کیا کہ حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے ہو بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔

حَتّٰی اَخَذَ بِیَدِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَبَّلَهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اِنَّ فِیْكَ خُلُقَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ

یہاں تک کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور اس کو بوسہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت پسند کرتے ہیں۔ (ہوسکتا ہے کہ ان میں سے ایک عادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارکہ کو بوسہ دینے والی ہو، ابوالاحمد غفرلہ)

(الادب المفرد للبخاری، ۲۰۶، مطبوعہ سانگلہ ہل، بحوالہ کمال و جمال حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۵۰۱)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی مٹی عرش و کرسی، کعبۃ اللہ، اور مسجد

اقصیٰ سے بھی افضل ہے۔

اَنَّ تُرْبَۃَ قَبْرِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْضَلُ مِنَ الْبَیْتِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَالْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی مٹی بیت اللہ، مسجد اقصیٰ اور عرش و کرسی سے افضل ہے۔

(ابو الحسنات محمد احمد قادری، علامہ، شرح قصیدہ بردہ شریف، ص۱۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

☆۔۔۔حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو۔

مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

(ابو الحسنات محمد احمد قادری، علامہ، شرح قصیدہ بردہ شریف، ص۱۴۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آراء دیکھو
آب زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہاں زور سے برسنا دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

☆۔۔۔حضور ﷺ جس کو ملتے سلام کرتے۔

وَكَانَ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ وَيَبْدَأُ أَصْحَابَهُ بِالْمُصَافَحَةِ

اور نبی کریم ﷺ جس کو ملتے اس کو سلام کرتے اور اپنے اصحاب سے مصافہ فرماتے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱،ص ۴۶،من جوہر قاضی عیاض علیہ الرحمۃ،دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔جو بھی آپ ﷺ کے پاس آتا آپ ﷺ اسکی عزت کرتے۔

يُكْرِمُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ رُبَّمَا بَسَطَ لَهُ ثَوْبَهُ

جو آپ ﷺ کے پاس آتا اس کی عزت کرتے اور بسا اوقات اس کے لیے اپنا کپڑا بچھاتے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱،ص ۴۶،من جوہر قاضی عیاض علیہ الرحمۃ،دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔حضور ﷺ نماز کو مختصر کر کے حاجت مند کی حاجت سنتے۔

رُوِيَ أَنَّهُ ﷺ كَانَ لَا يَجْلِسُ إِلَيْهِ أَحَدٌ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَّا خَفَّفَ صَلَاتَهُ وَسَأَلَهُ عَنْ حَاجَتِهِ

حضور ﷺ کے پاس کوئی حاجت مند آتا اور آپ ﷺ نماز کی حالت میں ہوتے تو آپ ﷺ نماز کو مختصر کر کے اس کی حاجت کو سنتے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱،ص ۴۶،من جواہر قاضی عیاض علیہ الرحمۃ،دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی امت میں ہونے کی دعا کی۔

يَا رَبِّ فَاجْعَلْنِي مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ

اے اللہ مجھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کر دے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱، ص ۱۱۵، من جواہر ابی نعیم علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر اپنے گھروں میں رہنا واجب تھا۔

اِخْتِصَاصُهُ بِوُجُوْبِ جُلُوْسِ اَزْوَاجِهِ مِنْ بَعْدِهِ فِي بُيُوْتِهِنَّ

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے ساتھ بھی خاص فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے گھروں میں رہنا واجب تھا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱، ص ۲۸۶، من جوہر امام سیوطی علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب رضی اللہ عنھم اجمعین عادل ہیں۔

وَمِنْ خَصَائِصِهِ اَنَّ اَصْحَابَهُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب عادل ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱، ص ۵۰۷، من جوہر امام سیوطی علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب تھا حاصل نبی کی دید ہوتی تھی

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق انبیاء کرام سے ان کی امتوں سے بڑھ کر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ (۱)

مجھے عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے۔

فَنَحْنُ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ (۲)

ہمارا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ ہے

(۱) بخاری شریف، باب الفضائل عیسیٰ علیہ السلام، (۲) بخاری شریف، کتاب الانصار، بحوالہ امتیازاتِ مصطفوی، فضیلۃ الشیخ خلیل ابراھیم ملا خاطر، ڈاکٹر، ترجمہ مفتی خان محمد قادری، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، اپریل ۱۹۹۹ء، ص ۴۱، ۴۲)

☆۔۔۔ حضور ﷺ نے اپنی مقبول دعا امت کے لیے قیامت تک مؤخر کردی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّی اِخْتَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِاُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے پس ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی لیکن میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی صورت میں محفوظ کرلیا۔

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، المسلم، کتاب الایمان بحوالہ امتیازاتِ مصطفوی، فضیلۃ الشیخ خلیل ابراھیم ملا خاطر، ڈاکٹر، ترجمہ مفتی خان محمد قادری، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، اپریل ۱۹۹۹ء ص ۸۳)

☆۔۔۔ جنت کی چابیاں حضور ﷺ کے ہاتھ میں ہونگی۔

وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ

اور (جنت کی) چابیاں اُس دن میرے ہاتھ میں ہونگی۔

(سنن دارمی شریف، ج۲، ص۳۰، رقم۴۸)

انکے ہاتھ میں ہر کنجی ہے...... مالک کل کہلاتے یہ ہیں

☆۔۔۔صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی عرش کی دائیں جانب کھڑے ہونگے۔

فَاَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ مَقَامًا لَا يَقُوْمُهُ اَحَدٌ غَيْرِيْ يَغْبِطُنِيْ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ

اور میں عرش کی دائیں جانب مسند نشین ہوں گا جہاں میرے علاوہ مخلوقات میں سے کوئی ایک بھی مسند نشین نہ ہوگا اور اوّلین وآخرین مجھ پر رشک کریں گے۔

(الشفاء، ص۱۳۵)

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزِ محشر بھی براق پر سواری فرمائے گے۔

تُبْعَثُ الْاَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمَحْشَرَ وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلٰى نَاقَتِهِ اُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ

تمام انبیاء کو محشر کے دن اپنی قوم کے مومن افراد تک جانے کے لیے (عام) جانوروں پر سوار کیا جائے گا اور (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو اُن کی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا اور مجھے براق پر۔

(مستدرک حاکم، ج۳، ص۱۶۶، رقم۴۷۲۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چودہ نُقباء اور وزراء نُجباء دیئے۔

لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ كَانَ قَبْلِيْ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُقَبَاءَ وُزَرَاءَ نُجَبَاءَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ اَرْبَعَةَ عَشَرَةَ وَزِيْرًا نَقِيْبًا نَجِيْبًا

مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات نقباء وزراء نجبا دیئے گے مگر مجھے چودہ نقباء وزراء نجبا

عطاء کیے گے۔

(مسند احمد بن حنبل،ج ۱،ص۸۸،۲۲۵)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا۔
كَانَ عِرْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ اللُّوْلُوْءَ
حضور ﷺ کی پیشانی پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا۔

(سبل الھدیٰ،امام صالحی،ج ۲،ص۸۲)

☆۔۔۔آپ ﷺ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں۔
اَنَا دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰى
میں اپنے باپ (حضرت) ابراھم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(مستدرک حاکم،،۲،ص۴۵۳،رقم۳۵۶۶)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے یہود آپ ﷺ کے توسل سے فتح اور مدد مانگتے تھے۔
يَسْتَفْتُوْنَ اَىْ يَسْأَلُوْنَ الْفَتْحَ وَالنُّصْرَةَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِفْتَحْ عَلَيْنَا وَ انْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
اور وہ فتح اور مدد کا سوال کرتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہمیں فتح دے اور ہماری مدد کر اُمی نبی (ﷺ) کے صدقے۔

(تفسیر کبیر،ج ۳،ص۱۸۰)

كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَسْتَنْصِرُ بِمُحَمَّدٍ عَلٰى مُشْرِكِيْنَ الْعَرَبِ
یہودی عرب کے مشرکین کے خلاف (حضرت) محمد (ﷺ) کے توسل سے مدد طلب کرتے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۲۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا انجام۔

كَانَ فُلَانٌ يَجْلِسُ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِشَيْءٍ اِخْتَلَجَ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم كُنْ كَذَالِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ

ایک آدمی نبی کریم کے پاس بیٹھا تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کلام کرتے تو وہ اپنے چہرے کو بگاڑتا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقلیں اتارتا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی ہو جا راوہ فرماتے ہیں وہ ایسا ہی ہو گیا (یعنی اس کا چہرہ بگڑ گیا) یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

(مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۶۲۸، رقم ۴۲۲۱)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے اثرات نسل در نسل جاری رہتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا دَعَا لِرَجُلٍ اَصَابَتْهُ وَاَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے لیے دعا کرتے تو اس کے اثرات اس متعلقہ شخص اور اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد تک جاری وساری رہتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۱۹۳، رقم ۲۹۷۳۸)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے سردی گرمی سے حفاظت مل گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ۔

اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ

اے اللہ اس (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سردی اور گرمی دور کر دے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَئِذٍ

جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اس دن کے بعد مجھے نہ سردی لگی ہے اور نہ ہی گرمی۔

(سنن نسائی، ج۵، ص۱۵۲، رقم۸۵۳۶)

☆ آپ ﷺ نے جن پتھروں کو استعمال کیا ان سے خوشبو آتی۔

ایک صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تو میں اس جگہ گیا جہاں آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تھی۔

وَ رَأَیْتُ فِی ذَالِکَ الْمَوْضِعِ ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ فَاَخَذْتُھُنَّ فَوَجَدْتُ لَھُنَّ رَائِحَةً طَیِّبَةً وَ عِطْراً

میں اس جگہ تین پتھر دیکھے تو ان کو اُٹھالیا ان سے مجھے بہت ہی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ اور ایک روایت میں اس کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں۔

(المواہب الدنیہ، ج۲، ص۳۱۴)

فَکُنْتُ اِذَا جِئْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ اَخَذْتُھُنَّ فِی کَمِّی فَتَغْلُبُ رَائِحَتُھُنَّ عَلٰی رَائِحَةِ مَنْ تَطَیَّبَ وَ تَعَطَّرَ

کہ جب جمعہ کا دن آتا تو میں اس پتھروں کو اپنی آستین میں لے کر مسجد میں جاتا تو اس کی خوشبو ہر اس شخص کی خوشبو سے اعلیٰ ہوتی جو خوشبو لگا کر آتا تھا۔

(شرح شفاء، ملا علی قاری، ج۱، ص۱۶۲)

☆۔۔۔آپ ﷺ کا ذکر نہ کیا جائے تو ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِکَ مَعِیَ

اے محبوب میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہو۔

(مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۱۳۷ ... شمالی ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء، ص۲۷)

ذکر خدا کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

جَعَلْتُكَ ذِكْراً مِنْ ذِكْرِيْ فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِي

اے محبوب میں نے تیرے ذکر کو اپنا ذکر بنا دیا ہے پس جو تیرا ذکر کرے گا تو گویا اس نے میرا ہی ذکر کیا۔

(الشفاء،ج ۱،ص ۱۲،بحوالہ مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاك ایچ شمالی ناظم آباد ،کراچی،۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء،ص ۶۸)

ذکر خدا جا اُن سے جدا چاہو منکرو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر عبادت ہے۔

ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَاتِ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) انبیاء کا ذکر عبادت ہے۔

(مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاك ایچ شمالی ناظم آباد ،کراچی،۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء،ص ۷۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر زمانے میں اعلیٰ مقام والے ہیں۔

اَتَى بِزَمَانِ السَّعْدِ فِي اٰخِرِ الْمَدَى
وَكَانَتْ لَهٗ فِي كُلِّ عَصْرٍ مَوَاقِفُ

(محی الدین ابن عربی)

وہ آخری زمانہ کی نیک گھڑی میں تشریف لائے حالانکہ ان کو ہر زمانے میں مقام اور موقف حاصل تھا۔

(مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاك ایچ شمالی ناظم آباد

،کراچی،۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء،ص۱۲۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مکمل طور پر دیکھ لیا۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّی ھٰذَا

بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بلند کیا تو میں نے اس میں جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا اس طرح دیکھ لیا جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

(طبرانی،مواہب الدنیہ ،ج۲،ص۱۹۲،بحوالہ مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد ،کراچی،۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء،ص۱۳۰)

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو سونا بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا دیتا۔

یَا عَائِشَۃُ لَوْ شِئْتُ لَصَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّھَبِ

اے عائشہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔

(بخاری شریف،بحوالہ مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد ،کراچی،۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء،ص۷۳)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِی حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّی

اے ابوبکر میری حقیقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

(مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد ، کراچی،۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء،ص۱۵۷)

☆۔۔۔فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے ہیں۔

وَاسْتَمْسَكَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ رِكَابَهٗ
فِيْ سَيْرِهٖ وَ اسْتَخْدَمَ الْاَمْلَاكُ

اور معراج کی رات حضرت جبرائیل امیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رکاب کو پکڑا اور فرشتے آپ کی خدمت کرنے کی طلب کرتے ہیں۔

(مدارج السعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاك ایچ شمالی ناظم آباد، کراچی،۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء،ص۱۶۵)

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پر جاہلیت کا کوئی داغ نہیں۔

لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پاک پر جاہلیت کا کوئی داغ دھبہ نہیں پڑا۔

(السنن البیہقی الکبریٰ،ج۷،ص۱۹۰،رقم ۱۳۷۵۵)

خوشبو ہے دو عالم میں تیری اے گلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمیدہ
تم سا نہ کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

## باب سوئم

# اوصاف اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت وہ امت ہے جو تمام امم سے افضل و اعلیٰ ہے اور اس امت کو یہ مقام مرتبہ یقیناً حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل اور آپ کی امت ہونے کی وجہ سے ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جمیع خصائص اور اوصاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل ہونے کی وجہ سے یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوصاف میں شامل ہیں جیسا کہ امام قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اِنَّ کُلَّ کَرَامَۃِ وَلِیٍّ اِنَّمَاھِیَ آیَۃٌ لِلنَّبِیِّ الَّذِی یَتْبَعُہٗ ذٰلِکَ الْوَلِیُّ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاریٰ من الفساد والاوھام واظہار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۸۱)

کہ ہر ولی کی کرامت اُس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبی کے وہ ولی تابع ہوتا ہے۔

اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اوصاف بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اوصاف ہوئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور اللہ رب العزت کا اتنا قرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر وہ نوازشات وانعام فرمائے جو کسی اور امت کو نہ تو ملے ہیں اور نہ ملے گئے۔ ہم ذیل میں چند اوصاف امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس امت کے برگزیدہ بندوں کے صدقے میرے اور تمام اہل اسلام وجمیع عزیز واقارب وقارئین کے گناہ معاف فرما کر نیکیوں میں بدل کر اپنی رحمت کے شایانِ شان ان میں اضافہ فرمائے۔ امین بحرمۃ النبی الکریم الامین

☆۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آسمانی عذاب سے ہلاک نہ ہوگی۔

وَ اُعْطِیَ نَبِیُّنَا اَنَّ اُمَّتَهُ لَمْ تَهْلِكْ بِعَذَابٍ مِنَ السَّمَاءِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج۴،ص۱۶۲)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شان بھی عطاء کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آسمانی عذاب سے ہلاک نہ ہوگی۔

☆۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب سے پہلے اپنی قبروں سے نکلے گی۔

اُخْتُصَّ بِاَنَّ اُمَّتَهُ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُمُ الْاَرْضُ مِنَ الْاُمَمِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲،ص۷۷)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خوبی کے ساتھ بھی خاص کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے پہلے قبروں سے اُٹھے گی۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء وضو قیامت کے دن روشن ہوں گے۔

وَ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲،ص۷۷)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ ان کے وضوء کے اعضاء وضوء کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد قیامت کے دن ان کے آگے دوڑ رہی

ہوگئی۔

تسعی ذریتھم من ایدیھم

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج ۲ ،ص ۷۸)

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگئی۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

وَیُؤتَوْنَ کُتُبَھُمْ بِاَیْمَانِھِمْ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج ۲ ،ص ۷۸)

اور وہ (امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائے گئے۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائے گی۔

وَ یَمُرُّوْنَ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ وَ الرِّیْحِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج ۲ ،ص ۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائے گئی۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبروں سے پاک ہوکر نکلے گی۔

وَ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَ تَخْرُجُ بِلَا ذُنُوْبٍ تُمْحَصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَهَا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج ۲ ،ص ۷۸)

اورامتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبور میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی لیکن جب اپنی قبور سے اُٹھی گی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا کیونکہ مؤمنین کے ان کے لیے استغفار (ایصالِ ثواب) کرنے کی وجہ سے ان کے گناہ مٹا دیئے جائے گے ۔(قارئین کرام پتہ چلا کہ ایصال ثواب کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی چلتا آرہا ہے۔ اورقرآن میں بھی اس کی طرف صریح الفاظ کے ساتھ اشارہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ" (الحشر:۱۰)

وہ جوان کے بعد آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں اے ہمارے پرودگار ہم کوبخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کوبھی بخش دے جوہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کوقرآن وسنت کے احکام پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

(آمین ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی نیکیوں کا بھی ثواب ہے اور جو اس کے لیے ایصال ثواب کیا گیا اس کا بھی ثواب ہے۔

وَلَهَا مَا سَعَتْ وَمَا سُعِيَ لَهَا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی م۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲ ،ص۷۸)

اوراس کے لیے اس کا بھی ثواب ہے جواس نے خودنیکیاں کیں اوراسکا بھی جو اس کے لیے(ایصالِ ثواب ) کیا گیا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیاں تمام امم سے زیادہ ہوں گئیں۔

وَهُمْ أَثْقَلُ النَّاسِ مِيزَانًا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی م۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲ ،ص۷۸)

اورامتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نیکیوں کے اعتبار سے پلڑا بھاری ہوگا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتوں سے پہلے جنت میں جائے گئی۔

وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ الْأُمَمِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی م۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲ ،ص۷۸)

اورامتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امم سے پہلے جنت میں داخل ہوگئی۔

☆امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گئے۔

وَيَدْخُلُ مِنْهُمُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ الْحِسَابِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج ۲،ص ۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

☆۔جو ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائے گئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گئے۔

وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِيْنِ أَلْفاً سَبْعُوْنَ أَلْفاً وَأَطْفَالُهُمْ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج ۲،ص ۷۸)

اور جو ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائے گئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور ان کی اولاد بھی تمام کے تمام جنت میں جائیں گئے۔

☆۔جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہوگئی جن میں سے اسّی صفیں امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں گی۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ صَفّاً سَائِرُ الْأُمَمِ أَرْبَعُوْنَ وَهٰذِهِ الْأُمَّةُ ثَمَانُوْنَ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج ۲،ص ۷۸)

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے چالیس صفیں دوسری امتوں کی اور اسّی صفیں امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں گی۔

☆۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اُمَّتِی لَا تَجْمَعُ عَلٰی ضَلَالَةٍ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہرشرف الدین اسماعیل المقری یمنی، ج۱ ،ص۳۸۳)

بیشک میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

☆۔ہمارے لیے غنائم حلال کیے گئے امم ماضیہ کے لیے حلال نہ تھے۔

☆۔ہمارے لیے روئے زمین مسجد اور طہور کی گئی۔

☆۔ہمارے لیے مٹی کو وضو کا بدل تیمم کے ذریعہ بنایا گیا۔

☆۔ہمارے لیے وضو کی تعلیم دی گئی امم ماضیہ میں سوائے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے یہ وضو کسی کے لیے نہ تھا۔

☆۔ہمارے لیے پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی امم ماضیہ کو یہ شرف نہ ملا۔

☆۔ہمیں اذان واقامت عطا ہوئی امم ماضیہ کے لیے نہ تھی۔

☆۔ہمیں بسم اللہ عطا کی گئی امم ماضیہ کو یہ عطا نہیں کی گئی۔

☆۔ہماری عبادت میں رکوع رکھا گیا۔

☆۔ہمیں ملائکہ کی مثل نماز میں صفیں بنانے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔ہمیں جمعہ عطاء کیا گیا۔

☆۔ہمیں جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ملی جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

☆۔ہمیں رمضان کی پہلی شب اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھ لے وہ معذب نہیں کیا جاتا۔

☆۔ہمارے لیے تزئین جنت کی بشارت ہے۔

☆۔ہر رات کو ملائکہ ہمارے حق میں استغفار کرتے ہیں۔
☆۔ہمارے گناہ رمضان المبارک کی آخری رات تک بخش دیے جاتے ہیں۔
☆۔ہمیں رمضان المبارک میں روزے کے لیے سحری عطاء کی گئی۔
☆۔ہمیں رمضان المبارک میں لیلۃ القدر عطا ہوئی جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔
☆۔ہمیں مصیبت کے وقت ،،انا للہ وانا الیہ راجعون،، پڑھنے کی تعلیم دی گئی۔
☆۔ہم سے اللہ تعالیٰ نے سختی اور اغلال (بوجھ) کو رفع کیا۔
☆۔ہمارے دین میں اللہ تعالیٰ نے حرج اور تنگی نہیں رکھی۔
☆۔ہم سے اللہ تعالیٰ نے خطاء اور نسیان کا مواخذہ اُٹھالیا۔
☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امتِ مرحومہ کہا گیا۔(یعنی رحمت کی ہوئی امت)
☆۔ہمارے اسلام میں وہ وصف خاص رکھے گئے کہ اس میں امت مرحومہ کے لاوہ کوئی شریک نہیں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے۔
☆۔ہماری شریعت اکمل الشرائع ہے۔
☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع حجت ہے۔
☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف رحمت ہے۔
☆۔ہمارے لیے اگرچہ عمل کی قلت ہوگئی مگر ثواب زیادہ ملے گا۔
☆۔ہمارے اندر اگر خدانخواستہ طاعون آئے تو اس میں مرنے والا شہید ہوگا اور طاعون اس امت کے لیے رحمت ہوگا جو دوسری امم کے لیے عذاب بن کے آیا تھا۔
☆۔اس امت کا یہ خاصہ ہے کہ اگر دو آدمی میت کی شہادت بخیر دیں تو اس کے لیے جنت لازم ہوگی۔

☆۔اس امت میں تصنیف وتالیفِ کتب کا سلسلہ جاری رہے گا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں قطب اوتا دنجباء وابدال اورغوث ہوں گے۔

☆۔ہم میدانِ حشر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل وصدقے بلند مقام پر ہوں گے۔

(حوالہ جات جمیع،شرح قصیدہ بردہ،علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد قادری،ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء،ص ۳۱۴تا۳۱۶)

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے چند اوصاف ہم نے بیان کیے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی زیادہ خوبیاں عطاء فرمائی ہیں کہ اگر جسم کا ہر بال زبان بن جائے اور اس کو حیاتِ خضر مل جائے پھر بھی وہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کو گن سکتا ہے نہ شمار میں لاسکتا ہے۔

ہم نے یہ مذکورہ بالا اوصاف النبی مختلف کتب سے اخذ کیے ہیں مزید شوق رکھنے والے حضرات کے لیے گذارش ہے کہ وہ درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

(1) الشفاء شریف:/ قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ

(2) الشمائل ترمذی:/ امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی علیہ رحمۃ

(3) الخصائص الکبریٰ:/ امام عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی علیہ رحمۃ

(4) انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب:/ امام عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی علیہ رحمۃ

(5) جواہر البحار فی فضائل نبی المختار:/ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ رحمۃ

(6) مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم:/ مولانا منظور احمد فیضی علیہ رحمۃ

(7) خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:/ مولانا سید محمود احمد رضوی علیہ رحمۃ

(8) شرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:/ مولانا عبد الملک بن محمد نیشاپوری علیہ رحمۃ

(9) الامن والعلی:/ امام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ

(10) شروحات حدائق بخشش:/ حضرت علامہ فیض احمد اویسی علیہ رحمۃ ومفتی غلام حسن قادری وغیرہ

(11) انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذیہ: / علامہ امیر شاہ قادری گیلانی

(12) ذکرِ جمیل: / علامہ شفیع اُکاڑوی علیہ رحمۃ

اوراس کے علاوہ احادیث اور سیرت کی کتب ہیں جن کا اعداد و شمار امر دشوار ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لکھی جانے والی کتب کا احاطہ ایک مشکل کام ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا احاطہ کون کر سکتا ہے؟ ہم آخر میں چند اشعار کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو...... عقلِ عالم سے ماوراء ہو
کنزِ مکتوم ازل میں...... درِ مکنون خدا ہو
سب جہت کے دائرے میں...... شش جہت سے تم وراء ہو
ندانم کدامیں سخن گویمت...... تو بالاتریں زانچہ من گویمت
لایمکن الثناء کما کان حقہ...... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

رب کائنات سے دعا ہے کہ تمام مؤمنین کی بخشش فرمائے اور اس کام کو میرے، میرے والدین میرے اساتذہ کرام اور تمام عزیز و اقارب اور تمام قارئین کے لیے بخشش کا ذریعہ بنا کر دین و دنیا کی بھلائیاں عطاء فرمائے

آمین...... بحرمۃ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

## مقالہ نمبر:3

# تحقیقات الرضویة

# فی

# اوّلیات المصطفویة

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوّلیات

(مرتب)
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تقریظِ جمیل

(۱)

## اُستاذی مکرم حضرت علامہ مولانا ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری صاحب

(ناظمِ تعلیمات وصدر المدرسین مرکز اہلسنت جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

**الحمد للہ الّذی جعل نبیّہ محمداً اوّل الانبیاء بدءً و آخرھم بعثاً والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الّذی قال کنت نبیا و آدم بین الماء و الطّین و علی آلہ اصحابہ اجمعین۔**

**اما بعد:**

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

فطرت انسانی ہے کہ ہر محبّ اور غلام اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق اپنے محبوب اور آقا کی تعریف وتوصیف نثر یا نظم کی صورت میں بیان کر کے اپنی محبت اور غلامی کا اظہار کرتا ہے۔

فاضل نوجوان اخی فی اللہ عزیزم صاجزادہ علامہ محمد نعیم قادری رضوی زاداللہ علمہ و عملہ وحُسنَ تحریرہ نے بھی اپنے مخصوص انداز میں اولیات مصطفیٰ کریم ﷺ کو بیان کر کے اپنی والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور رسول کریم ﷺ موصوف کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔

آمین بجاہ سید الاوّلین والآخرین

بندہ عاجز ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری بن سید عالم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے کمال عطاء فرمائے ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات دن بدن ترقی کی منازل کی طرف رواں دواں ہیں یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے اوّل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات کو شمار کرنا انتہائی مشکل ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اولیات اختصار کے ساتھ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کوشش کرر ہا ہوں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے

☆۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی پہلی مخلوق ہیں:

حدیث مبارکہ ہے:

"عن عَبْدِالرَّزاق عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى؟ فَقَالَ: هُوَ نُوْرُ نَبِيِّكَ يَاجَابِرُ خَلَقَهُ اللّٰهُ ثُمَّ خَلَقَ فِيْهِ كُلَّ خَيْرٍ، وَخَلَقَ بَعْدَهٗ كُلَّ شَيْءٍ وَحِيْنَ خَلَقَهٗ اَقَامَهٗ مِنْ مَقَامِ الْقُرْبِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ ......... فَالْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ مِنْ نُوْرِي وَالْكَرُوْبِيُّوْنَ مِنْ نُوْرِيْ وَالرُّوْحَانِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرِيْ وَالْجَنَّةُ وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ مِنْ نُوْرِيْ وَمَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ مِنْ نُوْرِيْ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْكَوَاكِبُ مِنْ نُوْرِيْ وَالْعَقْلُ وَالتَّوْفِيْقُ مِنْ نُوْرِيْ وَاَرْوَاحُ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِيَاءِ مِنْ نُوْرِيْ وَالشُّهَدَاءُ وَالسُّعَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ مِنْ نِتَاجِ نُوْرِيْ ......... ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ الْاَرْضِ فَرَكَّبَ فِيْهِ النُّوْرَ فِيْ جَبِيْنِهٖ ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْهُ اِلٰى شِيْثٍ وَكَانَ يَنْتَقِلُ مِنْ طَاهِرٍ اِلٰى طَيِّبٍ وَمِنْ طَيِّبٍ اِلٰى طَاهِرٍ اِلٰى اَنْ اَوْصَلَهُ اللّٰهُ صُلْبَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَمِنْهُ اِلٰى رَحِمِ اُمِّيْ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ ثُمَّ اَخْرَجَنِيْ اِلَى الدُّنْيَا فَجَعَلَنِيْ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَهٰكَذَا كَانَ بَدْءُ خَلْقِ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ۔"

("مصنف عبد الرزاق" جز اول، بتحقیق الدکتور عیسی بن عبداللہ، حدیث نمبر 18 ۔)

(امام بخاری کے دادا استاد محدث کبیر حافظ) عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے منکدر سے انہوں نے (صحابی رسول) حضرت جابر سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اے جابر وہ تمہارے نبی کا نور ہے جسے اللہ نے پیدا کیا پھر اس نور میں ہر قسم کا خیر پیدا کیا اور ہر شئی اس کے بعد پیدا کی اور جب اس کو پیدا کیا تو اسے اپنے سامنے مقام قرب میں ۱۲ ہزار سال تک رکھا......... پس عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں اور مقرب فرشتے میرے نور سے ہیں اور روحانی مخلوق اور فرشتے میرے نور سے ہیں اور جنت اور اس کی نعمتیں میرے نور سے ہیں اور سات آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں اور سورج اور چاند ستارے میرے نور سے ہیں اور عقل اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ انبیاء اور رسل کی روحیں میرے نور سے ہیں۔ شہداء، سعداء اور صالحین میرے نور سے ہیں......... پھر اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو زمین سے پیدا کیا۔ ان کی پیشانی میں نور رکھا پھر وہ نور شیث (علیہ السلام) کی طرف منتقل ہوا اور ایک طیب سے ایک طاہر کی طرف اور ایک طاہر سے ایک طیب کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اس نور کو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت میں اور ان سے میری والدہ آمنہ بنت وہب کی رحم میں منتقل کیا۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ دنیا میں لایا پس اس نے مجھے سید المرسلین، خاتم النبیین رحمۃ للعالمین اور اپنے مقرب بندوں کا قائد بنا دیا۔ اے جابر اس طرح تیرے نبی کی پیدائش کی ابتداء ہوئی۔"

اس صحیح الاسناد حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سب سے پہلے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کو پیدا کیا اور پھر آپ کے نور

سے تمام اشیاء کو پیدا کیا اسی لیے محققین نے دیگر وجوہ کے علاوہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا تقیید و تخصیص رحمۃ للعالمین اس معنیٰ میں بھی قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ایک ایک ذرے کو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا فرمایا اور آپ کو مصدر کائنات اور پوری کائنات کے لیے فیض الٰہی کے حصول کا واسطہ کبریٰ ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ اس بناء پر علماء اہلسنت نے رحمۃ للعالمین کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ قرار دیا ہے۔

نیز اس صحیح الاسناد حدیث مبارکہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ واجداد کا طیب وطاہر ہونا ثابت ہوا جبکہ قرآن مجید سورہ توبہ آیت نمبر 28 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔''

ترجمہ: ''مشرکین ناپاک ہیں۔''

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور تمام آباء کرام و امہات عظام کا موحد ہونا ثابت ہوا۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے ذکر میلاد سے ذکر میلاد کا مسنون ہونا ثابت ہوا

اس صحیح الاسناد حدیث کی بناء پر اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نور ہے آپ محض بشر نہیں بلکہ نوری بشر ہیں۔

(از افادات استاذی مکرم پیشوائے اہلسنت حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات)

اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَالْاَرْضِيْنَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ بوزارت العلام جدہ ۱٤٠٠ھ) ص ۲۳)

اے محبوب تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمینوں کو۔

اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود با جود ہی تمام مخلوقات کا سبب بنا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اور میں اس حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے بارگاہِ نبوی میں یوں عرض کرتا ہوں کہ:

بزمِ جہاں کو سجایا تیرے واسطے
زمیں آسماں کو بنایا تیرے واسطے
زمین و فلک حور و ملک تیرے نور سے
فردوسِ جناں کو سجایا تیرے واسطے
شمعِ تیری پروانہ تیرا گل و گلشن تیرے لیے
نغمِ بلبل بنایا تیرے واسطے
مالک تیرا تو مُلک تیری ملکیت میں
خدا کی سب رعایا تیرے واسطے
ربِ جہاں کُل خلق تیرے لیے بنی
شمس و قمر ہر چوپایہ تیرے واسطے
افرادِ نیک و بد اُسے معلوم ہیں سبھی
محشر میں سب کو اُٹھایا تیرے واسطے
کرئے معاف گناہ سب گناہگاروں کے خدا
اور ناظم کی سب خطایاہ تیرے واسطے

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

« انا اوّل الانبیاء خلقاً »

(ابو حامد محمد بن غزالی علیہ الرحمہ متوفی ۵۰۵ھ معارج القدس فی مدارج معرفۃ النفس، دار الآفاق الحدید ۱۹۷۵ء، ص ۱۱۱)

میں تخلیق کے اعتبار سے تمام انبیاء سے پہلے پیدا کیا گیا۔ (اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے نبی و رسول ہیں)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی اور رسول:

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

(الفرقان ۲۵:۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن) نازل کیا تا کہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو۔

اس آیہ مبارکہ سے یہ بات صراحتاً ثابت ہو رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کا نبی بنایا تو یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کے بھی نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بعثت کے اعتبار سے پہلے رکھا۔ اسی کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً اشارہ فرمایا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قیل یا رسول اللہ متی کنت نبیاً قال و آدم بین الروح والجسد

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کب بنے فرمایا جب کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر،امام جلال الدین السیوطی(متوفی ۹۱۱ھ)،خصائص کبریٰ مکتبہ رحمانیہ،ج ۱،ص۸)

اور امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فَكَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص ۲۰)

وہ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

رسول کی تعریف:

رسول اُس مرد کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی شریعت اور نیا دین دے کر تبلیغ احکام کے لیے بھیجا جائے۔

نبی کی تعریف:

نبی اُس مرد کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کے اُن احکام کی تبلیغ وتقریر کرے جو پہلے کسی رسول پر نازل ہو چکے ہوں۔

(یعنی رسول نئی شریعت لے کر آتا ہے اور نبی پچھلی شریعت کی تبلیغ وتقریر کرتا ہے۔اور ہمارے نبی ﷺ رسول بھی ہیں اور نبی بھی کیونکہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں نئے احکام بھی ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے بھی احکام ہیں،ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

فائدہ:

نبی کا لغوی وحقیقی معنی کرتے ہوئے صاحب المنجد لکھتے ہیں

النبی المخبر عن الغیب او المستقبل بالالھام من اللہ

(المنجد عربی ص ۷۸۴ تحت مادہ ،ن،ب،ا)

نبی اُس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام (وحی) کے ذریعے غیب اور مستقبل کی خبریں دینے والا ہو۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عالم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کے ایک شعر سے مجھے ایک نکتہ سمجھ میں آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا درجہ کہاں سے شروع ہوتی ہے نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے جمادات ہیں اس کے اوپر نباتات اور پھر حیوانات اور ان سے اُوپر فرشتوں کا درجہ ہے پھر اس سے اوپر کامل انسان کا درجہ ہے (انسان فرشتوں سے افضل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ کیا خوب کہتے ہیں کہ

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس پہ لگتی ہے محنت زیادہ

پھر انسان سے اوپر درجہ ہے رسل ملائکہ کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے انبیاء کرام کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے رسلِ بشریت کا پھر اس سے اوپر درجہ آتا ہے عظمت والے رسولوں کا اور یہ وہ مقام ہے جہاں سے ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نہیں نبوت شروع ہوتی ہے یاد رہے کہ رسول نبی سے افضل ہوتا ہے تو جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یہ عالم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عظیم تر رسولوں کی رسالت کی انتہا سے شروع ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا عالم کیا ہوگا۔؟ اعلیٰ حضرت کا شعر یہ ہے کہ

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

☆۔۔۔سب سے پہلے مسلمان اور مومن:

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی لوگوں پر واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر اس کائنات میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہمارے نبی ﷺ ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ ھُوَ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ (الانعام:۱۴)

تم فرماؤ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں۔

دوسرے مقام پر ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(الانعام:۱۶۲،۱۶۳)

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میری موت سب اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ

(الزمر:۱۱،۱۲)

آپ فرما دیجئے کہ مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ سب سے پہلا مسلمان میں ہوں۔

اسی طرح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

**انا اوّل المؤمنین**

میں سب سے پہلا مومن ہوں

(ابو عبد الله احمد بن حنبل الشيباني(متوفى ٢٤١ھ)،الرد على الجهميه و الزنادقه،دار الثبات للنشر والتوزيع،ص ٨٠)

**نیز فرمایا:**

**انا اوّل المسلمین**

(ابو عبد الله احمد بن حنبل الشيباني(متوفى ٢٤١ھ)،الرد على الجهميه و الزنادقه،دار الثبات للنشر والتوزيع،ص ٨٠)

میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

**فائدہ:**

جو مسلمان ہے وہ مومن بھی ہے اور جو مومن ہے وہ مسلمان بھی چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں۔

**و بالجمله لا یصح فی الشرع ان یحکم علی احد بانه مؤمن و لیس بمسلم او مسلم و لیس بمؤمن**

اور حاصل کلام یہ کہ شرع میں یہ بات درست نہیں کہ کسی کو کہا جائے کہ یہ مومن ہے مسلمان نہیں یا مسلمان ہے اور مومن نہیں (یعنی کسی کو مسلمان مانے اور مومن نہ مانے یا مومن مانے اور مسلمان نہ مانے یہ درست نہیں کیونکہ جو مومن ہے وہ مسلمان بھی ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن بھی ہے)

(امام سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی، شرح العقائد النسفیہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، بحث فی الایمان و الاسلام واحد، ص ۱۵۸)

امام سعد الدین تفتازانی کے نزدیک مومن اور مسلمان ایک ہی شخص کے دو نام ہیں لیکن الشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایمان اور اسلام میں فرق کو بیان کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"اسلام اسم ظاهر اعمال ست و ایمان نام باطن اعتقاد و دین عبارت از مجموع اسلام و ایمان ست آنکه در اعتقاد مذکور است که اسلام و ایمان یکے ست باں معنی ست که هر مومن مسلم ست و هر مسلم مومن و نفی یکے مومن و مسلم از مسلمان نه تواں کرد"

یعنی اسلام ظاہری اعمال (مثلاً نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، اور زکوۃ دینے وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان اعتقادِ باطن (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے ماننے) کا نام ہے اور اسلام اور ایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے اور وہ جو عقائد کی کتابوں میں ہے کہ اسلام اور ایمان ایک ہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کی نفی مسلمان سے نہیں کر سکتے۔

(شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۳۸، بحوالہ انوار محمدیہ، رضا بک شاپ، گجرات، ص ۵۹)

(خلاصہ کلام یہ کہ اسلام اور ایمان میں فرق ہے لیکن مسلمان اور مومن میں فرق نہیں)

☆---سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے:

مذکورہ بالا آیات واحادیث بھی اس بات پر دال ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے

پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق میں بھی اول ہیں اور اسلام وایمان میں بھی۔ علاوہ ازیں خود آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اوّل العابدین

(عبد العزیز بن صالح، جهود الشیخ محمد الامین الشنقیطی فی تقریر عقیدہ سلف، مکتبہ العبیکان، الریاض ۱۹۹۹ء، ج۲، ص ۵٦۱)

میں ہی سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرنے والا ہوں۔

**فائدہ:**

عبادت کا معنیٰ ہے غایتِ تعظیم اور نہایت تذلل جیسا کہ علامہ قاضی شیرازی بیضاوی علیہ الرحمہ تفسیر بیضاوی میں فرماتے ہیں کہ

والعبادة اقصیٰ غایة الخضوع والتذلل

اور عبادت عاجزی اور انکساری کے آخری درجہ کو کہتے ہیں۔

(تفسیر بیضاوی، پ۱، سورة فاتحه تحت آیه نمبر ۵، ص ۳۵، مکتبه رحمانیه)

اور عبادت کا دار و مدار عظمت کے آخری درجہ پر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کو خالقیتِ کل شیٔ اور اس جیسی مثالوں پر مرتب فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ

(الانعام:۱۰۲)

یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو اسے پوجو۔

اب اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کو خالقیتِ کل شیٔ پر مرتب کیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لیے کرو کہ اس نے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا ہے اور جو تمام اشیاء کو بنانے والا ہے ظاہر ہے اس سے عظیم ہستی کوئی بھی نہیں لہذا معلوم ہوا کہ عبادت کا

دار و مدار عظمت کے آخری درجہ پر ہے اس طرح امام فخر الدین الرازی فرماتے ہیں کہ۔

ان امر العبادة ترتب علی کونه خالق کل شئی اذ ترتب الحکم علی الوصف بالفاء مشعر بالسببية فهذا تقتضی ان کون الاله خالقاً للاشیاء هو الموجب لکونه معبوداً علی الاطلاق فالاله هو المستحق للمعبودية

عبادت کا حکم خالق کل شئی پر مرتب ہے اور جب حکم کسی وصف پر فاء کے ساتھ مرتب ہو تو وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ وصف حکم کا سبب ہے پس یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ الہ اشیاء کا خالق ہو اور یہی علی الاطلاق معبود ہونے کا موجب ہے پس الہ وہ ہے جو مستحق للعبادت ہو۔

(تفسیر کبیر، پ ۷، الانعام: تحت الآیہ ۱۰۲)

ثابت ہوا کہ کسی کے سامنے دست بستہ خواہ زانوں پکڑ کے کھڑا ہونا یا کسی کے گرد گھومنا یا کسی کو محتاج سمجھ کر ہر سال اپنے مال سے چالیسواں حصہ مقرر کرنا یا اپنے اہل و عیال کے کاروبار میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے باز رہنا غایت تعظیم تو ایک طرف تعظیم ہی نہیں اور عبادت کا دار و مدار تو انتہائی تعظیم پر ہے تو ایسے افعال کہ ان میں دوسرے کو مستحق للعبادت اور واجب الوجود یا رزاق مطلق یا خالق عالم یا قیوم بالذات یا حیی بذاتہ یا نفع و نقصان میں موثرِ حقیقی یا امامت و احیاء میں مستقل نہ سمجھا جائے اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھا جائے نہ عبادت بنتے ہیں اور نہ ہی توحید کا ابطال لازم آتا ہے اور نہ ہی شرک کا وہم ہوتا ہے۔

☆۔۔۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے والے:

یوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ بیداری میں اپنے سر کی آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے جیسا کہ کتب معراج میں مذکور ہے اور علماء کرام نے بے شمار دلائل

سے اس بات کو ثابت کیا ہے لیکن بروز قیامت بھی جو ہستی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات بابرکت ہے امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے۔

وَاَوَّلُ مَنْ يَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱٤٠٥ھ)ص ۱۲۵)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھے گے

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا سب سے پہلا مرکز:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

وَحِيْنَ خَلَقَهٗ اَقَامَهٗ مِنْ مَقَامِ الْقُرْبِ اِثْنَىْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ

("مصنف عبد الرزاق" جز اول، بتحقیق الدکتور عیسیٰ بن عبداللہ، حدیث نمبر 18 ـ)

جب اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا تو اس کو اپنے مقام قرب میں بارہ ہزار سال رکھا۔

معلوم ہوا سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ کا مرکزِ تجلیات بنی وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔

نکتہِ مفیدہ:

تفاسیر میں موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ایک تجلی پہاڑ کے واسطے کے ساتھ دکھائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر اتنی تیز ہوگئی کہ آپ علیہ السلام چالیس میل کی دوری سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر کالی چونٹی کو بالکل صاف دیکھ لیتے تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک تجلی وہ بھی بالواسطہ

دیکھی تو آپ علیہ السلام کی نظر کا یہ عالم ہے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کا کیا عالم ہوگا جو کہ ایک نہیں لاکھوں اور کروڑوں تجلیات کے بغیر کسی واسطہ کے بارہ ہزار سال مرکز بنے رہے؟

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی رحمت:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء۲۱:۱۰۷)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔

اس آیہ مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی رحمت ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا لہٰذا تمام جہانوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

شاہِ ارض وسماء سرورِ انبیا تیری شانِ جلالت کی کیا بات ہے
بن کے آیا ہے تو رحمتِ دو جہاں تیری وسعتِ رحمت کی کیا بات ہے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انبیاء کی نسبت اوّل الذکر ہے:

باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد میں ہوئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء سے پہلے رکھا گیا۔ اور یہ وہ فضیلت ہے جو صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

" وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا۝

(الاحزاب:۷)

اور (وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے تمام نبیوں سے مستحکم وعدہ لیا اور آپ سے بھی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سب سے پختہ عہد لیا

کہ وہ اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اس کی تبلیغ میں ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے۔
(اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور انبیاء سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پہلے فرمایا)

ایک اور مقام پر انبیاء کا ذکر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
"اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا"

(النساء:۱۶۳)

(اے رسول) ہم نے آپ کی طرف اس طرح وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوح اور ان نبیوں کی طرف جو نوح کے بعد آئے ان کی طرف وحی بھیجی اور ہم نے وحی بھیجی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔
(اس آیہ مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء کے ذکر پر مقدم کیا اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر فرمایا)

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر ہے اونچا تیرا بول ہے بالا تیرا

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا:

امام جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں:
اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰى يَوْمَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
جس دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا۔

(یوسف بن اسماعیل النبھانی، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواھر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔ اسم محمد ﷺ سب سے پہلے آپ ﷺ کا ہی رکھا گیا:

سب سے پہلے اسم محمد آپ ﷺ کا ہی رکھا گیا آپ ﷺ سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا۔

الشیخ محمد المھدی فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

**وقد سماہ تعالیٰ بھذا الاسم الذی ھو محمد قبل ان یخلق آدم علیہ السلام بل قبل ان یخلق الخلق بالفی عام**

(مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب ھزاروی، ضیاء القرآن لاھور، ۱۳۱)

تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا اسم شریف محمد ﷺ سے تخلیق آدم علیہ السلام بلکہ تمام مخلوق کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل موسوم فرمایا۔

امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ نے اسی کے متعلق ایک حدیث ذکر کی ہے کہ ''جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساتویں دن ایک بکری ذبح کی اور قریش کی دعوت کی

**فلما اکلوا قالوا یا عبد المطلب ما سمیتہ ؟ قال سمیتہ محمدا قالوا فما رغبت بہ عن اسماء اھل بیتک قال اردت ان یحمدہ اللہ فی السماء و خلقہ فی الارض**

جب قریش کھانا کھا چکے تو انہوں نے حضرت عبد المطلب سے پوچھا بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) قریش نے کہا آپ نے اپنے خاندان کے ناموں سے اعراض کیوں کیا ہے (یعنی خاندان کے کسی آدمی کا نام رکھ

لیتے) تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اس کی تعریف فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق زمین میں۔

(الخصائص الکبریٰ، ج ۱، باب ما ظهر فی لیلة مولده من المعجزات والخصائص، ص ۸۵، مکتبہ رحمانیہ)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کا نام محمد نہ تھا اسی لیے تو قریش نے سوال کیا کہ آپ کوئی مشہور نام رکھتے۔ تو یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوّلیت ہے کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔ خیال رہے کہ لفظِ محمد باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس کا معنی ہے۔

مدح مرة بعد مرة ...... جس کی بار بار تعریف کی گئی ہو

سبحان اللہ۔ جس معنوی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام رکھا گیا وہ کتنی درست ثابت ہوئی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نام پاک کا اشتقاق اللہ تعالیٰ کے نام محمود سے ہے علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۰ء، ص ۴۲۳، اکبر بک سیلرز، لاہور)

علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ویروی ان عبد المطلب انما سماه محمدا لرؤیا رآها

اور یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام ایک خواب کی وجہ سے رکھا جو آپ نے دیکھا (خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دیکھا کہ ہر چیز

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کر رہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور زیادہ سے زیادہ ہوتا جارہا ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا دیا۔)

(العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،ص ۱۲۳)

## نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

''یہ وہ نام ہے جسے خالق ارض و سماء جل جلالہ نے زمین و آسمان مہر ماہ کی پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا حق عز مجدہ کو یہی نام ایسا بھایا جس تمام عالم بالا آباد فرمایا سدرہ المنتہی کے پتے اور جنت کے قصر وغرفے اور ہفت آسمان کے تمام مواضع و اماکن کو اس سے زینت دی اور حور عین کے سینوں اور ملائکہ مکرمین کی آنکھوں پہ اسے تحریر فرما کر صفاء روشنی بخشی۔

(جواہر البیان فی اسرار الارکان،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،ص ۱۲۳)

اسی طرح امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَتَبَ اِسْمَهُ الشَّرِيْفَ عَلَى الْعَرْشِ وَعَلٰى كُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَى الْجِنَانِ وَمَا فِيْهَا

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر لکھا

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۱۴،دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ،۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان اس نام پاک کو لکھا۔

بَيْنَ كَتِفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خصائص کبری، ج ۱، ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص ۱۸۸ قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا گیا

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ واضح کرتے ہوئے امت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کا حکم دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر نہ بلائے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے ایسا حکم سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں کو نہیں دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا"

(النور:۶۳)

پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

حضرت ابن عباس، مجاہد، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد یا ابالقاسم کہہ کر پکارتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پیش نظر ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر

پکاریں۔(تفسیر ابن کثیر، جلد ۳، ص ۳۰۶، تحت آیہ مذکورہ)

## اسم پاک محمد ﷺ کی برکات

1: حدیث شریف میں ہے۔

من ولد له مولود فسما محمدا حباً لی و تبركاً باسمی هو و مولوده فی الجنة

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

جس کا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھا تو وہ (والد) اور اسکا لڑکا دونوں جنتی ہیں۔

2: ...... عن ابی رافع عن ابیه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اذا سمیتموه محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

حضرت ابو رافع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسوال اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو نہ اس کو مارو اور نہ ہی محروم رکھو۔ (یعنی اس کو کسی چیز سے جو تم اپنے دوسرے بچوں کو دیتے ہوں محروم نہ کرو چاہے وہ کوئی دنیاوی چیز ہو یا تعلیم و تربیت اور ویسے بھی جس کا نام محمد ہو اس کی اچھی تربیت ہونی چاہیے تاکہ لوگ اس کو برا نہ کہیں، ابو لاحمد غفرلہ)

3: ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔

یوقف عبدان ای اسم احدهما احمد و الاخر محمد بین یدی الله

تعالیٰ فیومربھما الی الجنۃ فیقولان ربنا بما استھلنا الجنۃ ولم نعمل عملا تجازینا بہ الجنۃ فیقول اللہ تعالیٰ ادخلا الجنۃ فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمہ احمد او محمد

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

قیامت کے دن دو شخص رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گئے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام احمد ہوگا حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ وہ دونوں عرض کریں گئے یا اللہ ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے قابل ہوئے؟ ہم نے جنتیوں والا کوئی کام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں چلے جاؤ میں نے خلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہوگا اس کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا۔ (معلوم ہوا کہ جو برکات اسم محمد کی ہیں وہی برکات اسم احمد کی بھی ہیں۔ابوالاحمد غفرلہ)

4: ...... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ما ضر احدکم لو کان فی بیتہ محمد او محمدان او ثلثۃ

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۲۶)

تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد ہو یا دو محمد ہوں یا تین محمد ہوں (یعنی اگر تم اپنے ایک لڑکا کا نام محمد رکھو یا دو کا یا تین لڑکوں کا نام محمد رکھو تو تمہارا کیا جاتا)

5: ...... شکت الیہ علیہ السلام امرأۃ بانھا لا یعیش لھا ولد فقال لھا اجعلی اللہ علیک ان تسمیہ محمدا ففعلت فعاش ولدھا

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۲۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت آئی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کی اولاد زندہ نہیں رہتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تو اپنے بیٹے پر لازم کرلے کہ جو بیٹا اللہ تعالیٰ نے تجھے عطاء کیا اس کا نام محمد رکھے گئی اس نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو لڑکا عطا کیا جو زندہ رہا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس عورت کو اولاد ملے گی اور یہ بھی کہ لڑکا ہی ملے گا، نیز معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو زندگی عطا کر سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا سنتِ صحابہ ہے۔ ابوالاحمد غفرلہ)

**6: ...... و فی حدیث معضل اذا کان یوم القیامة نادیٰ منادیا محمد قم فادخل الجنة بغیر حساب فیقوم کل من اسمه محمد یتوهم ان النداء له فلکرامة محمد لا یمنعون**

(سیرت حلبیہ، احکامِ شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۲۶)

اور حدیث معضل میں ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا اے محمد کھڑے ہو کر جنت میں بغیر حساب داخل ہو جاؤ تو ہر وہ شخص کھڑا ہو جائے گا جس کا نام محمد ہو گا یہ خیال کر کے کہ مجھے کہا گیا ہے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور عظمت کی وجہ سے کسی کو بھی روکا نہ جائے گا۔

7: ...... امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

**ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الا لم یبارك لهم فیه**

(سیرت حلبیہ، احکامِ شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۲۷)

جب کوئی قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اس کو اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لیے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے گی۔

**8: ......من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یده علی بطنها ق و یقل ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا فانه یکون ذکرا**

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جو چاہے کہ اس کی زوجہ لڑکے کے ساتھ حاملہ ہو اس چاہیے کہ اپنے (دائیں) ہاتھ کو اپنی زوجہ کے پیٹ پر رکھے اور یہ کلمات کہے،"ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا"،اگر لڑکا ہے تو اس کا نام محمد رکھا (تو انشاء اللہ تعالیٰ) وہ لڑکا ہی ہو گا۔

**9: ...... ما اطعم طعام علی مائدة ولا جلس علیها و فیها اسمی قدس الله ذلك المنزل کل یوم مرتین**

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو تو ایک دن میں دوبار اس مکان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

10:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

**من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمداً فقد جهل**

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جس کے تین بیٹے ہوں اوران میں کسی ایک کا نام بھی محمد نہ رکھے تو وہ جاہل ہے (یعنی میری تعلیمات سے جاہل ہے اور میری محبت میں کمی ہے کیونکہ اگر حضور ﷺ کی محبت ہوتی تو حضور ﷺ کے نام مبارک سے برکت کے لیے ایک بیٹے کا نام ہی محمد رکھ لیتا)

11: ...... ما کان اسم محمد فی بیت الا جعل الله فی ذلک البیت برکة

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر میں اللہ تعالیٰ برکت پیدا فرما دیتا ہے

12: ...... و فی الشفاء ان لله ملائکة سیاحین فی الارض عبادتهم کل دار فیها اسم محمد ای حراسته اهل کل دار فیها اسم محمد

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

شفاء شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے فرشتے بھی ہیں جو زمین میں پھرتے ہیں ان کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں محمد نام کا فرد ہے اس کی اور تمام گھر والوں کی حفاظت کرنا۔

13: ...... عن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهما قال من کان له حمل فنوی ان یسمه محمداً حوّله الله تعالیٰ ذکرا و ان کان انثی

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جس کی بیوی حاملہ ہو اور اس نے نیت کی کہ جو حمل ہے اس کا نام محمد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا کر دے گا اگرچہ وہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو۔

14:......حضور ﷺ کا اسم مبارک یعنی محمد (ﷺ) کسی کا نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۴ء،ص ۴۳۴، اکبر بک سیلرز،لاہور)

15:......حضرت فقیہ محمد بابا نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نکلتی نہ تھی جب اذان ہوئی اور مؤذن نے کہا، "اشہد ان محمدا رسول اللہ" تو یہ سن کر میں نے بھی یہی کہا تو فوراً کنکری نکل گئی۔

(مقاصدِ حسنہ،ص ۳۸۴،بحوالہ البرہان،محمد امین،مفتی،مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۴۶۵)

پریشانی میں نام ان کا دلِ صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

## تعظیم اسم پاک محمد ﷺ

صاحب روح البیان اپنی تفسیر میں تعظیم اسم پاک محمد ﷺ کے متعلق دو واقعات ذکر کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1:......آوردہ اند کہ ایاز خاص پسرے داشت محمد نام و او

را ملازم سلطان محمود ساخته بود روزے سلطان متوجه طهارت خانه شده فرمود که پسرے ایاز را بگوبید تا آب طهارت بیارد ایاز ایں سخن شنوده در تامل افتاد که آیا پسرمن چه گناه کرد که سلطان نام او بر زبان نمی راند سلطان وضو ساخته بروں آمد در ایاز نگر یست او را اندیشه مندديدپرسید که سبب اثر ملام که بر جبیں تو می بینم چیست ایاز از روی نیاز بموقف عرض رسانید که بندا زاده را نام نخواند بر ترسیدم که مبادا ترک ادبی از و صادر شده باشد و موجب انحراف مزاج همایوں گشته سلطان رتبسمی فرمود و گفت ای ایاز دل جمع دار که ازو صورتی که مکروه طبع من باشد صدور نیافته بلکه وضوء داشتم و او محمد نام داشت مرا شرم آمد که لفظ محمد بر زبان من گذرد وقتی که بے وضوء باشم چه ایں لفظ نشانه حضرت سید انام است

(روح البیان ،ج۷، بحواله العوارف العنبریه فی المیلاد النبویه،مولانا محمد یعقوب هزاروی،ضیاء القرآن لاهور، ۱۲۸)

ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا یہ خدمت کے لیے ہر وقت سلطان محمود کی بار گاہ میں رہتا تھا۔ایک دن سلطان نے جب طہارت خانہ میں جانے کا قصد کیا تو کہا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ طہارت کے لیے پانی لائے ایاز سلطان کی یہ بات سن کر فکر مند ہوئے کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی خطاء سرزد ہو گئی ہے کیونکہ سلطان نے اس کا نام نہیں لیا سلطان محمود طہارت سے فارغ ہونے کے بعد طہارت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ایاز کو پریشان دیکھ کر فرمایا ایاز میں تیرے چہرے پر پریشانی کے آثار

دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے۔؟

ایاز نے انتہائی عاجزی سے عرض کیا کہ آج آپ نے اس بندہ زادہ کا نام نہیں لیا جس کی وجہ سے میں خائف ہوں کہ اس نے کوئی آپ کی بے ادبی نہ کی ہو حضرت سلطان محمود علیہ الرحمہ نے تبسم فرمایا اور کہا ایاز پریشان نہ ہوں آپ کے بیٹے سے ایسی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی جو میرے مزاج کے خلاف ہو۔ اس کا نام اس لیے میں نے نہیں لیا کہ میں بے وضو تھا اور اس کا نام محمد ہے مجھے شرم آئی کہ لفظِ محمد میری زبان پر اس حالت میں آئے جب میں بے وضو ہوں۔ اس لیے کہ یہ لفظ سید الانام کا اسم گرامی ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو بردن ادب نمی دانم

سبحان اللہ یہ ہیں اس وقت کے حکمران جن کا اُٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا سب کچھ حضور ﷺ کی محبت میں رنگا ہوا ہوتا تھا اس لیے ہی کامیابی ان کے قدم چومتی یہ جس میدان میں بھی نکلتے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فتح ملتی اور اسلام کی سلطنت مزید وسیع ہوتی۔

2: ...... و كان رجل من بنى اسرائيل عصى الله مائته سنة ثم مات فاخذوه فالقوه فى مزبلة فاوحى الى موسىٰ ان اخرجه وصل عليه قال يا رب ان بنى اسرائيل شهدوا انه عصاك مائته سنة فاوحى الله تعالىٰ انه هكذا الا انه كان كلما نشر التوراة ونظر الىٰ اسم محمد قبله و وضعة على عينيه فشكرت ذلك غفرت له و زوجه سبعين حوراء

(روح البیان، ج۷ حلیۃ الاولیاء، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی ضیاء القرآن لاہور، ۱۳۰)

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے سو سال اللہ تعالیٰ کی معصیت کی جب اسے موت آئی تو لوگوں نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اُس شخص کو گندگی کے ڈھیر سے اُٹھائیں اور اس کی نماز جنازہ بھی اداء کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رب العزت بنی اسرائیل تو اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اس نے سو سال تیری معصیت میں گزارے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ یہ بات درست ہے لیکن یہ جب بھی تورات کو کھولتا تھا اور اس میں نام محمد (ﷺ) کو دیکھتا تو اسے بوسہ دیتا اور اپنی آنکھوں پر لگاتا میں نے اس کی یہ جزاء دی کہ اس کے گناہ بخش دیئے اور جنت کی ستر حوروں سے اسکا نکاح کر دیا۔

(نام محمد ﷺ پر انگوٹھوں کو چومنا یہاں سے ثابت ہوا اور یہ بھی سبق ملا کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی گناہوں میں بسر کرے اور فوت ہو جائے تو ہم کو اسے اچھے الفاظ سے یاد کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کو اسکا کا کوئی عمل [illegible] گیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف فرما کر اچھا اجر دیا ہو اور ویسے بھی حضور ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے بارے اچھا خیال رکھو۔ ابوالاحمد غفرلہ)

## چند دیگر اوّلیات

☆۔۔۔سب سے پہلے حضور ﷺ نے جو نماز پڑھی وہ نماز ظہر ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۵)

☆سب سے پہلے حضور ﷺ نے جو نماز با جماعت پڑھائی وہ بھی ظہر ہی ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱۴ء،ص ۳۰)

☆۔سب سے پہلے مسجدوں کو خوشبو لگانے کا عمل اس وقت شروع ہوا جب رسول ﷺ نے مسجدِ نبوی میں ناک کی ریزش (بلغم) دیکھی ۔آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا اور پھر زعفران کی خوشبو لگانے کا حکم دیا چنانچہ اس جگہ کو خوب معطر کیا گیا پھر لوگوں نے مسجدوں کو خوشبو لگانا شروع کر دیا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوئل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱۴ء،ص ۳۱)

☆۔سب سے پہلا جمعہ جو حضور ﷺ نے پڑھا وہ بطن وادی میں بنو سالم کے محلے میں پڑھا۔یہ مدینہ تشریف لانے سے پہلے کا جمعہ تھا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوئل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱۴ء،ص ۳۴)

☆۔سب سے پہلے حضور ﷺ کی اولاد سے حضرت قاسم فوت ہوئے۔پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوئل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱۴ء،ص ۳۹)

☆۔سب سے پہلے حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں حضرت براء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ٤۲)

☆۔سب سے پہلے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی وہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنو ہاشم ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ٤۲)

(بعض لوگوں کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی لیکن جمہور کا قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی گئی تھی، ابوالاحمد غفرلہ)

☆۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور حلق کرایا اس وقت سب سے پہلے جو صحابی کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک جمع کیے وہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ٦۲)

☆۔سب سے پہلی خاتون جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عقد نکاح فرمایا وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ٦۹)

☆۔سب سے پہلا غزوہ جس میں حضور ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے غزوہ بدر ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجَم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجِم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء،ص ۸٤)

☆۔سب سے پہلا امر جس سے حضور ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا وہ رویائے صادقہ (سچے خواب) ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجَم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجِم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء،ص ۱۰۲)

(لیکن جمہور کے نزدیک سب سے پہلی وحی وہی ہے جو حضور ﷺ کی حالتِ بیداری میں حضرت جبرئیل علیہ السلام غارِ حرا میں لے کر آئے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالثواب،ابوالاحمد غفرلہ)

☆۔رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلا عام خطاب کوہِ صفا پر بعثت کے تیسرے سال فرمایا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجَم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجِم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء،ص ۱٥٤)

☆۔سب سے پہلا موقع جب حضور ﷺ کی زبان سے کلماتِ رجز آئے غزوہ حنین ہے جب لشکر میں افراتفری پھیل گئی اور آپ ﷺ تنہا رہ گئے تو آپ ﷺ نے اپنے سفید رنگ کے خچر پر بیٹھے ہوئے بلند آواز سے فرمایا۔

## انا النبی لا کذب...... انا ابن عبد المطلب

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ۱٦۱)

## سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی قبر مبارک کھلے گی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**انا اوّل من ینشق عنہ الارض فاکسی الحلۃ من حُلَل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری**

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی، امام، جامع ترمذی، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ابواب المناقب باب (غیر موسوم باب)، ص ٦۷۹)

میں وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین چیری جائے گی (یعنی میری قبر سب سے پہلے کھلے گی) تو مجھے جنت کے ملبوسات میں سے ایک لباس زیب تن کروایا جائے گا پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے علاوہ مخلوقات میں سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوگا۔

علماء کرام فرماتے ہیں یہی وہ جگہ ہے جس کو مقامِ محمود کہتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرما رکھا ہے۔

پیش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

نیز اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت

العلام جدہ ١٤٠٥ء)ص١٢٣ )

اور وہ سب سے پہلے ہیں جن سے زمین چیر دی جائے گی۔

## سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اُٹھنے والے

یہ بات اوپر مذکورہ حدیث سے بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ جب حضور ﷺ سے ہی سب پہلے زمین شق ہوگئی تو آپ ﷺ ہی سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے لیکن اس پر بھی واضح حدیث موجود ہے کہ آپ ﷺ سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے ہم اس کو علیحدہ ذکر کردیتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

**انا اوّل من یرفع رأسه بعد النفخة الاخرة**

(شمس الدین محمد بن احمد متوفی ١١٧٧ء،لوامع الانوار البهیة و سواطع الاسرار الاثریة لشرح

الدرة المضیة فی عقد الفرقة المرضیة،مؤسسة الخافقین ١٩٨٢ء،ج٢،ص١٦٦ )

جب دوسری مرتبہ صُور پھونکا جائے گا تو میں ہی سب سے پہلے سر اُٹھاؤں گا (یہاں سر اُٹھانے سے مراد قبر مبارکہ سے اُٹھنا ہے)

## فائدہ

جب قیامت کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صُور پھونکنے کا حکم ہوگا شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بلند ہوتی جائے گی لوگ کان لگا کر سنے گئے اور بیہوش ہوجائے گئے اس بیہوشی کا ان پر یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور اہل زمین جو اس وقت زندہ ہوں گئے وہ سب اس سے مرجائیں گے اور جن لوگوں پر پہلے ہی موت آچکی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی قبروں

میں زندہ رکھا جیسے انبیاء کرام علیہ السلام اور شہدائے امت اُن پر اس صور کا یہ اثر ہوگا کہ ان پر بیہوشی طاری ہوجائے گی اور صالحین امت کے علاوہ جو پہلے مر چکے ان کو اس صور کا پتہ بھی نہیں چلے گا زمین و آسمان میں ہلچل مچ جائے گی زمین اپنے تمام خزانے باہر نکال دے گی پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے دھنی ہوئی روئی یا اُون کی طرح اُڑنے لگیں گے آسمان کے تمام ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور دوسرے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو کر فنا ہوجائیں گے اسی طرح ہر چیز فنا ہوجائے گی یہاں تک کہ صور اور حضرت اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہوجایں گے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ

(الرحمٰن: ۲۶،۲۷)

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے (ہر جاندار ہلاک ہوجانے والا ہے) اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

اس وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہ ہوگا وہ فرمائے گا آج کس کی بادشاہت ہے؟ کہاں ہیں جبارین کہاں ہیں متکبرین مگر کون جواب دے پھر خود ہی فرمائے گا ،للہ الواحد القہار، صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا سب سے پہلے حضرت اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا فرما کر دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا صور پھونکتے ہی سب سے پہلے اُٹھنے والی ذات ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی جیسا کہ ماقبل حدیث میں موجود ہے۔

اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اوّل الناس خروجاً اذا بُعثوا

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی،امام ،جامع ترمذی مکتبہ رحمانیہ لاہور،ابواب المناقب باب

من فضائل النبی ﷺ(غیر موسوم باب)،ص۶۷۹)

جب لوگوں کو دوبارہ اُٹھایا جائے گا تو میں ہی سب سے پہلے نکلوں گا

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر سے اس شان سے برآمد ہوں گے کہ داہنے ہاتھ میں حضرت صدیق اکبر کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت عمر فاروق کا (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جتنے لوگ مدفون ہیں سب کو لے کر میدانِ حشر میں تشریف لائیں گے۔

(مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی ،ہمارا سلام ،حصہ پنجم ،ص ۲۲۶،۲۲۵ بتصرف)

☆۔سب سے پہلے قیامت کے دن اپنی آل میں سے جس کو حضور ملیں گے وہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا ،مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱۴ء،ص۱۸۷)

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی قیامت کے دن سجدے کا اذن دیا جائے گا

انا اوّل من یؤذن لہ فی السجود یوم القیامۃ

(الزھد و الرقائق لابن مبارک،ابو عبدالرحمن عبد اللہ بن مبارک متوفی ۱۸۱ھ،دار الکتب العلمیہ ،ص۱۱۲،امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدیٰ و الرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ﷺ،باب الرابع،ج۱۲،ص۴۵۷)

مجھے ہی سب سے پہلے قیامت کے دن سجدے کا حکم دیا جائے گا۔

اور ایک روایت میں آتا ہے۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہی سب سے پہلے سجدے کا حکم دیا جائے گا پھر حکم ہو گا کہ اپنے سر کو اُٹھایئے تو میں اپنی امت کو اپنے دائیں بائیں سے پہچانوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنی امت کو پہچانیں گے؟ فرمایا ان کے وضو کے اعضاء روشن ہونگے اوران کی اولاد ان کے آگے آگے ہوگی۔

(امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدٰی والرشاد،مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ﷺ،باب الرابع،ج۱۲،ص۴۵۷)

## سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے والے

جو ہستی پل صراط سے سب سے پہلے گزرے گی وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکت ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بابرکت ہے فرمایا۔

**انا اوّل من یوضع لہ الصراط علی النار فامر علیہ و ادخل الجنۃ و اصحابی۔**

(علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان،الشاذلی الھندی متوفی ۹۷۵ھ ،کنز العمال موسسۃ الرسالۃ (۱۹۸۱ء)،ج۱۱،ص۵۳۸،حدیث ۲۳۵۲۰)

جس کے لیے سب سے پہلے آگ پر پل صراط کو بچھایا جائے گا وہ بھی میں ہی ہوں پس میں اس سے گزر کر جنت میں جاؤں گا اور میرے اصحاب بھی۔ (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اپنے اصحاب اور تمام امت کے بارے میں پتہ ہے کہ کس کے ساتھ کیا ہوگا۔ الاحمد غفرلہ)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

**یضرب الصراط علی جسر جھنم فاکون اوّل من یجیز**

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الهدیٰ و الرشاد، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعثه و حشره و احواله یوم القیامة ﷺ، باب العاشر، ج ۱۲، ۴٦۸)

کہ پل صراط کو جہنم پر رکھا جائے گا تو میں سب سے پہلے اس کو پار کروں گا۔

## فائدہ

پل صراط بال سے زیادہ باریک ہے اور اس کے نیچے آگ ہی آگ جو کہ دنیا کی آگ سے سو گنا زیادہ تیز ہے اس پر جو صالحین ہوں گے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور گناہ گاروں کے لیے گزرنا مشکل ہوگا اور کچھ لوگ گزرتے گزرتے نیچے آگ میں گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس مشکل سے بھی نجات عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

## سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اوّلیات میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے۔ اس بارے میں بھی کافی احادیث موجود ہیں ایک دو احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" انا اوّل شفیع "

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعة، حدیث

۴۸۵، مکتبہ رحمانیہ، ج ۱، ص ۱۴۴)

میں ہی سب سے پہلا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں

اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔

" انا اوّل من یدخل الجنة و اوّل من یشفع "

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الهدیٰ و الرشاد، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعثه و حشره و احواله يوم القيامة ﷺ،باب الحادى عشر،ج ١٢،ص٤٦٨)

جو سب سے پہلے جنت میں جائے گا وہ بھی میں ہی ہوں اور جو سب سے پہلے شفاعت کرے گا وہ بھی میں ہی ہوں۔

اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

**وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ**

( عبد الرحمن بن ابی بكر السيوطی،امام،انموذج اللبيب فی خصائص الحبيب،(جده،وزارت العلام جده ١٤٠٠ھ)ص١٢٥)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول ہوگی۔

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

## سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھٹانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

**" انا اوّل من يقرع باب الجنة "**

(مسلم بن حجاج القشيری،صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب اثبات الشفاعة،حديث ٤٨٤،مكتبه رحمانيه،ج ١،ص١٤٤)

جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ میں ہی ہوں۔

ایک اور روایت میں چند الفاظ کی زیادتی کے ساتھ یوں آیا ہے۔

**" انا اوّل من يقرع باب الجنة فيقوم الخازن فيقول من انت؟ فاقول انا محمد(ﷺ) فيقول اقوم فافتح لك و لم اقوم لاحد قبلك ولا اقوم لاحد**

بعدك »

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام متوفی ۹۱۱ھ،الحبائك فی اخبار الملائك،دار الکتب العلمیہ،بیروت ۱۹۸۵ء،ص۶۸)

جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ میں ہی ہوں پس جنت کا خازن کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا کون ہے؟ میں کہوں گا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تو وہ کہے گا میں کھڑا ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دروازہ کھولتا ہوں اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کسی کے لیے کھڑا نہیں ہوا اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی کے لیے کھڑا ہوں گا۔(یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ جب میرا محبوب آئے تو وہ فوراً جنت کا دروازہ کھول دے اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو انتظار نہ کرنا پڑے۔الاحمد غفرلہ)

اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۰ھ)ص۱۲۸)

اور وہ پہلے ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی اوّلیت پر ایک حدیث بھی دال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" انا اوّل من يفتح له باب الجنة "

(ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلی متوفی ۳۰۸ھ،مسند ابی یعلیٰ ، دار المامون التراث ۱۴۰۴ھ شہر بن حوشب عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ، ج۱۲،ص۸)

میں ہی وہ پہلا ہوں جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

# سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے

جو ذات سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی وہ بھی میرے اور آپ کے پیارے رسول و نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے اس بارے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" انا اوّل من یدخل الجنة "

(امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الهدیٰ و الرشاد،مکتبه نعمانیه،محله جنگی پشاور،جماع ابواب بعثه و حشره و احواله یوم القیامة ﷺ،باب العاشر،ج ۱۲،۴٦۸)

جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا وہ میں ہوں۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الجنة حرمت علی الانبیاء کلهم حتّٰی ادخلها و حرمت علی امم حتّٰی تدخلها امتی

امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الهدیٰ و الرشاد،مکتبه نعمانیه،محله جنگی پشاور،جماع ابواب بعثه و حشره و احواله یوم القیامة ﷺ،باب العاشر،ج ۱۲،۴٦۸)

جنت تمام انبیاء پر اُتنی دیر تک حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہیں ہو جاتا اور تمام امتوں پر جنت حرام ہے یہاں تک کہ میری امت اس میں داخل نہیں ہو جاتی۔(اس حدیث کو امام طبرانی نے حسن کا درجہ دیا ہے،ابولاحمد غفرلہ)

اور امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

وَاَوَّلُ مَنْ یَدْخِلُهَا (ای الجنة)

( عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جده،وزارت

العلام جلد ٦ ١٤٠٦ھ) ص ١٢٨)

اور وہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔

اسی طرح مولوی انور شاہ کشمیری صاحب نے بھی اس حدیث چند الفاظ کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا چنانچہ لکھتے ہیں۔

« انا اوّل من یدخل الجنة یوم القیامة »

(محمد انور شاہ بن معظم شاہ الکشمیری الهندی، متوفی ١٣٥٢ھ، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، مکتبہ المطبوعات اسلامیہ، حلب، ١٩٨٠ء، ص ١٧٥)

جو قیامت کے دن سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا وہ میں ہوں۔

اسی طرح اور بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملیں اور جیسا کہ امام قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اَنَّ كُلَّ كَرَامَةٍ لِوَلِيٍّ اِنَّمَا هِيَ آيَةٌ لِلنَّبِيِّ الَّذِي يَتْبَعُهُ ذٰلِكَ الْوَلِيُّ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ٦٧١ھ، الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والاوهام واظهار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاهرہ، ص ٣٨١)

کہ ہر ولی کی کرامت اُس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبی کے وہ ولی تابع ہوتا ہے۔

اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اولیات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اولیات ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور امت کے چند اولیات نقل کرتے ہیں۔

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات

☆۔۔۔آپ ہی سب سے پہلے ایمان لائے۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے قرآن کو جمع کیا۔

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ خلیفہ ہیں کہ آپ کی رعیت نے آپ کے لیے وظیفہ مقرر کیا۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم،ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی،پروگریسو بکس،اکتوبر ۱۹۹۷ء،ص ۲۱۴)

## حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات

☆۔۔۔آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تاریخ اور سالِ ہجری جاری کیا۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے ماہ رمضان نمازِ تراویح باجماعت جاری فرمائی۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے شراب پینے والے پر اسّی کوڑے حد لگوائی۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے دفاتر قائم کیے اور وزارتیں معین و مقرر فرمائیں

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم،ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی،پروگریسو بکس،اکتوبر ۱۹۹۷ء،ص ۲۱۲)

## حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ کی اولیات

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو خود زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے جمعہ کے دن اذانِ اوّل دینے کا حکم دیا۔

☆۔۔۔آپ ہی نے سب سے پہلے پولیس اور اس کے عہدے دار مقرر

فرمائے۔

☆۔۔۔آپ ہی نے سب سے پہلے مع اہل وعیال راہ خدا میں ہجرت فرمائی۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم،ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی،پروگریسو بکس،اکتوبر ۱۹۹۷ء،ص ۳۶۰)

## حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولیات:

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جو خلیفہ وقت کی موجودگی میں فیصلے فرماتے۔

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے عربی زبان (صرف ونحو) کے قواعد ایجاد فرمائے اور صرف ونحو کی تدوین فرمائی۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم،ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی،پروگریسو بکس،اکتوبر ۱۹۹۷ء،ص ۳۸۲)

☆۔۔۔آپ نے ہی بچوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا۔

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ ہیں جن کو حضور ﷺ نے اپنا بھائی کہا۔

## اولیاتِ امتِ مصطفیٰ ﷺ

امتِ مصطفیٰ ﷺ کی امت کی اولیات درج ذیل ہیں اور ان میں سے اکثر وہ ہیں جو صرف امت مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں اور اس امت کے خصائص میں شمار کی جاتیں ہیں۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ ﷺ کے لیے غنائم حلال کیے گئے امم ماضیہ کے لیے حلال نہ تھے۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ ﷺ کے لیے روئے زمین مسجد اور طہور کی

گئی۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مٹی کو وضو کا بدل تیمم کے ذریعہ بنایا گیا۔

☆۔امت محمدی کو ہی سب سے پہلے وضو کی تعلیم دی گئی امم ماضیہ میں سوائے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے یہ وضو کسی کے لیے نہ تھا۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی امم ماضیہ کو یہ شرف نہ ملا۔

☆۔اسی امت کو سب سے پہلے اذان واقامت عطا ہوئی امم ماضیہ کے لیے نہ تھی۔

☆۔اسی امت کو سب سے پہلے بسم اللہ عطا کی گئی امم ماضیہ کو یہ عطا نہیں کی گئی۔

☆۔امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی سب سے پہلے عبادت میں رکوع ملا۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو ملائکہ کی مثل نماز میں صفیں بنانے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو جمعہ عطاء کیا گیا۔

☆۔سب سے پہلے امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ملی جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ کو یہ شرف ملا کہ اس کو رمضان کی پہلی شب اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھ لے وہ معذب نہیں کیا جاتا۔

☆۔سب سے پہلے امت ابوالقاسم کو تزئین جنت کی بشارت دی گئی۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو یہ شرف ملا کہ ملائکہ اس امت کے لیے استغفار

کرتے ہیں۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو یہ شرف ملا کہ اس کے گناہ رمضان المبارک کی آخری رات تک بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆۔رمضان المبارک میں روزے کے لیے سحری سب سے پہلے اسی امت کو عطاء کی گئی۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر عطا ہوئی جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو مصیبت کے وقت ،،انا للہ وانا الیہ راجعون ،، پڑھنے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اللہ تعالیٰ نے سختی اور اغلال (بوجھ) کو رفع کیا۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو ہی ایسا دین ملا جس میں حرج اور تنگی نہیں رکھی گئی۔

☆۔اسی امت سے سب سے پہلے خطاء اور نسیان کا مواخذہ اُٹھایا گیا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے امتِ مرحومہ کہا گیا۔

☆۔سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایسا دین ملا جس میں وہ وصف خاص رکھے گے کہ اس میں امت مرحومہ کے علاوہ کوئی شریک نہیں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے۔

☆۔شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی سب سے پہلے اکمل الشرائع ہونے کا شرف ملا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع ہی سب سے پہلے حجت قرار دیا گیا۔

☆۔سب سے پہلے امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف ملا کہ اس کا اختلاف رحمت

ہے۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو یہ شرف ملا کہ اس کے اندر اگر خدانخواستہ طاعون آئے تو اس میں مرنے والا شہید ہوگا اور طاعون اس امت کے لیے رحمت ہوگا جو دوسری امم کے لیے عذاب بن کے آیا تھا۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو ہی یہ خاصہ ملا کہ اگر دو آدمی میت کی شہادت بخیر دیں تو اس کے لیے جنت لازم ہوگی۔

☆۔سب سے پہلے امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف ملا کہ اس میں قطب اوتاد نجباء و ابدال اور غوث ہوں گے۔

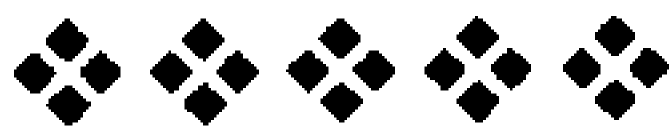
(حوالہ جاتِ جمیع شرح قصیدہ بردہ،علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد قادری،ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۸ء،ص۳۱۴تا۳۱۶)

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اوّلیات ہم نے ذکر کیں اس کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری اوّلیات ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت اور تخلیق میں اوّل ہیں تو ساری کی ساری اوّلیات بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہوئی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری محنت کو قبول فرمائے اور میرے تمام روحانی وجسمانی مربیان اور تمام عزیز و دوست اور تمام مؤمنین کے لیے ذریعہ نجات بنا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت میں جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آمین......بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)



## مقالہ نمبر: 4

# بشائر الانبیاء والخلق
# بمولد حبیب رب الفلق

## (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں)

(مرتب)
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تقریظِ جلیل

(۱)

## اُستاذی مکرم حضرت علامہ مولانا ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری صاحب

(ناظمِ تعلیمات وصدر المدرسین مرکز اہلسنت جامعہ قاسمیہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

نحمده و نصلی ونسلم علی رسوله محمد الذی بشر الانبیاء والخلق بمجیه وعلی آله و اصحابه اجمعین۔ اما بعد:

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے "بشائر الانبیاء والخلق بمولد حبیب رب الفلق" تصنیف اخی فی اللہ عزیزم مولنا صاحبزادہ محمد نعیم قادری رضوی زاد اللہ علمہ وعملہ وحُسنِ تحریرہ کو پڑھا فاضل نوجوان نے کافی محنت سے اس رسالہ کو تصنیف کیا ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم قبول فرما کر موصوف کو سلسلہ تحریر جاری رکھنے کی توفیق وہمت عطا فرمائیں۔

آمین......بجاہ النبی الکریم الامین

بندۂ عاجز

ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری بن سید عالم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کے بعد بندۂ فقیر الی اللہ ورسولہ عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو ہر اُس انعام واکرام سے نوازہ جو ابھی انسانی عقل میں بھی نہیں آئے حضور ﷺ کے کمالات ہر جہت سے بلند و بالا ہیں۔ انہی اوصاف میں سے آپ ﷺ کا ایک یہ بھی وصف ہے کہ آپ ﷺ کی آمد کی بشارات اللہ تعالیٰ، اور اسکے انبیاء ورسل اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات دیتی رہی اور اتنے جلیل القدر انبیاء اور رسول جس کی آمد کی بشارتیں دیتے آئے ہیں وہ ہستی خود کتنی عظیم ہوگئی؟ ہم اس جگہ حضور ﷺ کی آمد کی بشارتوں پر مختصر ذکر کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احسن طریقہ سے ذکر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے...... آمین۔

طالب شفاعت مصطفیٰ ﷺ
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

# کتب سماویہ میں نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارات

اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، اور قرآن مجید میں حضور ﷺ کی آمد کی خبریں دیں۔ چناچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ (الاعراف:۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ (الفتح:۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پہ سخت اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل اور رضا چاہتے۔ اس کی علامت ان کے چہرے میں ہے سجدوں کا نشان یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔

امام جلال الدین سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں نقل کیا۔

و اخرج البخاری عن عطاء بن یسار قال لقیت عبداللہ بن عمرو بن العاص قلت اخبرنی عن صفة رسول اللہ ﷺ ؟ قال اجل واللہ انه لموصوف فی التوراة ببعض صفته فی القرآن« یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا» (الاحزاب:۴۵) و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتك المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة

السیئة ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضه الله حتی یقیم به الملة العوجا بان یقولوا لا اله الا الله ویفتح به اعینا عمیا و آذانا صما وقلوبا غلفا

(امام جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ،الخصائص الکبریٰ،مکتبہ رحمانیہ لاہور،جلد اوّل،باب ذکرہ فی التوراۃ۔۔۔ص۱۸)

امام بخاری علیہ الرحمہ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص بات بتایئے تو انہوں نے کہا ہاں میں بتاتا ہوں۔اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تورایت میں بیان کردہ اوصاف سے متصف ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری صفات قرآن میں بھی ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔،،اے نبی بے شک ہم نے آپ کو شاہد (گواہ) مبشر (خوشخبری دینے والا) اور نذیر (ڈرسنانے والا) بنا کر بھیجا،،اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمیوں کا رسول بنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندۂ خاص اور رسول ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام المتوکل رکھا۔نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدخلق ہیں اور نہ سخت مزاج اور نہ درشت خو،نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں شور غوغہ کرنے والے ہیں اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں بلکہ عفو و درگزر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصلت ہیں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اس وقت تک قبض نہ فرمائے گا جب تک کہ کج روسیدھے نہ ہوجائیں اور لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اندھی آنکھیں بہرے کان اور دلوں کے پردے کھول دے گا۔

حضرت کعب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

نجد نعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی التوارة

(امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدیٰ والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم،باب الثامن فی بعض ما ورد فی کتب

القدیمہ، ج ۱، ۹۸)

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ونعت تورات میں پاتے ہیں۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے حضرت وہب بن منبہ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں

" اوحی اللہ فی الزبور الی داؤد یا داؤد ان سیأتی من بعدك نبی اسمه احمد و محمد صادقاً لا اغضب علیه ابداً ولا یعصینی ابداً و قد غفرت له ما تقدم من ذنبه وما تأخر"

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب الثامن فی بعض ما ورد فی کتب القدیمہ، ج ۱، ۱۰۲)

کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی عنقریب آپ کے بعد ایک سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا میں اُن سے کبھی بھی ناراض نہ ہوں گا اور وہ کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کریں گے اور میں نے ان کی وجہ سے ان کی امت کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔

## بشاراتِ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان انبیاء علیہم السلام

جس جس نبی علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں ہیں وہ یقیناً اسی نبی کی زبان سے جاری ہوئیں جس نبی پر وہ کتاب اُتری تو یہ ایسے ہی ہے جس طرح اس نبی نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی لیکن ہم پھر بھی صراحتاً ذکر کر دیتے ہیں۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بشارت دی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی۔

"رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا" (البقرۃ:۱۲۹)

اے ہمارے رب ان میں انہی سے ایک رسول مبعوث فرما۔

اور نبی کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰى

میں اپنے باپ (حضرت) ابراھیم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب دعاء ابراہیم علیہ السلام۔ص۱۲، امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب السابع فی دعا ابراہیم علیہ السلام بہ ﷺ ج۱، ۹۴، مستدرک حاکم، ۲، ص۴۵۳، رقم۳۵۶۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب کہا۔

وَ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ بِنَاءِهٖ
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ نَيْلُ الرَّغَائِبِ

اور آپ ﷺ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں اور اس بیت اللہ شریف میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطاء کی جاتی ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۴۸)

اور اسی طرح حضرت ابراھیم علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی بشارت بھی دی امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں اس کی تخریج فرمائی۔ نقل کرتے ہیں۔

اخرج ابن سعد عن شعبی قال فی مجلة ابراھیم علیہ السلام انہ

کائن من ولدك شعوب و شعوب حتٰی یأتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء

(امام جلال الدین السیوطی ،متوفی ۹۱۱ھ،الخصائص الکبرٰی،مکتبہ رحمانیہ لاہور،جلد اوّل،باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام۔ص۱۷)

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتاب میں ہے(جب آپ علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑا تو) فرمایا تیرے اس بیٹے سے یہاں خاندان آباد ہوگا اور اس سے آگے خاندان بسیں گے یہاں تک کہ وہ نبی امی تشریف لائیں گے جو آخری نبی ہوں گے۔

یہی حدیث الفاظ مختلفہ کے ساتھ سبل الہدٰی میں بھی موجود ہے۔حوالہ درج ذیل ہے۔

(امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الهدٰی والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہ ﷺ،باب السابع فی دعا ابراہیم علیہ السلام بہ ﷺ،ج۱،۹۵)

## حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے بشارت

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ لَنَا مُحَمَّدًا مُقِيمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْرَةِ

اے اللہ ہمارے لیے محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما جو سنت کو انقطاع کے بعد قائم فرمانے والے ہیں۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام،۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح

اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف المیم، ص۲۰۳، شبیر برادرز لاہور)

اور حضرت داؤد علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت بھی دی امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یوں بشارت دی۔

**" قال ان اللہ اظہر من صیھون اکلیلاً محمودا وصیھون العرب والاکلیل النبوۃ و محمود ھو محمد "**

(حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الاوّل من قسم الاوّل، البشارۃ الرابعۃ والثلاثون، قدیم کتب خانہ، ص ۸۱)

اللہ تعالیٰ صیھون سے اکلیل محمود ظاہر فرمائے گا۔ صیھون سے مراد عرب ہے اور اکلیل سے مراد نبوت اور محمود سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

## حضرت یعقوب علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ کے اندر اس کو ذکر کیا ہے۔ نقل کرتے ہیں:

**قال اوحی اللہ الی یعقوب انی ابعث من ذریتک ملوکا و انبیاء حتٰی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امتہ ھیکل بیت المقدس وھو خاتم الانبیاء و اسمہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)**

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبرٰی، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام۔ ص۱۷، (امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدٰی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدهﷺ،باب الثامن ،ج۱،ص۹۹)

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں تمہاری نسل سے بادشاہ اور انبیاء پیدا فرماؤں گا یہاں تک کہ میں اس نبی تہامی کو مبعوث کروں گا جن کی امت بیت المقدس کے ہیکل کو مسجد بنائے گی اور وہ نبی خاتم الانبیاء ہوں گے اور اُن کا نام نامی احمد ہوگا۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بشارت آمدِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں نقل کیا۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله ﷺ یقول لما بلغ معد بن عدنان اربعین رجلاً وقعوا فی عسکر موسی فانتهبوا فدعا علیهم موسی فاوحی الله الیه لا تدع علیهم فان منهم النبی الامی النذیر البشیر و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الله بالیسیر من الرزق ویرضی الله منهم بالقلیل من العمل فیدخلهم الجنة بقول لا اله الا الله نبیهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هیئته المجتمع اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم اخرجته من خیر جیل من امة قریش ثم اخرجته صفوة من قریش فهو خیر من خیر الی خیر هو وامته الی خیر یصیرونه

(امام جلال الدین السیوطی ،متوفی ۹۱۱ھ،الخصائص الکبری،مکتبہ رحمانیہ لاہور،جلد اوّل،باب اعلام الله به موسیٰ علیه السلام۔ص۱۸)

طبرانی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب معد بن عدنان کی اولاد چالیس ۴۰ مردوں کو پہنچی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فوج پر حملہ کر دیا اور ان میں لوٹ مار مچادی اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے خلاف دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اور فرمایا ،،اے موسیٰ ان کے خلاف دعا نہ کرو اس لیے کہ ان لوگوں کی نسل سے نبی امی بشیر و نذیر پیدا ہوں گے اور انہی سے امت محمدیہ پیدا ہوگی۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے تھوڑے رزق سے راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا اور وہ امت لا الہ الا اللہ کہتی ہوئی جنت میں داخل ہوگی ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جو اپنی وضع قطع میں متواضع ہوں گے ان کا سکوت حکمت اور دانائی کی وجہ سے ہوگا اور ان کی گفتگو حکمت اور دقائق پر مبنی ہوگی حلم اور سنجیدگی ان کی خصلت ہوگی میں قریش کے بہترین گھرانے میں ان کو پیدا کروں گا وہ قریش کے منتخب روزگار فرد ہوں گے تو وہ بہتر ہیں اور بہتر لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے اور ان کی امت اچھائی اور خیر کی طرف رجوع کرنے والی ہوگی۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بشارت

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بھی اپنے پیارے محبوب کی آمد کی بشارت دی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ" (الصف:٦)

جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں توریت کی جو مجھ سے پہلے آئی اور میں

بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ۔

اَنَا دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَشَارَۃُ عِیْسٰی

میں اپنے باپ (حضرت) ابراہم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب دعاء ابراہیم علیہ السلام ـ ص۱۲، امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب السابع فی دعا ابراہیم علیہ السلام بہ ﷺ، ج۱، ۹۴، مستدرک حاکم، ۲، ص۴۵۳، رقم ۳۵۶۶)

## علماء یہود کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارات جس طرح کتب سماویہ اور انبیاء علیہم السلام نے دیں اسی طرح یہودیوں کے علماء نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں دیں علماء یہود کی دی ہوئی چند بشارات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے یہود کے سب سے بڑے عالم تھے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے ان کا نام ،،الحصین،، تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا علمائے حدیث اور سیرت نگاروں نے ان سے بہت کچھ روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے آتے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی نیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگا میں آیا۔ جب میں نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو دیکھا تو میں بول اُٹھا،، یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا،، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے لوگوں سلام کو عام کرو صلہ رحمی کرو لوگوں کو کھانا کھلاؤ جب لوگ رات کو سو جائیں اس وقت نماز پڑھا کرو تو امن و سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے میں نے اسی وقت کہا

" اشھد انك رسول الله حقاً و انك جئت بحق"

میں گواہی دیتا ہوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ آئے ہیں۔ پھر میں اپنے اہل خانہ کے پاس آیا تو میرے سارے گھر والوں نے اسلام قبول کر لیا اور میں یہود سے اسلام کو چھپایا کرتا تھا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الاوّل،ص ١٠١)

## حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودیوں کے سردار تھے ان کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا جس طرح حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو بلائیں اور مجھے ثالث مقرر کر لیں وہ ضرور میری طرف رجوع کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمون بن نبیامین کو ایک کمرے میں چھپا دیا اور یہودیوں کی طرف پیغام بھیجا جب یہودی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان ایک آدمی کو ثالث مقرر کر لو انہوں نے کہا ہم آپ اور اپنے درمیان میمون بن نبیامین کو ثالث مقرر کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمون بن بنیامین کو فرمایا باہر نکل آؤ۔ وہ کمرے سے باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے سچے

رسول ہیں۔لیکن یہودیوں نے آپ کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الاوّل،ص ۱۰۲) .

## مخیریق یہودی عالم کی زبان سے بشارت

ابن ہشام علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ نے فرمایا۔مخریق مذہب یہودیت کا ایک متبحر عالم تھا اس کے پاس بہت زیادہ مال و دولت تھا اس کے کھجور کے کئی باغات تھے وہ اپنے علم کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو پہچانتا تھا لیکن اس پر اپنے دین کی محبت غالب رہی اور وہ اپنے ہی دین پر برقرار رہا جب غزوہ اُحد رونما ہوا تو یہ ہفتے کا دن تھا اس نے اپنی قوم سے کہا اے گروہ یہود۔اللہ کی قسم تم سب جانتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اعانت اور مدد تم سب پر واجب ہے۔انہوں نے کہا آج ہفتے کا دن ہے مخریق نے کہا ہفتے کے دن کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی پھر ہتھیار سجا کر اپنے گھر سے نکل آیا۔اور اُحد کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی قوم سے کہا تھا اگر آج میں قتل ہو گیا تو مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالے کر دینا وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق میرا فیصلہ کریں گے اور اسلام قبول کیا اور جب جنگ شروع ہوئی جہاد میں شرکت کی اور شہید ہو گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخریق بہترین یہودیوں میں سے تھا آپ نے اس کے تمام مال پر قبضہ کر کے غرباء میں تقسیم فرما دیا مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صدقات اسی کے باغات سے ہوتے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الاوّل،ص ۱۰۲،۱۰۳)

## عیسائیوں کے راہبوں کی بشارتیں:

یہودی علماء کے علاوہ عیسائیوں کے راہبوں نے بھی حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں دیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

### حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ اور عیسائی راہب کی بشارت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا۔ کہ میں ملک فارس میں قریہ جی کا رہنے والا تھا میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتا تھا جس طرح کنواری لڑکیوں کی حفاظت کی جاتی ہے اس طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا ہم مذہبا مجوسی تھے میرے باپ نے مجھے آتش کدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی بھی وقت آگ بجھنے نہ پائے ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا اس لیے مجبوراً مجھے کسی کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا اور کہا کہ دیر نہ لگانا میں گھر سے نکلا راستے میں ایک گرجا تھا اس کے اندر سے کچھ آواز سنائی دی میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا دیکھا کہ ایک نصاریٰ کی جماعت ہے جو نماز میں مشغول ہے مجھ کو ان کی عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کی یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے میں نے ان لوگوں سے پوچھا کی اس دین کی اصل کہاں ہے؟ ان نے کہا ملک شام میں انہی باتوں میں سورج غروب ہو گیا باپ نے انتظار کر کے میری تلاش میں قاصد دوڑا دیئے جب گھر واپس آیا تو باپ نے پوچھا کی کہاں تھے؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کچھ بھی نہیں تیرے ہی باپ دادا کا دین (آتش پرستی) ہی بہتر دین ہے۔ میں نے کہا ہر گز نہیں خدا کی قسم نصرانیوں کا دین ہی ہمارے دین سے بہتر

ہے باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور میرا گھر سے نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔،، کہ اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو خدا مانا تو میں تجھ کو قید میں ڈال دوں گا،، (الآیہ)

میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ کو کہلا بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھے بتا دینا چنانچہ انہوں نے مجھے ایک موقع پر اطلاع کر دی کی نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جا رہا ہے میں نے موقع پا کر اپنے پاؤں سے بیڑیاں نکال دیں اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ چل دیا۔ ملک شام پہنچ کر معلوم کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کا دین سیکھنا چاہتا ہوں مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور آپ کا دین سیکھوں اور آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے وہاں رہنے کے چند دنوں بعد یہ معلوم ہوا کہ وہ آدمی اچھا نہیں تھا بڑا حریص لالچی اور طالع تھا دوسروں کو صدقات وخیرات کا حکم دیتا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تو خود اپنے پاس جمع کر لیتا فقراء اور مساکین کو نہ دیتا اسی طرح اس نے اشرفیوں کے سات مٹکے جمع کر لیے تھے جب وہ مر گیا اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا۔ اور اس کی اشرفیوں کے سات مٹکے بھی دکھائے لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا خدا کی قسم ہم اس آدمی کو ہر گز دفن نہیں کریں گے آخر کار اس پادری کو سولی پر لٹکا کر سنگسار کر دیا اور اس کی جگہ اور عالم بٹھا لیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس نئے مسند نشین عالم سے بڑھ کر عالم، زاہد، عابد اور دنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس

سے حد سے زیادہ عقیدت ہوگئی میں اس کی خدمت کرتا رہا جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ میں آپ کے بعد کس کے پاس جا کر رہوں؟ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے اس کے پاس چلے جانا چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اس کے بعد نصیبین میں ایک عالم کے پاس رہا جب وہ بھی دنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں اب آپ بتائیں کہ کہاں جاؤں تو انہوں نے کہا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اس کا تم کو پتہ دوں البتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے وہ نبی دین ابراہیمی پر ہوگا عرب شریف کی سرزمین پر اس کا ظہور ہوگا ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقے کا مال نہ کھائیں گے ہدیہ قبول کریں گے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی جب تم ان کو دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا مل گیا میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلے والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا جب وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو میرے ساتھ اس قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کی کہ مجھے اپنا غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال کیا کہ شاید یہی وہ جگہ ہو لیکن ابھی پورا اطمینان بھی نہ ہوا تھا کہ بنی قریظہ کا ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر ہے جو مجھ کو بتایا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ فروخت ہوا ہوں میں مدینہ میں اس یہودی کے پاس رہا اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں مبعوث فرمایا مگر مجھے غلامی اور خدمت کی وجہ سے بالکل علم نہ ہوا۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اور قباء میں قیام فرمایا تو اس وقت میں کھجور کے ایک درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا تھا اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک ایک یہودی آیا جو کہ میرے آقا کا چچازاد بھائی تھا اس نے کہا کہ خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے (نعوذ باللہ) کہ وہ قباء میں ایک شخص کے اردگرد جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور پیغمبر ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کی خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ ،،مجھ پر لرزا طاری ہو گیا اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے آقا پر گر پڑوں گا،، ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت متعجب ہوئے میں درخت سے اُترا اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے وہ خبر مجھے بھی سناؤ اس بات پر میرے آقا کو غصہ آیا اور مجھے زور سے طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے کیا مطلب اپنا کام کرو۔

جب شام ہوئی اور میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت قباء میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ پیش کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے۔ اور اپنے اصحاب

کو اجازت فرمائی کہ تم لے لو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تین علامتوں میں سے ایک ہے اور میں واپس آ گیا اور پھر دوبارہ کچھ جمع کرنا شروع کر دیا جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ ہدیہ پیش کروں صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس لیے ہدیہ کو شرف قبولیت عطا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ قبول فرمایا خود بھی اس سے کھایا اور اپنے اصحاب کو بھی اس سے کھلایا تو میں نے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار دن گزرنے کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور سامنے سے اُٹھ کر پیچھے آ کر بیٹھ گیا۔ کہ مہر نبوت کا دیدار کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے اور خود بخود پُشت مبارکہ سے چادر کو اُٹھا دیا (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دلوں کی باتوں کو بھی جانتے ہیں اور دل کی بات بھی تو ایک بڑا غیب ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں تو اور کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے؟۔ ابوالاحمد غفرلہ)

اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو دیکھا اور دیکھتے ہی پہچان لیا اور مہر نبوت کو بوسہ دیا (معلوم ہوا کہ بوسہ لینا امر قبیح نہیں اگر ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور منع فرماتے) اور میں رو پڑا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی نے فرمایا کہ اے عبداللہ جس طرح میں نے یہ واقع آپ کو سنایا ہے اسی طرح میں نے یہ واقع اپنے غمگسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام کی دولت سے مالا

مال ہوا۔

(علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی،انوارِ محمدیہ فی سیرت مصطفویہ ،ص۲۷۵تا ۲۷۹، قادری کتب خانہ سیالکوٹ،)

یہی واقعہ سبل الہدیٰ میں الفاظ کے تغیر وتبدل کے ساتھ موجود ہے حوالہ درج ذیل ہے۔

امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدیٰ والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ،باب التاسع،ج ۱،ص۱۰۳)

## بحیرا راہب کی زبان سے بشارت

حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر شام کی نیت سے نکلے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے قریش کے کچھ اور لوگ بھی اس قافلہ میں موجود تھے اس سے قبل بھی وہ بحیرا راہب کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا تھا۔لیکن اس دفعہ جب اس قافلے نے وہاں قیام کیا تو بحیرا راہب اس قافلے کے پاس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑا اور کہنے لگا۔یہ پوری دنیا کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے سرداران قریش نے پوچھا آپ کو کیسے پتہ چلا ہے اس نے جواب دیا اے قریش کے سردارو جب تم اس گھاٹی سے اُتر رہے تھے تو میں دیکھا کہ تمام پتھر اور درخت سجدہ ریز تھے۔اور بادل کا ٹکڑا صرف ان پر ہی سایہ کر رہا تھا ایسا صرف نبی کے لیے ہی ہوتا ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبھانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی

کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الاول،ص۱۱۸)

## کتب سماویہ کے علماء کی بشارتیں

اسی طرح حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں کتب سماویہ کے علماء نے بھی دیں ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔

## حضرت سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

امام صالحی علیہ الرحمہ نے بیان کیا:

''کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل (ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کی اور جس کی وہ عبادت کرتے تھے اسی کی میں نے بھی عبادت کی پس میں اس نبی (ﷺ) کا انتظار کر رہا ہوں جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے پیدا ہوں گے اور ان کا نام نامی احمد ہوگا اور مجھے لگتا ہے کہ میں ان کو نہ پاسکوں گا اس لیے میں اُن پر اب ہی ایمان لاتا ہوں اور ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ نبی برحق ہیں۔اے عامر بن ربیعہ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو میری طرف سے میرے نبی ﷺ کو سلام عرض کرنا اور میں تم کو اُن کی علامتیں بتا دیتا ہوں تا کہ تجھے معلوم ہو جائے،، وہ ایسے آدمی ہیں جن کا قد نہ ہی لمبا ہے اور نہ ہی چھوٹا، بال نہ ہی زیادہ ہیں اور نہ ہی بالکل کم، اور اُن کی آنکھوں سے کبھی بھی سرخی جدا نہیں ہوتی، اور ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور ان کا نام احمد ﷺ ہے اور یہ شہر (مکہ) ان کی جائے ولادت اور بعثت ہے، پھر ان کی قوم ان کو اس شہر سے نکال دے گی اور وہ قوم اس چیز کو ناپسند کرے گی جو وہ لے کر آئے گے، اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدٰی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہ ﷺ، باب التاسع، ج ۱، ص ۱۱۶)

حضرت ورقہ بن نوفل حضور ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں

و یظھر فی البلاد ضیاء نورٍ
یقوم بہ البریّۃ ان تموجا

(سیرت ابن ہشام، ج ۱، ص ۱۹۲، البدایہ والنہایہ، ج ۱، ص ۳، ج ۲، ص ۲۹۶، بحوالہ علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی، انوارِ محمدیہ فی سیرت مصطفویہ، ص ۸۵، قادری کتب خانہ سیالکوٹ،)

اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہوگئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے تمام مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

## واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبریٰ میں نقل کیا:

ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے یمن کی طرف گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے پاس پہنچا جو کہ متبحر عالم اور کتب سماویہ کو پڑھنے والا شخص تھا اور اس کی عمر دس کم چار سو سال تھی (یعنی تین سو نوے سال) اس ازدی عالم نے مجھ سے کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم مکہ کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کہ میرا خیال ہے تم قریشی ہو؟ میں نے کہا،، ہاں،، اس نے کہا کہ

میرا خیال ہے کہ تم تمیمی ہو؟ میں نے کہا، ہاں، اس نے کہا اب صرف ایک نشانی تمہاری طرف سے باقی رہ گئی ہے جس سے میں واقف نہیں ہو سکا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کون سی نشانی ہے؟ اس نے کہا تم اپنے پیٹ سے قمیص اُٹھاؤ۔ میں نے کہا کس لیے؟ اس نے کہا کہ میں نے علم صادق میں پایا ہے کہ

"حرمِ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوگا اور اس کے دعویٰ نبوت میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر کا شخص مددگار ہوں گے اور وہ جوان شدتوں اور دشمنوں کی متحدہ قوت اور ہجومِ مصائب کو خاطر میں نہ لائے گا اور ان کا زور توڑ کر رکھ دے گا۔ (اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے) اور دوسرا ادھیڑ عمر شخص گورے رنگ اور لاغر جسم والا ہوگا اور اس کے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور بائیں ران پر ایک نشان ہوگا تو تمہارا کیا حرج ہے اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو اور تمہارے بارے میں جو اوصاف میں پاتا ہوں اس کو دیکھ کر میرا علم مکمل ہو جائے اور اس کے علاوہ وہ (جو ران پر نشان ہے) ایک علامت پوشیدہ رہ جائے تو رہ جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیٹ سے کپڑا اُٹھالیا اور وہ ازدی عالم میری ناف کے اوپر سیاہ تل کو دیکھ کر کہنے لگا، رب کعبہ کی قسم بلاشبہ تم ہی وہ شخص ہو"

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب اختصاصہ بذکر اصحابہ فی الکتب السابقہ۔ ص ۵۲)

## کاہنوں کی زبان سے بشارتیں

کاہنوں کی زبان سے بشارات سے مراد وہ بشارتیں ہیں جو کہ انہوں نے حضور ﷺ کی ولادت سے پہلے دیں کیونکہ حضور ﷺ کی جب ولادت ہوئی تو علم کہانت کو

اُٹھا لیا گیا اور اب اس علم کی کوئی حثیت باقی نہیں رہی، ابو الاحمد۔ یہاں پر ہم تین واقعات ذکر کرتے ہیں و باللہ التوفیق۔

1:...... حضرت ابو نعیم علیہ الرحمہ نے حضرت یعقوب بن یزید طلحہ التیمی سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم کاہن ہو؟ اور اس جنّی کے ساتھ کب سے تمہارا تعلق ہے؟ اس آدمی نے کہا وہ اسلام کے ظہور سے پہلے میرے پاس آئی اور زور سے چلائی یا سلام، یا سلام حق واضح ہے اور بھلائی کو ہمیشگی حاصل ہے یہ آرزوئیں جھوٹی نہیں ہیں۔ (یعنی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ظلمت ختم ہونے کی آرزوئیں ہیں یہ جھوٹی نہیں ہیں)،، اللہ اکبر،،

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الرابع من قسم الاوّل، ص۱۲۶)

2:...... ایک اور شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امر المؤمنین میں بھی آپ کو اس طرح کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں قسم باخدا ہم ،، دویۃ ملساء ،، (ایک جگہ کا نام) میں سفر کر رہے تھے وہاں ہمیں صرف گونج ہی سنائی دیتی تھی جب ہم نے وہاں غور سے دیکھا تو ہمیں ایک سوار آتا دکھائی دیا اس نے کہا اے احمد اے احمد اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے اللہ تعالیٰ نے جس بھلائی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔ اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر وہ شخص چلا گیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الرابع من قسم الاوّل، ص۱۲۶)

3:...... ایک انصار کے آدمی نے کہا ہم شام کی طرف سفر پر روانہ ہوئے جب ہم چٹیل میدان میں پہنچے تو ہم نے اپنے پیچھے ایک صدا لگانے والے کی صدا کو سنا وہ یوں

کہہ رہا تھا۔ستارہ طلوع ہو چکا ہے ہم نے مشرق کو روشن کر دیا وہ تباہ کن تاریکیوں سے لوگوں کو نکالے گا۔(اس ستارے سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا،،والنجم اذا ھوی،،اور ستارے کی قسم جب وہ طلوع ہو مفسرین فرماتے ہیں اس ستارے سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے،ابوالاحمد غفرلہ)اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا اس کو بلند مرتبہ عطاء کیا جائے گا اور اس کی سچائی کو قبول کر لیا جائے گا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الرابع من قسم الاوّل،ص۱۲۶)

## جنّات کی زبان سے بشارتیں

اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں جنات نے بھی دیں یہاں پر ہم صرف دو واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔

1:...... ابن سعد ،امام احمد، امام طبرانی ،امام بیہقی ،اور ابو نعیم علیہم الرحمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پہلی خبر جو مدینہ منورہ میں پہنچی وہ یہ تھی کہ مدینہ منورہ کی ایک عورت تھی اور ایک جن اس کا تابع تھا ایک دن وہ جن ایک پرندے کی شکل میں اس کے پاس آیا اور اس عورت کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا اس عورت نے اس جن سے کہا،،نیچے آجاؤ،،اس نے جواب دیا نہیں اب میں نیچے نہیں آؤں گا مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں۔انہوں نے ہم کو شہروں میں قیام سے منع فرما دیا اور ہم پر بدکاری کو حرام قرار دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی

کتب خانہ ،الباب الخامس من قسم الاوّل،ص۱۳۶)

(معلوم ہوا کہ جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے ہی لوگوں کی آبادیوں سے دور رہتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے بدکاری سے اجتناب کرتے ہیں یہ اس امتی کے لیے سبق ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی بھی تسلیم کرتا ہے اور پھر بھی اسکے دن رات بدکاری میں گزرتے ہیں۔ابوالاحمد غفرلہ)

2:......ابوسعد اور ابونعیم نے امام زہری علیہ الرحمۃ سے روایت کیا کہ اسلام کے ظہور سے پہلے جنات آسمان کی پوشیدہ گفتگو سن لیا کرتے تھے۔جب اسلام کا ظہور ہوا تو انہیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا بنو اسد میں ایک عورت تھی اس نام شعیرہ تھا۔ایک جن اس کا تابع تھا جب اس جن نے یہ محسوس کیا کہ اب آسمان کی باتیں نہیں سنی جا سکتیں۔(کیونکہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو جنات کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا) وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکے سینے میں داخل ہو گیا اور یوں چیخنے لگا ،،گردن پر مار دیا گیا ہے اور ایک ایسا معاملہ آگیا ہے جس کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں،،احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام کر دیا ہے،،

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی علیه الرحمه،حجة الله العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الخامس من قسم الاوّل،ص۱۴۴)

یہ جنات جہاں پر اپنی بے بسی کا رونا رو رہے تھے اس کے ساتھ ساتھ اہل حق کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں بھی دے رہے تھے۔

## وہ بشارتیں جو بتوں کے پیٹوں سے سنی گئیں

اللہ تعالیٰ نے ان بتوں کے پیٹوں سے بھی ہادی امم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں

سنائیں جن کو لوگ گمراہی میں پوج رہے تھے کہ دیکھو یہ تمہارے معبود بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں دے رہے ہیں کہ ان کو دیکھ کر ہی سیدھے راستے پر آجاؤ یہ جس کی تم پوجا کرتے ہو وہ ہی تم کو کہہ رہا ہے کہ وہ نبی آخرالزماں آگے ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ اسی کے متعلق ہم اس جگہ تین واقعات ذکر کرتے ہیں۔

1:......ابونعیم نے خویلد الضمری سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک پتھر کے بت کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہم نے اس کے اندر سے ایک چیخنے والے کی آواز کو سنا وہ یوں کہہ رہا تھا،، آسمان پر جا کر پوشیدہ گفتگو سننا ختم ہو گیا اور جو ایسا کرتا ہے اس کو آگ کے انگاروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ تمام انتظامات اس نبی مکرم کے لیے ہوئے ہیں جن کا ظہور مکہ میں ہوا ان کا اسم گرامی ،، احمد صلی اللہ علیہ وسلم،، ہے یثرب ان کی ہجرت گاہ ہے وہ نماز روزے نیکی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ خویلد الضمری فرماتے ہیں کہ ہم اس بت کے پاس سے اُٹھ کر چلے آئے ہم نے اس بارے میں لوگوں سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ مکہ میں ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا ہے ان کا نام ''احمد صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السادس من قسم الاوّل،ص۱۴۷)

2:ابونعیم اور ابوسعد علیہما الرحمہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن ساعدہ الھذلی اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بت کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے اس کے پیٹ سے آواز سنی وہ اس طرح کہہ رہا تھا،، جنات کے مکروفریب ختم ہو گئے اور آسمان کا تحفظ کر دیا گیا ہے اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گیا ہے جن کا نام ،، احمد صلی اللہ علیہ وسلم،، ہے میں اس بت کے پاس سے اُٹھ کر چلا آیا راستے میں ایک مرد ملا جس نے مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بشارت دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السادس من قسم الاوّل،ص۱۴۸)

3:......ابن مندہ علیہ الرحمہ حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،،وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک بت تھا ہم اس کے لیے قربانیاں کرتے تھے میں نے اس کے پیٹ سے ایک دن یہ آواز سنی ،،اے بکر بن جبلہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لو گے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السادس من قسم الاوّل،ص۱۴۸)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اباء واجداد کی بشارتیں

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں تمام مخلوق نے دیں اسی طرح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اور طاہر اباء واجداد نے بھی دیں چند واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

## حضرت سیدنا کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت

حضرت کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اباء واجداد میں سے ایک ہیں آپ نے بھی اپنے چشم و چراغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی تھی چنانچہ امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ۔

ابو نعیم علیہ الرحمہ نے بوسلمہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم کے جد امجد حضرت کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تھے وہ اپنے خطبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت دیتے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السابع من قسم الاوّل،ص ۱۲۹)

## حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے الحجر میں ایک قالین بچھادیا جاتا اس قالین پر صرف حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تشریف فرما ہوتے ان کے علاوا اور کوئی اس پر قدم بھی نہیں رکھ سکتا تھا حرب بن امیہ اور دوسرے سردارانِ قریش اس قالین کے گرد بغیر کسی قالین کے بیٹھتے تھے ایک دفعہ حضور ﷺ وہاں تشریف لائے آپ ﷺ ابھی کم سن ہی تھے آپ ﷺ اس قالین پر بیٹھ گے۔ایک شخص نے آپ ﷺ کو وہاں سے اُتارنے کی کوشش کی آپ ﷺ نے رونا شروع کردیا حضرت عبدالمطلب نے پوچھا کہ میرا بیٹا کیوں رورہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آپ کی جگہ قالین پر بیٹھنا چاہتا ہے اور کچھ لوگوں نے اس کو منع کیا ہے اس ی وجہ سے یہ رورہا ہے۔

حضرت عبدلمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو اس جگہ پر بیٹھنے دو یہ اپنے بارے میں عزت وقدر محسوس کرتا ہے،، مجھے امید ہے کہ میرا یہ بیٹا عزت وقدر اور شرافت ومنزلت اور عظمت کی ان بلندیوں کو پہنچے گا کہ اس سے پہلے وہاں تک کوئی شخص نہ پہنچ سکا ہوگا اور نہ ہی اس کے بعد وہاں تک کوئی شخص پہنچ پائے گا،،

اس کے بعد کوئی شخص بھی آپ ﷺ کو وہاں بیٹھنے سے منع نہ کرتا تھا خواہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود ہوں یا نہ ہوں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی

کتب خانہ، الباب السابع من قسم الاوّل، ص ۱۵۱)

## حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بشارت

ابونعیم نے امام زہری کی سند سے اورام ساعہ بنت ابی رہم سے اور وہ اپنی والدہ محترمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت فرماتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی اس بیماری جس میں ان کی وفات ہوئی بیماری کی وجہ سے جاگ رہی تھیں اس وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک پانچ سال تھی انہوں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھا اور یہ شعر پڑھے۔

بَارَکَ فِیْکَ اللّٰہُ مِنْ غُلَامٍ
اللہ تعالیٰ بچوں میں سے تجھے برکت عطا فرمائے

یَابْنَ الَّذِیْ مِنْ حَوْمَۃِ الْحِمَامِ
اے اس شخص کے نورِ نظر جس نے موت سے

نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ
بلند بادشاہ کی مدد سے نجات حاصل کی

فُوْدِیَ غَدَاۃَ الْضَّرْبِ بِالسِّھَامِ
کئی بار تیروں سے قرعہ اندازی کرکے جن کا

بِمِائَۃٍ مِنْ اِبِلٍ سَوَّامٍ
ایک سو جوان اونٹوں کا فدیہ دیا گیا

اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامِ
جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے

فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْاَنَامِ

تو پھر تو تمام ارواح کی طرف (یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے نبی و رسول بن کر تشریف لائے)

مِنْ عِنْدِ ذِی الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ

اللہ رب العزت کی طرف سے مبعوث کیا جائے گا

تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَ فِی الْحَرَامِ

تو حل اور حرام میں مبعوث ہوگا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال اور حرام کرنے کا اختیار حاصل ہے اس کی طرف اشارہ فرمایا)

تُبْعَثُ فِی التَّحْقِیْقِ وَ الْاِسْلَامِ

اور تو حق اور اسلام میں مبعوث ہوگا

دِیْنُ اَبِیْکَ الْبَرُّ اِبْرَاھَامِ

اللہ کی قسم تیرے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین

تَاللّٰہِ اَنْھَاکَ الْاَصْنَامِ

تجھے بتوں کی پوجا سے روکے گا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صیغرہ وکبیرہ گناہوں سے عصمت کی طرف اشارہ فرمایا)

اَنْ لَا تَوَالِیْھَا مَعَ الْاَقْوَامِ

کہ تو دوسرے لوگوں کی طرح ان بتوں سے محبت نہ کرے

پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہر زندہ نے مرنا ہے ہر نئی چیز نے بوسیدہ ہونا ہے ہر کثرت نے فنا ہونا ہے اب میرا وصال ہونے والا ہے لیکن میرا ذکر باقی رہے گا (معلوم ہوا کہ صالحین کو اپنے آئندہ کے حالات کی بھی خبر ہے) میں بھلائی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ کر جا رہی ہوں میں نے ایک پاک بچے کو جنم دیا ہے اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گیا ام سماعہ بنت ابی رہم کی والدہ فرماتی ہیں

کہ پھر ہم نے کو سنا کہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر نوحہ کرر ہے ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السابع من قسم الاوّل،ص ۱۵۲)

علامہ زرقانی علیہ الرحمہ نے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ سے ان اشعار (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہے) کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ اشعار اس بات پر واضح دلالت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ موحدہ تھیں کیونکہ وہ دینِ ابراہیمی کا ذکر کررہی ہیں اور اپنے بیٹے کے دین اسلام کے ساتھ مبعوث ہونے کا ذکر کررہی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت پرستی (جو کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی) سے روک رہی ہیں کیا توحید ان امور کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہے؟)

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السابع من قسم الاوّل،ص ۱۵۲)

## ضروری بات

ماقبل میں ذکر ہوا کی جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو جنات نے نوحہ کیا تو ہم نے ضروری سمجھا کہ نوحے کے متعلق کچھ عرض کردیں نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے اور سخت گناہ اسی بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی موجود ہے ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار کام میری امت میں (زمانہ) جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں 1: اپنے حسب میں فخر کرنا 2: لوگوں کے نسب میں عیب نکالنا 3: اور ستاروں سے بارش طلب کرنا (یعنی علم نجوم سے بتانا کہ آج بارش ہوگی یا نہیں یہ بھی زمانہ جاہلیت کا کام ہے) 4: اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے

پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اُٹھے گی کہ گندھک کی قمیص اس پر ہوگی اور ایک قمیص خارش کی ہوگی،،۔

(مشکوٰۃ المصابیح ،ص ۱۵۰ ،حدیث :۱۲۳۳ ،مکتبہ رحمانیہ ،لاہور)

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"چہرے کو پیٹنا اور گریبان کو چاک کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے"

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی ،ج ۱، ص ۴۹۰ تا ۵۲۱ ،اور ج ۲، ص ۷۸۳ تا ۷۸۸)

## جانوروں کی زبانوں سے بشارتیں

اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں جانوروں نے بھی دیں چنانچہ امام یوسف بن اسماعیل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان من دلالات حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ کُلَّ دَابَّۃٍ کَانَتْ لِقُرَیْشٍ نَطَقَتْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ وَ قَالَتْ حُمِلَتْ بِرَسُوْلِ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَھُوَ اَمَانُ الدُّنْیَا وَ سِرَاجُ اَھْلِھَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کی نشانیوں میں سے یہ بھی نشانی تھی کہ قریش کے ہر چوپائے نے اس رات کلام کیا اور کہا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوگئی ہیں۔ اور رب کعبہ کی قسم وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا والوں کی امان اور روشنی ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ ،حجۃ اللہ علی العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی ،ص ۱۲۷)

اور مزید انہیں سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَكَذَلِكَ اَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً

اسی طرح دریاؤں کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کوخوش خبری دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجة الله على العالمين،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۶۷)

## قلمِ قدرت کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارات ہر طرح سے لوگوں تک پہنچائیں تا کہ لوگ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھے طریقے سے استقبال کریں اور اس کی پیروی کر کے ہدایت حاصل کریں اور یہی بشارتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم کے ساتھ بھی لکھیں چند واقعات ذکر کرتا ہوں۔

## پھولوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت

ایک راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان کی ایک بستی میں زعفران کا ایک درخت دیکھا جس کے پھول دلکش کالے اور خوشبودار تھے میں نے ایک پھول دیکھا اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الفاروق لکھا تھا میں نے دل میں سوچا کی اتفاقاً ہی لکھ گیا ہوگا۔ میں اپنے دل کی تسلی کے لیے دوسرے پھول کی طرف گیا اس پر بھی یہی عبارت لکھی تھی اس شہر میں بہت سے ایسے درخت تھے جن پر یہی عبارت مرقوم تھی حالانکہ اس شہر کے لوگ بت پرست تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجة الله العالمين ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثامن من قسم الاوّل،ص۱۵۸)

## اخروٹ جیسے پھل میں پتے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد بشارت

ایک اور راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان میں ای درخت دیکھا جس کا پھل اخروٹ کی مثل تھا اس پر دو چھلکے تھے جب ان چھلکوں کو توڑا جاتا تو ان میں ایک سبز رنگ کا لپٹا ہوا پتہ نکلتا جس پر واضح سبز رنگ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہوتا وہ لوگ اس درخت سے تبرک حاصل کرتے اور جب ان پر بارانِ رحمت (بارش) رک جاتی تو اس کے وسیلے سے بارگاہِ خدا میں دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرماتا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین، قدیمی کتب خانہ، الباب الثامن من قسم الاوّل، ص۱۵۸)

## اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام لکھ کر بشارتیں دیں:

مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ والد ماجد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں:

"یہ وہ نام ہے (یعنی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جسے خالق ارض وسماء جل جلالہ نے زمین و آسمان مہر ماہ کی پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا حق عز مجدہ کو یہی نام ایسا بھایا جس سے تمام عالم بالا آباد فرمایا سدرۃ المنتہی کے پتے اور جنت کے قصر وغرفے اور ہفت آسمان کے تمام مواضع واماکن کو اس سے زینت دی اور حورعین کے سینوں اور ملائکہ مکرمین کی آنکھوں پر اسے تحریر فرما کر صفاء روشنی بخشی۔

(جواہر البیان فی اسرار الارکان، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ص۱۲۳)

اسی طرح امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ کَتَبَ اسْمَہُ الشَّرِیْفَ عَلَی الْعَرْشِ وَعَلٰی کُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَی الْجِنَانِ وَمَا فِیْھَا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر لکھا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان اس نامِ پاک کو لکھا۔

بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۱۹، مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص ۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

## اہل عرب کی آرزو

عرب والوں نے جب یہودی علماء وعیسائی راہبوں اور کاہنوں اور جنات سے یہ بشارتیں سنی کہ ایک نبی پیدا ہوں گے جن کا نام محمد ﷺ ہوگا ان کی زمین وآسمان پر حکومت ہوگی جو بت پرستی سے لوگوں کو نجات دیں گے تو عرب والوں نے یہ آرزو کرتے ہوئے کہ وہ نبی ﷺ ہمارے گھر پیدا ہوں اپنے بچوں کے نام محمد رکھنا شروع کردیے اسی کے متعلق دو احادیث عرض کرتا ہوں۔

1:……روی عن محمد بن عدی رضی اللہ تعالی عنہ انہ سأل اباہ کیف سمّاہ فی جاھلیۃ محمداً؟فقال خرجت مع جماعۃ من بنی تمیم فلما وردنا الشام نزلنا علی غدیر علیہ شجر فاشرف علینا دَیْرَانِیٌّ فقال :من انتم ؟قلنا: من مضر، فقال :اما انہ سوف یبعث منکم وشیکاً نبی فسارعوا الیہ و خذوا بحظکم منہ ترشدوا فانہ خاتم النبیین فقلنا:ما اسمہ ؟فقال: محمد فلما صرنا الی اھلنا ولد لکل واحد منا غلام فسمّاہ محمداً

امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدیٰ والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہﷺ،باب التاسع،ج ۱،ص۱۱۳)

حضرت محمد بن ودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے میرا نام زمانہ جاہلیت میں محمد کس طرح رکھا تو میرے والد نے فرمایا کہ میں بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا جب ہمارا شام سے گزر ہوا تو ہم ایک تلاب جس پر درخت لگا ہوا تھا کے پاس اترے تو ہمارے پاس ایک راہب آیا اور اس نے ہم سے کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم قبیلہ مضر سے آئے ہیں،اس نے کہا ان قریب تم میں سے ایک نبی (ﷺ) پیدا ہوں گے تم اُن کی طرف جلدی کرنا اور (ایمان سے) اپنا حصہ لینا تم ہدایت پا جاؤ گے اور وہ آخری نبی ہوں گے۔ہم نے کہا اُن کا نام کیا ہوگا؟اس نے کہا ان کا نام محمد ہوگا پس جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے تو ہم میں سے ہر ایک کی طرف ایک ایک بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام محمد رکھا دیا۔

2:……وروی ابن سعد عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:کانت العرب تسمع من اھل الکتاب و من الکُھَّانِ ان نبیاً یبعث من العرب اسمہ محمد فسمّی من بلغہ ذلک من ولد لہ محمداً طمعاً فی نبوۃ

امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدٰی والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہ ﷺ،باب التاسع،ج ۱،ص ۱۱۴)

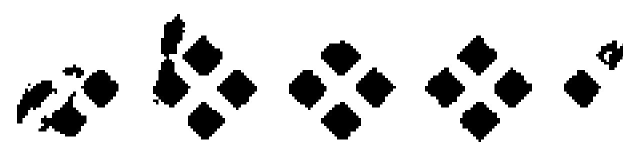
حضرت ابن سعد نے حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں کہ اہل عرب نے اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) سے اور کاہنوں سے جب یہ سنا کہ عرب سے ایک نبی مبعوث ہوں گے جن کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا تو جس جس کو یہ خبر ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بیٹا دیا تو نبوت کی آرزو میں اس نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھ دیا۔

یہ وہ بشارتیں ہیں جو ہم نے مختلف کتب سے اخذ کیں ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مختلف مخلوق سے سنی گئیں ہم نے ان کو طوالت سے بچنے کے لیے ترک کر دیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری محنت کو قبول فرمائے اور میرے تمام روحانی وجسمانی مربّیان اور تمام عزیز و دوست اور تمام مؤمنین کے لیے ذریعہ نجات بنا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت میں جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آمین......بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)



# مآخذ ومراجع

قرآنِ مجید

## کتب تفاسیر

ترجمہ قرآن وتفسیر، شبیر احمد عثمانی

ترجمہ قرآن وتفسیر، صلاح الدین یوسف

تفسیر ابوسعود، محمد بن محمد ابوسعود ۹۸۲ھ

تفسیر روح البیان، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ ۱۱۲۷ھ

السراج المنیر فی الاعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، شمس الدین محمد بن احمد ۹۷۷ھ

تفسیر الشاربی، سید قطب ابراہیم الشاربی ۱۳۸۵ھ

تفسیر القرآن الحکیم (تفسیر منار)، محمد رشید بن علی رضاء ۱۳۵۴ھ

تفسیر روح المعانی، سید محمود آلوسی ۱۲۷۰ھ

تفسیر خازن، علی بن محمد بن ابرہیم الخازن ۷۴۱ھ

تفسیر خزائن العرفان، سید نعیم الدین مراد آبادی

تفسیر مظہری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی المظہری ۱۲۲۵ھ

تفسیر کبیر، محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ

## کتب احادیث

المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ، ملا علی قاری حنفی سنہ ۱۰۱۴ھ
جامع ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی سنہ ۲۷۹ھ
شرح زرقانی علی موطا امام مالک، محمد بن عبدالباقی بن یوسف الزرقانی
سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید ابن ماجہ سنہ ۲۷۳ھ
سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن بن شعیب نسائی سنہ ۳۰۳ھ
صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری سنہ ۲۵۶ھ
صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج القشیری سنہ ۲۶۱ھ

## کتب سیرت وفضائل

اثبات النبوۃ، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی
الخصائص الکبریٰ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی سنہ ۹۱۱ھ
السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم، احمد بن زینی دحلان الشافعی سنہ ۱۳۰۴ھ
الشمائل الشریفہ صلی اللہ علیہ وسلم، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی سنہ ۹۱۱ھ
الشمائل للترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی سنہ ۲۷۹ھ
الشفاء، قاضی عیاض مالکی سنہ ۵۴۴ھ
امتیازاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر
انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی سنہ ۹۱۱ھ
الدارغوثیہ شرح شمائل الترمذیہ، امیر شاہ گیلانی
تذکرۃ الانبیاء، عبدالرزاق بھترالوی صاحب
حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، امام یوسف بن اسماعیل النبہانی

۱۳۵۰ھ
جامع المعجزات، الشیخ محمد الواعظ الرھاوی
جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، امام یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ
خصائص الصغریٰ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
سرور القلوب بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم، مولانا نقی علی خان بریلوی
سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ نور بخش توکلی
شرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالملک بن محمد نیشاپوری ۴۰۷ھ
غایۃ السول فی الخصائص رسول صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن علی الشافعی ۸۰۴ھ
مدارج النبوۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مدارج النعت، ادیب رائے پوری
معجزات النبی من کتاب البدایہ، اسمٰعیل بن کثیر دمشقی ۷۷۴ھ
مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مفتی منظور احمد فیضی صاحب
منتھی السول علی وسائل الوصول الی الشمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن سعید المکی ۱۴۱۰ھ
نشر طیب، مولوی اشرف علی تھانوی ۱۳۶۹ھ

## کتب لغت وادب

الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربی، اسماعیل بن حماد الجوھری
الحماسۃ المغربیۃ، احمد بن عبدالسلام ۶۰۹ھ
الکامل فی اللغۃ والادب، محمد بن یزید المبرد ۲۸۵ھ
المنجد عربی، لویس معلوف

تاج العروس من جواہر القاموس، سید مرتضیٰ الحسینی

دیوان المعانی، حسن بن عبداللہ بن سہل ۳۹۵ھ

فیروز اللغات عربی اردو ، فیروز سنز لمیٹڈ

کتاب المصوفی الادب، حسن بن عبداللہ بن سعید ۳۸۴ھ

لسان العرب، ابن منظور

محاضرات الادباء ومحاورات الشعراء، حسن بن محمد المعروف راغب اصفہانی ۵۰۲ھ

## کتب عقائد

الاعلام بمافی دین النصاریٰ من الفساد والاوہام واظہار محاسن اسلام، ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی ؒ ۶۷۱ھ

شرح المقاصد، سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی ۸۹۳ھ

شرح عقائد نسفی، سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی ۸۹۳ھ

مجددی عقائد ونظریات، عبدالحکیم خان

## کتب منطق

القطبی، قطب الدین محمد بن محمد ۷۶۶ھ

تسہیل القطبی، محمد ظفر مبین

سراج التہذیب فی حل شرح التہذیب، منظور الحق دیوبندی

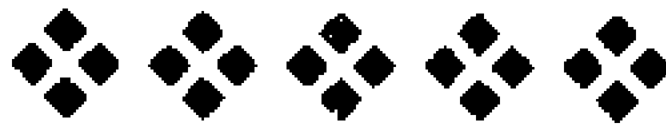
شرح التہذیب، علامہ سعدالدین تفتازانی ۸۹۳ھ

نبراس التہذیب، نعیم احمد دیوبندی

## کتب [illegible]

اتمام الدرایۃ لقراء النقایۃ، عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
احسن ما سمعت، عبد الملک بن محمد بن اسماعیل ۴۲۹ھ
اشارات اعجاز فی مظان الایجاز، بدیع الزمان النورسی ۱۳۷۹ھ
الادب الشرعیۃ، محمد بن مفلح حنبلی ۸۶۳ھ
الایضاح فی علوم البلاغۃ، محمد بن عبد الرحمٰن ۷۳۹ھ
البرھان، مفتی محمد امین صاحب
الشہاب الثاقب، حسین احمد مدنی ۱۹۵۷ء
الصناعتین، حسن بن عبد اللہ بن سہل ۳۹۵ھ
الملل والنحل، محمد بن عبد الکریم ۵۴۸ھ
النجوم الظاہرۃ فی ملوک القاہرۃ، یوسف بن تغری ۸۷۴ھ
انوار محمدیہ ﷺ، ضیاء اللہ قادری صاحب
تاریخ اسلام ووفیات المشاہیر والاعلام، شمس الدین محمد بن احمد ۸۴۸ھ
تاریخ دمشق، علی بن الحسن ابن عساکر ۵۷۱ھ
تکریم المومنین، نواب صدیق حسن خان بھوپالی
تمتہ معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ، علامہ معین الدین کاشفی
جمال وکمال حبیب ﷺ، منور حسین عثمانی
حاشیتا قلیوبی وعمیرہ، احمد سلامہ قلیوبی واحمد ابریسی عمیرہ
حدائق بخشش، امام احمد رضا خان فاضل البریلوی
دروس الشیخ سلمان عودۃ، سلمان بن فہد بن عبد اللہ العودۃ
دیوان حسان، حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ
ربیع الابرار ونصوص الاخبار، جار اللہ زمخشری ۵۸۳ھ

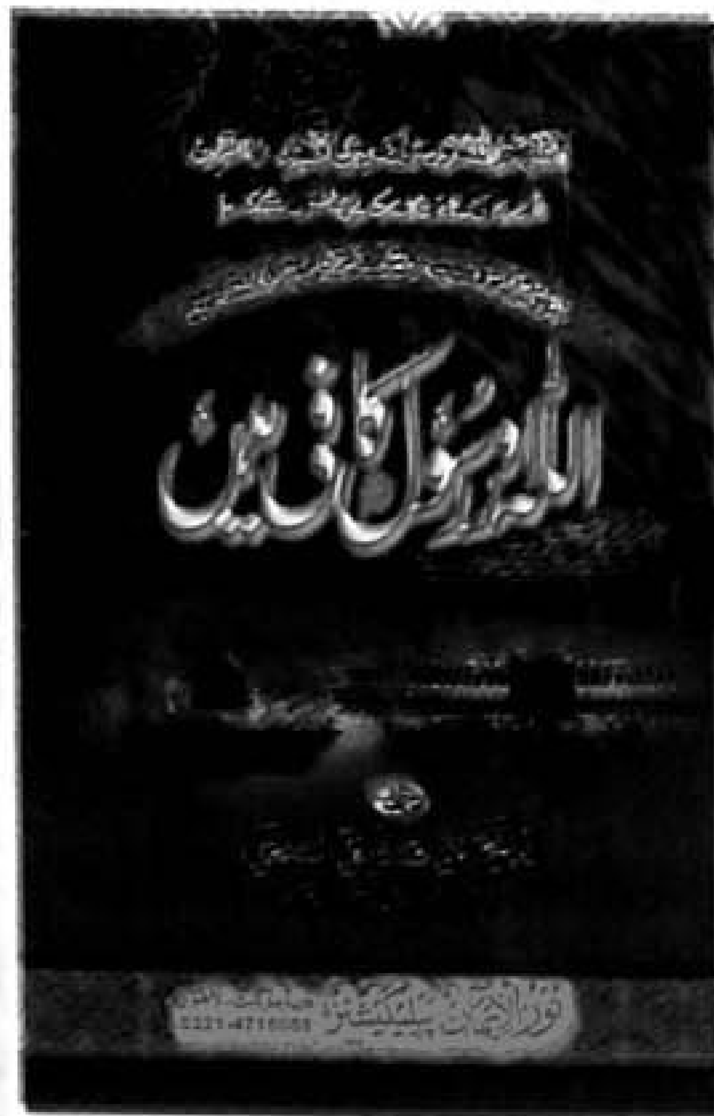
قصدہ اطیب النعم شاہ ولی اللہ دہلوی
قصیدہ بردہ ، امام شرف الدین بوصیری
کتاب التعریفات، سید شریف جرجانی ۸۱۶ھ
کلیات امداد، حاجی امداد اللہ مکی
معاھد التصیص علی شواھد التلخیص ،عبد رحیم بن عبدالرحمٰن ۹۳۷ھ
مفتاح العلوم، یوسف بن ابی بکر ۶۲۶ھ
نور القبس ، یوسف بن احمد بن محمود ۶۷۳ھ
نہایۃ المحتاج الی شرح المنھاج، محمد بن احمد بن حمزہ ۱۰۰۴ھ



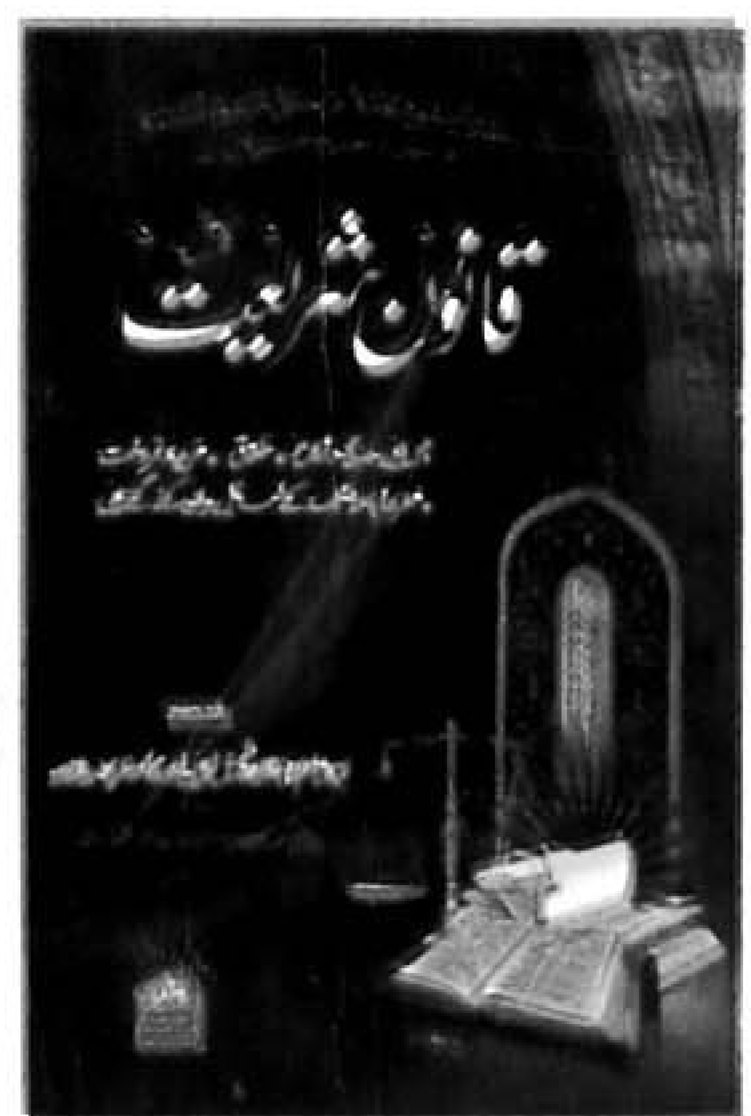

انوار الحدیث

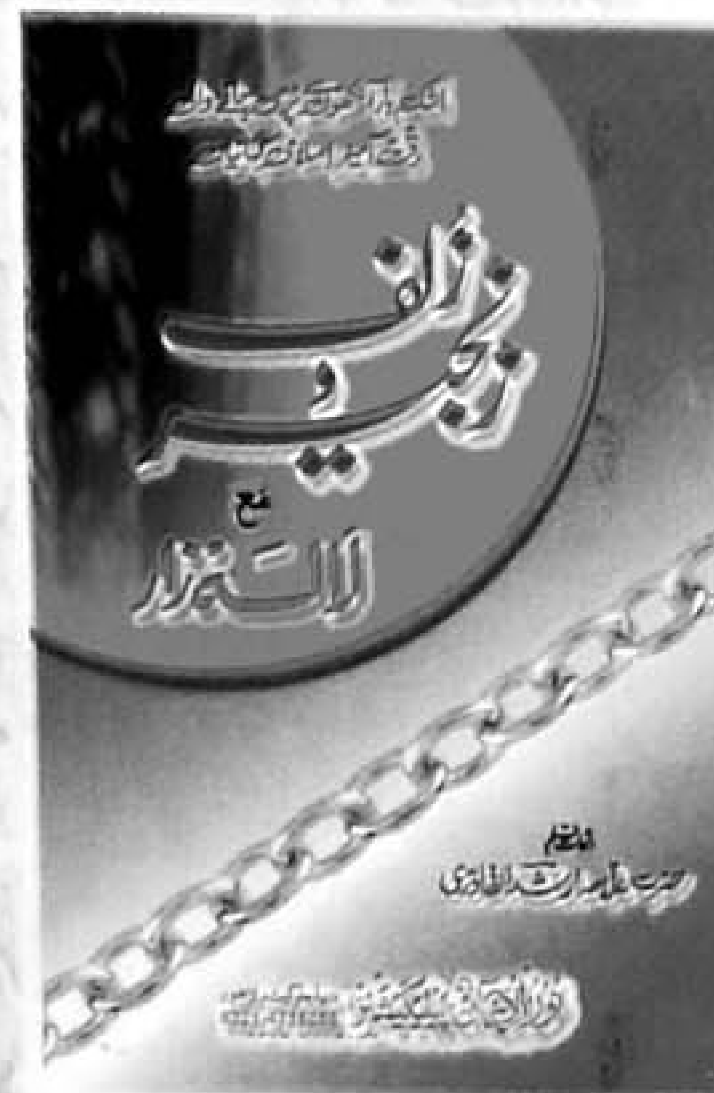

سیرت رسول عربی


اسلامی مسائل و فضائل کا خزانہ
جنتی زیور
نور الایمان پبلیکیشنز
0321-4716086

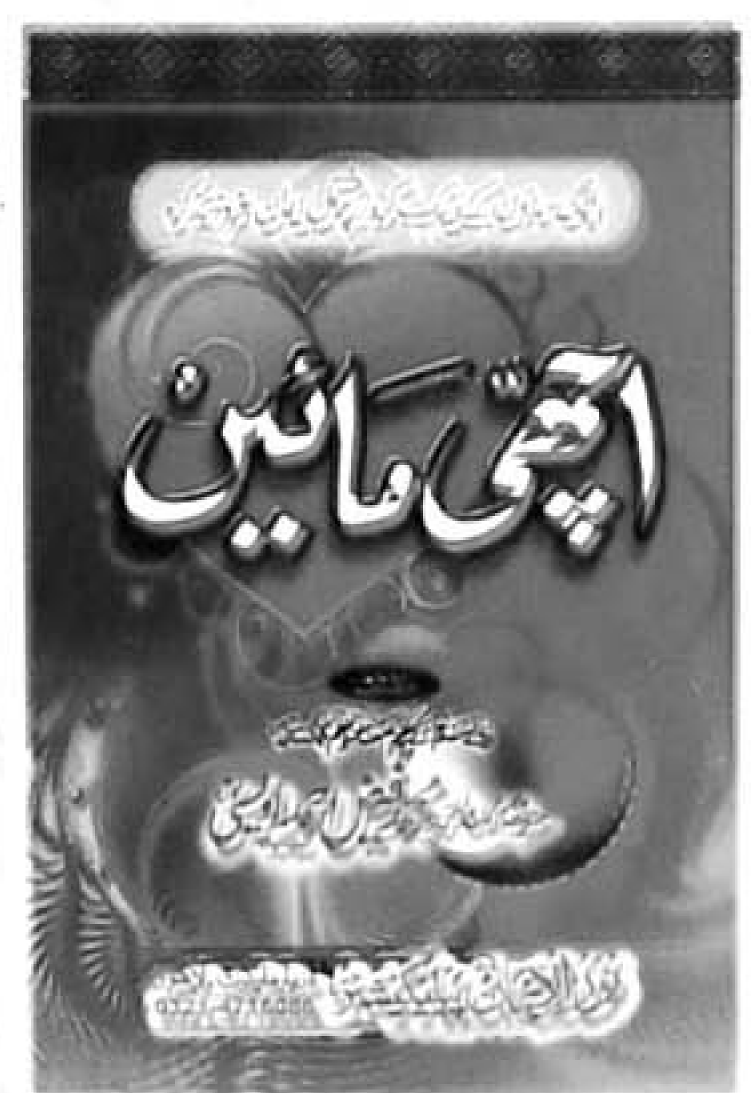

اللہ و رسول کافی ہیں


اسلامی تعلیم


قانون شریعت


زلف و زنجیر
مع
لالہ زار


رسائل طب


اچھی مائیں